

علم نحو کے بنیادی قواعد پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب

خُلاصۃُ النَّحو

حصّہ اوّل، دوم







علم نحو کے بنیادی قواعد پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب

خُلاصَۃُ النَّحْو

(حصہ اوّل و دوم)

پیش کش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ درسی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : **خلاصة النحو** (حصہ اوّل ودوم)

مؤلف : ابن داود عبد الواحد حنفی عطاری سلّمہ الباری

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ (شعبہ درسی کتب)

کل صفحات : 214

پہلی بار : شوال المکرّم ۱۴۳۷ھ، جولائی 2016ء تعداد: 6000 (چھ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مَدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

مکتبۃُ المدینہ کی شاخیں

فہرست (حصّہ اوّل)

فہرست (حصّہ دوم)

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْد!

حق عَزَّوَجَلَّ نے انسان کوزبان اورزبان کوطاقتِ بیان دی جس کے ذریعہ وہ مافی الضمیر کا اظہار کرسکتا ہےاور یہ خالق کریم کی انسان پر وہ نعمت عظمٰی ہےجس کے سبب وہ حیوان سے ممتاز ہےاورنعمت تعلیم بیان کی عظمت کے لیے یہی کافی ہے کہ خلاق عالم نے اس کا ذکر صراحۃ فرمایا ہے: ﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَۙ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ﴾ (پ٢٧،الرحمٰن:٣،٤)

دیگرفنون کی طرح عربیت کےبھی دوشعبے ہیں:علم اورعمل،علم اِس کا واجبات ِکفایہ سے ہےاِذْ بِهِ الْقُدْرَةُ عَلٰی فَهْمِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ،ائمہ مستنبطین اوردُعاۃالی طریق الدین کو اس سے بلکہ اس میں مہارت تامہ سے چارہ نہیں فَاِنَّ اَمْرَ التَّكَلُّمِ فِي النُّصُوصِ لا يَتِمُّ اِلَّا بِهٰذَا الخُصوص." (الزمزمة القُمريه بتصرف، ص:٧)

فن عربیت میں علم نحو کی اہمیت اہل علم سے مخفی نہیں،امیرالمؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فرماتے ہیں: تَعَلَّمُوا النَّحْوَ كَمَا تَعَلَّمُوْنَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ [1] اورامام شافعی فرماتے ہیں: مَنْ تَبَحَّرَ فِي النَّحْوِ اِهْتَدٰى اِلٰى كُلِّ الْعُلُوْمِ [2].

علم نحو کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ کے شعبہ درسی کتب نے مجلس جامعات المدینہ کی خواہش پر درجہ اولیٰ کے ابتدائی طلبہ کے لیے علم نحو کی ایک مختصراور جامع کتاب بنام ''خلاصۃ النحو'' تالیف کی ہے۔

کتاب ہذا کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے عنوان '' کچھ کتاب کے بارے میں'' صفحہ 197 پر ملاحظہ فرمائیے۔

---

(١)......غرر الخصائص الواضحة، ص: ٢٢١، دار الكتب العلمية، بيروت

(٢)......شذرات الذهب، ٢/٦١، دار الكتب العلمية، بيروت

اِصطلاحات

1. ایک زبر ایک زیر اور ایک پیش کو **حرکت** اور تینوں کو **حرکاتِ ثلاثہ** کہتے ہیں اور جس حرف پر کوئی حرکت ہو اُسے **متحرک** کہتے ہیں۔

2. دو زبر دو زیر اور دو پیش کو **تنوین** اور جس پر تنوین ہو اُسے **مُنَوَّن** کہتے ہیں۔

3. ایک یا دو زبر کو **فتحہ** ایک یا دو زیر کو **کسرہ** اور ایک یا دو پیش کو **ضمہ** کہتے ہیں، جس حرف پر فتحہ ہو اُسے **مفتوح**، جس پر کسرہ ہو اُسے **مکسور** اور جس پر ضمہ ہو اُسے **مضموم** کہتے ہیں.

4. الف سے یاء تک تمام حروف کو **حُروفِ تہجی** اور **حُروفِ ہجاء** کہتے ہیں۔

5. ا، و اور ی کو **حروفِ علت** اور باقی حروف کو **حروفِ صحیح** کہتے ہیں۔

6. اِس علامت (ْ) کو **سُکون** اور جس حرف پر سکون ہو اُسے **ساکن** کہتے ہیں۔

7. جس الف پر کوئی حرکت یا سکون آجائے اُسے **ہمزہ** کہتے ہیں۔

8. جو ہمزہ زائدہ وصل کی صورت میں گر جائے اُسے **ہمزہ وصلیہ** اور جو نہ گرے اُسے **ہمزہ قطعیہ** کہتے ہیں اور جو ہمزہ زائدنہ ہو اُسے **ہمزہ اَصلیہ** کہتے ہیں۔

9. الف لام (اَلْ) کو **حرفِ تعریف** اور تنوین کو **حرفِ تنکیر** کہتے ہیں۔

10. چودہ حروف (حق کا خوف عجب غم ہے) کو **حروفِ قمریہ** اور حروفِ قمریہ کے علاوہ باقی حروف ہجاء کو **حروفِ شمسیہ** کہتے ہیں۔

11. جب ایسے لفظ پر اَلْ داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہو تو اَلْ کے لام کو حرفِ شمسی میں مدغم کر کے پڑھیں گے یعنی لام کا تلفظ نہیں کریں گے: اَلشَّمْسُ.

مُقدِّمہ (ابتدائی باتیں)

عِلمِ نَحْو کی تعریف:

ایسے قَواعد کا عِلْم جن کے ذریعے اِسْم، فِعل اور حَرْف کے آخِر کے اَحوال اور اُن کو آپس میں ملانے کا طریقہ معلوم ہو۔

عِلمِ نَحْو کا موضوع:

علمِ نَحو کا موضوع کَلِمہ اور کَلام ہے۔

علمِ نَحْو کی غرض:

قرآن وسنت کا فہم اور عَرَبی زَبان میں لفظی غَلَطی سے بچنا۔

تَسمِیَہ اور وجہِ تَسْمِیَہ:

1. نَحو کا ایک معنی طریقہ اور مِثْل ہے، چونکہ اِس علم کو جاننے والا عرب کے طریقے پر اور اُن ہی کی مثل کلام کرتا ہے اِس لیے اِسے علم النحو کہتے ہیں۔

2. اِس علم میں کلمہ کے اِعراب سے بحث کی جاتی ہے اس لیے اِسے علم الاعراب بھی کہتے ہیں۔

مرتَبہ علمِ نَحو: (اِسے کب حاصل کرنا چاہیے)

علمِ نَحو علمِ صَرْف کے بعد اور علمِ بلاغت وغیرہ سے پہلے حاصل کرنا چاہیے۔

علمِ نَحو کا حُکم:

علمِ نحو حاصل کرنا واجب علَی الکِفایہ ہے۔ (رد، مطلب: البدعۃ خمسۃ اقسام، ۳۵٦/۲)

مَا بِه الاِستِمداد: (وہ چیز جس سے نحو کے قواعد بنائے اور ثابت کیے جاتے ہیں)

نحو کے قواعد بنانے اور اُن کو ثابت کرنے کے لیے قرآن وحدیث اور خالص کلامِ عرب سے مدد لی جاتی ہے۔

علمِ نَحو کا واضع: (بنانے والا)

علمِ نحو کے واضع میں تین نام آتے ہیں: ١۔خلیفۂ ثانی سیدنا عمر بن خطاب ٢۔خلیفۂ رابع سیدنا علی بن ابی طالب ٣۔سیدنا ابوالاسود دُئلی۔

مشهور نُحاة: (اِس علم کے مشہور ائمہ اور ماہرین)

سيبويه، خليل، يونس، أخفش، قُطرُب، مازني، زَجّاج، ابن كيسان، سِيرافي، فارِسي، ابن جنّي (اِن کو بصریین کہا جاتا ہے) كسائي، مُبرِّد، فرّاء، ثعلب اور محمد أنباري (اِن کو کوفیین کہا جاتا ہے۔)

قرینہ

قرینہ وہ چیز کہلاتی ہے جو بغیر وضع کے کسی شئی پر دلالت کرے۔جیسے: أَكَلَ الْكُمَّثْرٰى يَحْيٰ. میں اَلْكُمَّثْرٰى کا ازقبیل مأکول اور يَحْيٰ کا ازقبیل آکل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ يَحْيٰ فاعل ہے اور اَلْكُمَّثْرٰى مفعول ہے۔اسی طرح ضَرَبَتِ الْفَتٰى الْحُبْلٰى. میں فعل کا مؤنث ہونا اس بات پر دلالت کررہا ہے کہ فاعل اَلْحُبْلٰى ہے اور مفعول اَلْفَتٰى ہے۔پہلی مثال میں قرینہ معنویہ ہے اور دوسری مثال میں قرینہ لفظیہ ہے۔

خُلاصَۃُ النَّحو

(حصہ اول)

الدرس الأول

لفظ اور اُس کی اَقسام

انسان جو بات بولتا ہے اُسے لفظ کہتے ہیں، پھر جو لفظ بے معنی ہو اُسے مُہمَل کہتے ہیں: دَیْزٌ. اور جو لفظ با معنی ہو اُسے موضوع یا مُستعمَل کہتے ہیں: قَلَمٌ.

موضوع کی اقسام:

موضوع لفظ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مفرد ۲۔مرکب۔

اکیلے موضوع لفظ کو مفرَد یا کلمہ کہتے ہیں: جَمَلٌ.

اور ایک سے زائد موضوع الفاظ کے مجموعہ کو مُرکَّب کہتے ہیں: لَیْلَةُ الْقَدْرِ، زَیْدٌ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ.

مرکب کی اَقسام:

مرکب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ناقص ۲۔تام۔

جس مرکب میں بات مکمل نہ ہو اُسے مرکبِ ناقص یا مرکبِ غیر مفید کہتے ہیں: مَاءُ الْبَحْرِ، وَلَدٌ صَغِیْرٌ.

اور جس مرکب میں بات مکمل ہو جائے اُسے مرکبِ تام کہتے ہیں: اَللّٰهُ أَحَدٌ، لَا تَکْذِبْ. مرکبِ تام کو مرکبِ مفید، جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

جملے کی اَقسام:

جس جملے کا پہلا جزء اسم ہو اُسے جملہ اِسمیَّہ کہتے ہیں: اَلْبُسْتَانُ جَمِیْلٌ. اور جس جملے کا پہلا جزء فعل ہو اُسے جملہ فعلیّہ کہتے ہیں: نَصَرَ رَجُلٌ.

اِسی طرح جس جملے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہو اُسے جملہ خبریّہ کہتے ہیں: أَنَا کَاتِبٌ.

اور جس جملے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکتا ہو اُسے جملۂ اِنشائیَّہ کہتے ہیں: اُنْصُرْ.

تمرین (1)

س:1. لفظ کا معنی اور اُس کی اَقسام بیان کیجیے۔س:2. موضوع لفظ کی اَقسام بیان کیجیے۔س:3. مرکب کی کونسی قسمیں ہیں؟س:4. جملے کی اَقسام بیان کیجیے۔

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. بے معنی کلمہ کو مُہمل کہتے ہیں۔2. موضوع لفظ کو مُفرَد کہتے ہیں۔3. جس جملے کا پہلا جزء فعل ہو اُسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔4. جس جملے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکتا ہو اُسے جملہ اِنشائیہ کہتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) مفرد اور مرکب الگ الگ کیجیے۔

۱۔اَلْحَیَاءُ. ۲۔رَسُوْلُنَا. ۳۔اَلرَّجَاءُ. ۴۔رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ. ۵۔اَلصِّدْقُ.

۶۔عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ. ۷۔اَلْأَمَانَةُ. ۸۔نَاقَةُ اللّٰهِ. ۹۔اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ. ۱۰۔اَلْاِیْمَانُ.

۱۱۔اَلصَّلَاةُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ. ۱۲۔اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

(ب) مرکبِ ناقص اور مرکبِ تام الگ الگ کیجیے۔

۱۔اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. ۲۔اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ. ۳۔عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ کَبِیْرَةٌ. ۴۔اَلْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ. ۵۔اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ. ۶۔سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ. ۷۔طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ. ۸۔اَلْبَرَکَةُ مَعَ أَکَابِرِکُمْ. ۹۔أَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ. ۱۰۔لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. ۱۱۔اَلْعِلْمُ النَّافِعُ. ۱۲۔اَلزَّکَاةُ قَنْطَرَةُ الْاِسْلَامِ.

الدرس الثاني

اِسْم، فِعْل، حَرْف اور اُن کی علامات کا بیان

کلمہ کی اقسام:

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔اسم ۲۔فعل ۳۔حرف۔

جو کلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر کرے اور اُس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے اُسے اِسْم کہتے ہیں: قَلَمٌ.

جو کلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر کرے اور اُس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے اُسے فِعل کہتے ہیں: سَارَ، یَسِیْرُ.

اور جو کلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر نہ کرے اُسے حَرْف کہتے ہیں: مِنْ، اِلٰی.

فائدہ:

زمانے تین ہیں: ۱۔ماضی (گزشتہ زمانہ) ۲۔حال (موجودہ زمانہ) ۳۔مستقبل (آئندہ زمانہ)۔

اسْم کی عَلامات:

۱۔الف لام (اَلْ) کا ہونا: اَلْقَلَمُ. ۲۔حرفِ جر کا ہونا: فِي دَارٍ. ۳۔جر کا ہونا: وَلَدُ زَيْدٍ. ۴۔تنوین کا ہونا: رَجُلٌ. ۵۔گول تاء (ة) کا ہونا: كُرَّاسَةٌ.

تنبیه:

الف لام اور تنوین ایک اسم میں جمع نہیں ہو سکتے۔

فِعل کی عَلامات:

۱ تا ۳۔ قَدْ، سین یا سَوْفَ کا ہونا: قَدْ سَمِعَ، سَیَعْلَمُ، سَوْفَ یَعْلَمُوْنَ.

۴ تا ۷۔ ماضی، مضارع، اَمر یا نَہی ہونا: ذَهَبَ، یَذْهَبُ، اِذْهَبْ، لَا تَذْهَبْ.

حَرف کی عَلامت:

اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ ہونا حرف کی علامت ہے: مِنْ، فِيْ.

تمرین (1)

س:1. کلمہ کی اَقسام اور اُن کی تعریف بیان فرمایئے۔ س:2. اسم، فعل اور حرف کی علامتیں بیان کیجیے۔ س:3. کس اسم میں الف لام اور تنوین جمع ہو سکتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جو کلمہ اکیلا اپنا معنیٰ ظاہر کرے اُسے اسم کہتے ہیں۔ 2. اسم کے آخر میں تنوین اور اُس کے شروع میں الف لام جمع ہو سکتے ہیں۔ 3. قَدْ، سین اور تنوین فعل کی علامتیں ہیں۔ 4. حرف کی کوئی علامت نہیں ہے۔

تمرین (3)

اسم، فعل اور حرف الگ الگ کیجیے نیز اسم اور فعل کی علامتیں بھی واضح کیجیے۔

۱۔ سَیَجِيْءُ. ۲۔ کَافِرٌ. ۳۔ اَلنَّارُ. ۴۔ فِيْ. ۵۔ قَدْ سَرَقَ. ۶۔ أَخٌ.

۷۔ لَا تَکْذِبْ. ۸۔ عَلٰی. ۹۔ قَالَ. ۱۰۔ اَلْقَوْمُ. ۱۱۔ سَمِعَ. ۱۲۔ قَافِلَةٌ.

۱۳۔ سَوْفَ تَعْلَمُ. ۱۴۔ جَنَّةٌ. ۱۵۔ یَنْظُرُ. ۱۶۔ اَلصِّرَاطُ. ۱۷۔ اُنْصُرْ.

الدرس الثالث

معرِفہ اورنکرہ کا بَیان

جس اِسْم سے معیَّن چیز سمجھی جائے اُسے **معرِفہ** کہتے ہیں: زَیْدٌ. اور جس اسم سے معیَّن چیز نہ سمجھی جائے اُسے **نَکِرہ** کہتے ہیں: حَجَرٌ.

معرِفہ کی اَقسام:

اسم معرِفہ کی سات قسمیں ہیں:

۱۔ اِسمِ ضمیر: وہ اسم جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے: أَنَا، أَنْتَ، هُوَ.
اِسمِ ضمیر کو **مُضْمَر** بھی کہتے ہیں۔

فائدہ:

اسمِ ضمیر کے علاوہ باقی ہر اسم کو **اسمِ ظاہر** یا **مُظْہَر** کہتے ہیں۔

۲۔ اسمِ علَم: وہ اسم جو کسی شخص یا کسی جگہ یا کسی چیز کا خاص نام ہو: بَكْرٌ، مَكَّةُ، اَلنَّحْوُ.

۳۔ اسمِ اِشارہ: وہ اسم جس سے کسی کی طرف اشارہ کیا جائے: هٰذَا، هٰذِهٖ، ذٰلِكَ، تِلْكَ وغیرہ.

۴۔ اسمِ مَوصُول: وہ اسم جو بعد والے جملے سے ملکر کسی جملے کا جزء بنتا ہے: اَلَّذِي، اَلَّتِي وغیرہ.

۵۔ مُعَرَّف بِاللام: وہ اسم جس کے شروع میں الف لام ہو: اَلْكِتَابُ.

۶۔ مُعَرَّف بالاِضافۃ: وہ اسم جو معرِفہ کی طرف مضاف ہو: قَلَمُ زَيْدٍ.

۷۔ مُعَرَّف بِالنِّداء: وہ اسم جس کے شروع میں حرفِ نِداء ہو: يَا رَجُلُ.

تنبیه:

معرفہ کے علاوہ باقی اسماءنکرہ ہوتے ہیں: عَبۡدٌ، مُؤۡمِنٌ، طِفۡلٌ، رَجُلٌ.

تمرین (1)

س:1. معرِفہ اورنکرہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. معرِفہ کی کتنی اورکون کونسی قسمیں ہیں؟ س:3. اِسمِ ضمیر اور اسم ظاہر کواورکیا کہتے ہیں؟ س:4. معرف بالاضافۃ کسے کہتے ہیں؟ س:5. علَم کسے کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. جس اسْم سے معیَّن چیز سمجھی جائے اُسے نکرہ کہتے ہیں۔ 2. جس اسم کے شروع میں لام ہواُسے معرف باللام کہتے ہیں۔ 3. جواسم' مضاف ہواُسے معرف بالاضافۃ کہتے ہیں۔ 4. جس اسم کے شروع میں یاَ ہوصرف وہی معرف بالنداء ہے۔

تمرین (3)

نکرہ اورمعرفہ الگ الگ کیجیے نیزمعرفہ کی قسم بھی متعین فرمایئے۔

١۔جَامِعَةٌ. ٢۔اَلَّذِيۡنَ. ٣۔هُمۡ. ٤۔عُمَرُ. ٥۔أُسۡتَاذٌ. ٦۔اَلدَّرۡسُ.

٧۔اَلۡجَنَّةُ. ٨۔نَحۡنُ. ٩۔قَلَمُ وَلَدٍ. ١٠۔ذٰلِكَ. ١١۔عُثۡمَانُ. ١٢۔بَابٌ.

١٣۔بَيۡتٌ. ١٤۔غُلَامُ زَيۡدٍ. ١٥۔رُمَّانٌ. ١٦۔حُلۡوٌ. ١٧۔هٰذَا. ١٨۔عَلِيٌّ.

١٩۔تِلۡكَ. ٢٠۔ثَمَرٌ. ٢١۔شَجَرٌ. ٢٢۔يَا نَبِيُّ. ٢٣۔كُتُبٌ. ٢٤۔أَنَا.

الدرس الرابع

مذکر اور مؤنث کا بیان

جس اسم میں تانیث کی علامت نہ ہو اُسے مُذَکَّر کہتے ہیں: غُلَامٌ. اور جس اسم میں تانیث کی علامت ہو اُسے مؤنّث کہتے ہیں: اِمْرَأَةٌ، ظُلْمَةٌ.

تانیث کی عَلامات:

تانیث کی تین علامتیں ہیں: ۱۔گول تاء: بَقَـرَةٌ. ۲۔الفِ مقصورہ: بُشْـرٰی.
۳۔الفِ ممدودہ: صَفْرَاءُ.

فائدہ:

اسم کے آخر میں جس الف کے بعد ہمزہ نہ ہو اُسے الفِ مقصورہ اور جس الف کے بعد ہمزہ ہو اُسے الفِ ممدودہ کہتے ہیں: صُغْرٰی، حَمْرَاءُ.

مؤنث کی اَقسام:

مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مؤنث حقیقی ۲۔مؤنث لفظی (۱)۔

جس مؤنث کے مقابل نَر جاندار ہو اُسے مؤنثِ حقیقی کہتے ہیں: مَرْأَةٌ. اور جس مؤنث کے مقابل نر جاندار نہ ہو اُسے مؤنثِ لفظی کہتے ہیں: وَرَقَةٌ.

قواعد وفوائد:

1. جو اسماء مؤنث کے لیے استعمال ہوں وہ مؤنث ہوتے ہیں: أُمٌّ، أُخْـتٌ، بِنْتٌ، زَيْنَبُ، مَرْيَمُ وغیرہ۔

2. بعض اَسماء میں لفظاً تانیث کی علامت نہیں ہوتی مگر وہ مؤنث ہوتے ہیں: أَرْضٌ، شَمْسٌ، دَارٌ، نَارٌ وغیرہ۔ (اس طرح کے اسماء کو مؤنث سَماعی کہتے ہیں)

3. بعض اَسماء مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں: سَبِیْـــلٌ، طَرِیْقٌ، حَالٌ وغیرہ۔

4. جو اسم مذکر کا نام ہو یا صرف مذکر کے لیے بولا جاتا ہو وہ مذکر کہلائے گا اگرچہ اُس میں تاء ہو: طَلْحَةُ، خَلِیْفَةٌ

تمرین (1)

س:1. مذکر اور مؤنث کسے کہتے ہیں؟ س:2. تانیث کی کتنی اور کون کونسی علامات ہیں؟ س:3. الفِ مقصورہ اور الفِ ممدودہ کسے کہتے ہیں؟ س:4. مؤنثِ حقیقی اور مؤنثِ لفظی کسے کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. اسم کے آخر میں الف کے بعد ہمزہ ہو تو اُسے الف مقصورہ کہتے ہیں۔

2. مؤنث کے آخر میں ہمیشہ گول تاء (ۃ) ہوتی ہے۔

تمرین (3)

(الف) مذکر اور مؤنث الگ الگ کیجیے۔

١۔اَلْقُرْآنُ. ٢۔أُسَامَةُ. ٣۔شَمْسٌ. ٤۔بَيْتٌ. ٥۔وَلَدٌ. ٦۔زَيْنَبُ.

٧۔دَارٌ. ٨۔أُمٌّ. ٩۔نَارٌ. ١٠۔خَلِيْفَةٌ. ١١۔رَجُلٌ. ١٢۔شَاةٌ.

(ب) درج ذیل اَسماء میں سے مؤنثِ حقیقی اور مؤنثِ لفظی الگ الگ کیجیے۔

١۔نَاقَةٌ. ٢۔رِجْلٌ. ٣۔صَحْرَاءُ. ٤۔بَقَرَةٌ. ٥۔دَارٌ. ٦۔مُرْضِعٌ.

٧۔اِمْرَأَةٌ. ٨۔عَيْنٌ. ٩۔اِبْنَةٌ. ١٠۔هِنْدٌ. ١١۔لُغَةٌ. ١٢۔فَاطِمَةُ.

١٣۔أَتَانٌ. ١٤۔صُغْرٰى. ١٥۔حَائِضٌ. ١٦۔خَمْرٌ.

الدرس الخامس

واحِد تثنیہ اور جمع کا بیان

تعداد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ واحد ۲۔ تثنیہ ۳۔ جمع۔

جس اِسْم سے ایک فَرْد سمجھا جائے اُسے واحِد یا مُفرَد کہتے ہیں: مُسْلِمٌ. جس اسم سے دو اَفراد سمجھے جائیں اُسے تثنیہ یا مُثنّٰی کہتے ہیں: مُسْلِمَانِ. اور جس اسم سے دو سے زیادہ اَفراد سمجھے جائیں اُسے جمع یا مجموع کہتے ہیں: مُسْلِمُوْنَ.

جمع کی اَقسام:

جمع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع سالم ۲۔ جمع مکسر۔

جس جمع میں واحد کا صیغہ سلامت ہو اُسے جمع سالم یا جمع تصحیح کہتے ہیں: زَیْدُوْنَ.

اور جس جمع میں واحد کا صیغہ سلامت نہ ہو اُسے جمع مُکَسَّر یا جمع تکسیر کہتے ہیں: أَنْهَارٌ.

جمع سالِم کی اَقسام:

جمع سالم کی بھی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع مذکر سالم ۲۔ جمع مؤنث سالم۔

جو جمع واحد کے آخر میں واوٗ اور نون یا یاء اور نون بڑھا کر بنائی گئی ہو اُسے جمع مذکر سالم کہتے ہیں: صَالِحُوْنَ، صَالِحِیْنَ.

اور جو جمع واحد کے آخر میں الف اور تاء بڑھا کر بنائی گئی ہو اُسے جمع مؤنث سالم کہتے ہیں: صَالِحَاتٌ، صَالِحَاتٍ.

افراد کے لحاظ سے جمع کی اقسام:

افراد کے لحاظ سے جمع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع قلت ۲۔ جمع کثرت۔

جو جمع تین سے لیکر دس افراد تک کے لیے بنائی گئی ہو اُسے **جمع قلت** کہتے ہیں: أَقْلَامٌ.

اور جو جمع گیارہ سے لیکر لا تعداد افراد کے لیے بنائی گئی ہو اُسے **جمع کثرت** کہتے ہیں: کُتُبٌ، مَسَاجِدُ.

قواعد وفوائد:

1. واحِد اسم کے آخر میں (ـَانِ یا ـَیْــنِ) لگا دینے سے وہ تثنیہ بن جاتا ہے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَانِ یا مُسْلِمَیْنِ.

2. واحِد اسم کے آخر میں (ـُوْنَ یا ـِیْــنَ) لگا دینے سے وہ جمع مذکر سالم بن جاتا ہے[٢]: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ.

3. واحِد اسم کے آخر میں (ـَاتٌ) لگا دینے سے وہ جمع مؤنث سالم بن جاتا ہے: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ.

4. جمع قلت کے درجِ ذیل چھ اوزان ہیں:

أَفْعَالٌ	فِعْلَةٌ	أَفْعُلٌ	أَفْعِلَةٌ	جمع مذکر سالم	جمع مؤنث سالم
أَقْلَامٌ	غِلْمَةٌ	أَنْفُسٌ	أَلْسِنَةٌ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمَاتٌ

اور جمع کثرت کے کئی اوزان ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

أَفْعِلَاءُ	فُعُلٌ	فِعَلٌ	فَعَلَةٌ	فُعُوْلٌ	فِعْلَانٌ	فَعْلٰی	فَعَالِلُ	مَفَاعِلُ
أَصْدِقَاءُ	مُدُنٌ	فِرَقٌ	بَرَرَةٌ	قُلُوْبٌ	جِیْرَانٌ	قَتْلٰی	دَرَاهِمُ	مَسَاجِدُ

5. جو اسم جمع نہ ہو مگر جمع کا معنی دے اُسے **اسمِ جمع** کہیں گے: رَهْطٌ، قَوْمٌ.

تمرین (1)

س:1. تعداد کے لحاظ سے اسم کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:2. جمع سالم اور جمع مکسر کسے کہتے ہیں؟ س:3. جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کسے کہتے ہیں؟ س:4. جمع قلت اور جمع کثرت کسے کہتے ہیں؟ س:5. اسمِ جمع کسے کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

1. جس اسْم سے دو سے زائد اَفراد سمجھے جائیں اُسے جمع سالم کہتے ہیں۔

2. جو اسم، جمع کا معنی دے اُسے اسمِ جمع کہیں گے۔ 3. جس اسم کے آخر میں الف اور تاء ہو اسے جمع مؤنث سالم کہیں گے۔

تمرین (3)

(الف) واحد، تثنیہ، جمع اور اسمِ جمع الگ الگ کیجیے۔

۱۔أَلْسُنٌ. ۲۔جَنَّتَانِ. ۳۔جَيْشٌ. ۴۔أَرْغِفَةٌ. ۵۔قَلَمٌ. ۶۔قَوْمٌ.

۷۔فِيرَانٌ. ۸۔مُسْلِمَةٌ. ۹۔ذَوَاتٌ. ۱۰۔قَافِلَةٌ. ۱۱۔دَوَاةٌ. ۱۲۔رَهْطٌ.

۱۳۔أَطْفَالٌ. ۱۴۔مَنَازِلُ. ۱۵۔نِيرَانٌ. ۱۶۔أَبْوَابٌ. ۱۷۔مُؤْمِنُوْنَ.

(ب) جمع سالم اور جمع مکسر الگ الگ کیجیے۔

۱۔صُحُفٌ. ۲۔شَجَرَاتٌ. ۳۔مَرْضٰى. ۴۔قُلُوْبٌ. ۵۔صَادِقُوْنَ.

۶۔مَكَاتِبُ. ۷۔أَنْفُسٌ. ۸۔رَاجِعُوْنَ. ۹۔مَدَارِسُ. ۱۰۔جَهَلَةٌ.

۱۱۔سُجَّدٌ. ۱۲۔أَفْضَلُوْنَ. ۱۳۔مَسَاكِنُ. ۱۴۔أَقْوِلَةٌ. ۱۵۔مُسْلِمَاتٌ.

الدرس السادس

مرکبِ اِضافی کا بیان

جس مرکبِ ناقص میں ایک اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی گئی ہو اُسے **مرکبِ اِضافی** کہتے ہیں: رَسُوْلُ اللّٰہِ.

مرکبِ اِضافی میں پہلے اسم کو **مُضاف** اور دوسرے کو **مُضاف اِلیہ** کہتے ہیں۔

قواعد وفوائد:

1. مُضاف پر نہ تنوین آتی ہے نہ الف لام، مُضاف اِلیہ پر یہ دونوں چیزیں آسکتی ہیں لیکن ایک وقت میں ایک ہی چیز آئے گی: وَلَدُ رَجُلٍ، وَلَدُ الرَّجُلِ.

2. مُضاف اگر تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو تو اُس کے آخر سے نونِ تثنیہ اور نونِ جمع گر جاتا ہے: وَلَدَا رَجُلٍ، مُسْلِمُو الْمَدِيْنَةِ.

3. مُضاف کا اِعراب بدلتا رہتا ہے لیکن مضاف اِلیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے: جَاءَ غُلَامُ زَيْدٍ، رَأَيْتُ غُلَامَ زَيْدٍ، نَظَرْتُ اِلٰى غُلَامِ زَيْدٍ.

4. ایک ترکیب میں ایک سے زائد بھی مُضاف اور مُضاف اِلیہ آسکتے ہیں: قَلَمُ وَلَدِ زَيْدٍ، فَرَسُ وَلَدِ وَزِيْرِ الْمَلِكِ.

5. جو نکرہ دوسرے نکرہ کی طرف مُضاف ہو وہ **نکرہ مخصوصہ** بن جاتا ہے: قَلَمُ وَلَدٍ. اور جو نکرہ معرفہ کی طرف مُضاف ہو وہ **معرفہ** بن جاتا ہے[۳]: قَلَمُ زَيْدٍ.

6. اردو میں پہلے مضاف الیہ اور پھر مضاف آتا ہے جبکہ عربی میں پہلے مضاف پھر مضاف الیہ آتا ہے: مَاءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی)

تمرین (1)

س:1. مرکبِ اضافی کسے کہتے ہیں اور مضاف اور مضاف اِلیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. مُضاف پر کونسی چیز نہیں آسکتی؟ س:3. تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا نون کس صورت میں گر جاتا ہے؟ س:4. مُضاف اور مضاف اِلیہ کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. مرکب میں پہلے اسم کو مُضاف کہتے ہیں۔ 2. مُضاف اِلیہ پر نہ تنوین آتی ہے نہ الف لام۔ 3. مُضاف' تثنیہ یا جمع ہو تو اُس کے آخر سے نون گر جاتا ہے۔ 4. مُضاف ہمیشہ مرفوع اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں مضاف اور مضاف اِلیہ الگ الگ کیجیے۔

١۔مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. ٢۔اَلْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ. ٣۔هٰذَا كِتَابُ الْوُضُوْءِ. ٤۔جَاءَ وَلَدَا زَيْدٍ. ٥۔اَللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ. ٦۔آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں مرکبِ اِضافی میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

١۔رَأَيْتُ غُلَامَ زَيْدٌ. ٢۔وَلَدَانِ خَالِدٍ حَضَرَا. ٣۔جَاءَ مُسْلِمُوْنَ الْهِنْدِ. ٤۔فُتِحَ بَابُ الدَّارَ. ٥۔هٰؤُلَاءِ جِيْرَانٌ زَيْدٍ. ٦۔قَالَ بَنُوْنَ بَكْرٍ. ٧۔هٰذَا قَلَمُ الْوَلَدِ. ٨۔اَلْبُسْتَانُ الدَّارِ وَاسِعٌ. ٩۔نَامَ مَسَاكِيْ بَلَدٍ.

(ج) قواعد کا خیال رکھتے ہوئے مذکورہ دو دو اَسماء سے مرکبِ اِضافی بنایئے۔

كِتَابٌ، اَللّٰهُ. اَلرَّبُّ، اَلْعَالَمُ. اَلْعُقُوْقُ، اَلْوَالِدُ. اَلْغُلَامَانِ، زَيْدٌ. لَبَنٌ، شَاةٌ. اَلْمَاءُ، اَلْبَحْرُ. اَلْفِيْرَانُ، بَيْتٌ. اَللَّبَنُ، اَلْبَقَرُ.

الدرس السابع

مُرَکَّبِ توصیفی کا بیان

جس مرکبِ ناقص کا دوسرا جزء پہلے جزء کی صفت (اچھائی، بُرائی وغیرہ) بَیان کرے اُسے **مرکبِ توصیفی** کہتے ہیں: رَجُلٌ صَالِحٌ، رَجُلٌ فَاسِقٌ، حَجَرٌ أَسْوَدُ.

مرکبِ توصیفی کے پہلے جزء کو **موصوف** اور دوسرے جزء کو **صفت** کہتے ہیں۔

قواعد وفوائد:

1. اردو میں صفت پہلے آتی ہے اور موصوف بعد میں آتا ہے جبکہ عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں آتی ہے: طِفْلٌ جَمِيْلٌ (خوبصورت بچہ)

2. صفت کبھی مفرد ہوتی ہے اور کبھی جملہ ہوتی ہے، صفت اگر مفرد ہو تو دس چیزوں میں اُس کا موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے:

اِفراد، تثنیہ اور **جمع** میں: رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلَانِ عَالِمَانِ، رِجَالٌ عُلَمَاءُ.

رفع، نصب اور **جر** میں: رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلًا عَالِمًا، رَجُلٍ عَالِمٍ.

تذکیر اور **تانیث** میں: رَجُلٌ عَالِمٌ، اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ.

اور **تنکیر** اور **تعریف** میں: رَجُلٌ عَالِمٌ، اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ.

3. صفت اگر جملہ ہو تو اُس میں موصوف کے مطابق ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے: جَاءَ رَجُلٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ، ذَهَبَتْ اِمْرَأَةٌ أَبُوْهَا عَالِمٌ.

4. موصوف اگر غیر عاقل کی یا مؤنث عاقل کی جمع مکسّر ہو تو اُس کی صفت واحد مؤنث یا جمع مؤنث آتی ہے: أَشْجَارٌ مُثْمِرَةٌ، نِسَاءٌ عَاقِلَاتٌ.

5. موصوف اگر مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو تو صفت واحد مؤنث یا جمع مذکر آتی ہے: أَطْفَالٌ صَغِيرَةٌ، رِجَالٌ كِبَارٌ.

فائدہ:

مرکبِ ناقص کی دو قسمیں اور ہیں: ۱۔ مرکبِ بنائی ۲۔ مرکبِ مزجی۔

جس مرکبِ ناقص کو ملا کر ایک کلمہ بنا دیا گیا ہو اور اُس کا دوسرا جزء کسی حرْف کو شامِل ہو اُسے مرکبِ بِنائی یا مرکبِ تَعدادی کہتے ہیں: أَحَدَ عَشَرَ، تِسْعَةَ عَشَرَ (یہ اصل میں أَحَدٌ وَعَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَعَشَرٌ ہیں)۔

جس مرکبِ ناقص کو ایک کلمہ بنا دیا گیا ہو اور اُس کا دوسرا جزء کسی حرْف کو شامِل نہ ہو اُسے مرکبِ منع صرف یا مرکبِ مَزجی کہتے ہیں: بَعْلَبَكُّ.

تمرین (1)

س:1. مرکبِ توصیفی، مرکبِ بنائی اور مرکبِ منع صرف کسے کہتے ہیں؟ س:2. موصوف اور صفت کسے کہتے ہیں؟ س:3. صفت اگر مفرد ہو تو اس کا کتنی اور کون کونسی چیزوں میں موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے؟ س:4. صفت اگر جملہ ہو تو اُس میں کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیں۔

1. ہر صفت دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ 2. موصوف غیر عاقل کی جمع مکسَّر ہو تو صفت واحد مذکر یا جمع مذکر آتی ہے۔ 3. جس مرکب کو ایک کلمہ بنا دیا گیا ہو اُسے مرکبِ بِنائی کہتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں موصوف اور صفت الگ الگ کیجیے۔

۱۔جَاءَ رَجُلٌ يَّخَافُ. ۲۔صَامَ وَلَدٌ صَالِحٌ. ۳۔هٰذِهٖ نَاقَةٌ يَّعْمَلَةٌ. ۴۔هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ. ۵۔اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ كَلَامُ اللّٰهِ. ۶۔أَوْلَادٌ صِغَارٌ نَائِمُوْنَ. ۷۔تِلْكَ أَيَّامٌ مَّعْدُوْدَاتٌ. ۸۔رَأَيْتُ رِجَالًا كَثِيْرَةً. ۹۔اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفُدُ. ۱۰۔النِّسَاءُ الْمُسْلِمَاتُ صَابِرَاتٌ.

(ب) درجِ ذیل جملوں کے مرکبِ توصیفی میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔نَامَ أَطْفَالٌ صَغِيْرٌ. ۲۔جَاءَ الرَّجُلُ صَالِحٌ. ۳۔رَأَيْتُ الْبَلَدَ الْكَرِيْمِ. ۴۔هٰذِهٖ كُتُبٌ مُّفِيْدُوْنَ. ۵۔شَرِبْتُ مَاءً عَذْبٌ. ۶۔نَصَرَ زَيْدٌ عَالِمٌ.

(ج) قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درجِ ذیل دو دو لفظوں سے مرکبِ توصیفی بنایئے۔

اَلآيَةُ، بَيِّنَةٌ. اَلبِئْرُ، عَمِيْقَةٌ. اَلشَّمْسُ، طَالِعَةٌ. سَرِيْرٌ، مَرْفُوْعٌ. جَنَّةٌ، اَلعَالِيَةُ. اَلرُّسُلُ، كِرَامٌ. اَلنَّارُ، مُوْقَدَةٌ.

جمع مکسر کے اوزان

۱۔أَفْعَالٌ: أَفْرَاسٌ، أَقْوَالٌ.	۹۔فُعُلٌ: حُمُرٌ، فُلُكٌ.	۱۷۔فِعَلٌ: فِرَقٌ، كِسَرٌ.
۲۔أَفْعُلٌ: أَفْلُسٌ، أَنْفُسٌ.	۱۰۔فُعَلٌ: لُجَجٌ، كُبَرٌ.	۱۸۔فُعُوْلٌ: قُرُوْءٌ، قُرُوْنٌ.
۳۔فِعْلَةٌ: غِلْمَةٌ، صِبْيَةٌ.	۱۱۔فِعَالٌ: رِجَالٌ، هِجَانٌ.	۱۹۔فَعَالِلُ: جَعَافِرُ، جَحَامِرُ.
۴۔أَفْعِلَةٌ: أَرْغِفَةٌ، أَطْعِمَةٌ.	۱۲۔فَعْلٰى: مَرْضٰى، قَتْلٰى.	۲۰۔فَعَالِيْلُ: دَنَانِيْرُ، جَرَاثِيْمُ.
۵۔فَعَلَةٌ: بَرَرَةٌ، كَفَرَةٌ.	۱۳۔فُعَّلٌ: رُكَّعٌ، سُجَّدٌ.	۲۱۔مَفَاعِلُ: مَفَاسِدُ، مَنَازِلُ.
۶۔فُعَلَةٌ: نُحَاةٌ، قُضَاةٌ.	۱۴۔فِعْلَانٌ: غِلْمَانٌ، نِيْرَانٌ.	۲۲۔مَفَاعِيْلُ: مَصَابِيْحُ، مَكَاتِيْبُ.
۷۔فُعَّالٌ: كُتَّابٌ، حُرَّاسٌ.	۱۵۔فُعْلَانٌ: لُحْمَانٌ، فُرْسَانٌ.	۲۳۔فَعَائِلُ: عَجَائِزُ، صَحَائِفُ.
۸۔فُعَلَاءُ: عُلَمَاءُ، كُرَمَاءُ.	۱۶۔أَفْعِلَاءُ: أَنْبِيَاءُ، أَوْلِيَاءُ.	۲۴۔فَوَاعِلُ: نَوَاشِزُ، شَوَامِخُ.

الدرس الثامن

جملۂ فعلیہ کا بَیان

جس جملے کا پہلا جزء فعل ہواُسے **جملۂ فعلیہ** کہتے ہیں: قَالَ اللّٰهُ، كُتِبَ صَوْمٌ.

قواعد وفوائد:

1. جس اِسْم (ظاہر یا ضمیر) کی طرف فعلِ معروف کی اِسناد ہواُسے **فاعل** کہتے ہیں: لَمَعَ الْبَرْقُ، اَلْبَرْقُ لَمَعَ.

اور جس اسم کی طرف فعل مجہول کی اِسناد ہواُسے **نائب فاعل** کہتے ہیں: سُمِعَ الصَّوْتُ، اَلصَّوْتُ سُمِعَ.

2. فعل کے بعد اگر کوئی ایسا اسم ہو جو فاعل یا نائب فاعل بن سکتا ہو تو وہی فاعل یا نائب فاعل ہوگا: ضَرَبَ زَيْدٌ، ضُرِبَ زَيْدٌ. ورنہ فعل میں موجود ضمیر کو فاعل یا نائب فاعل بنائیں گے: زَيْدٌ نَصَرَ، زَيْدٌ نُصِرَ.

3. فاعل اور نائب فاعل دونوں ہمیشہ **مرفوع** ہوتے ہیں۔

4. فاعل یا نائب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا: قَامَ وَلَدٌ، قَامَ وَلَدَانِ، قَامَ أَوْلَادٌ.

اور اسم ضمیر ہو تو فعل اُس ضمیر کے مرجع کے مطابق آئے گا: اَلْوَلَدُ نَصَرَ، اَلْوَلَدَانِ نَصَرَا، اَلْأَوْلَادُ نَصَرُوْا.

5. فاعل یا نائب فاعل مؤنث لفظی ہو یا اسمِ جمع ہو یا جمع مکسّر ہو تو فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لاسکتے ہیں: طَلَعَ شَمْسٌ، نَصَرَ قَوْمٌ، جَاءَ رِجَالٌ.

6. مفعول عموماً فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے: اَكَلَ زَيْدٌ خُبْزًا. اور کبھی اِن

سے پہلے بھی آجاتا ہے: خُبْزًا اَكَلَ زَيْدٌ. لیکن فاعل کبھی فعل سے پہلے نہیں آسکتا۔

7. فاعل اور نائب فاعل کبھی مضاف یا موصوف بھی ہوتا ہے: ضَرَبَ وَلَدُ زَيْدٍ.

تمرین (1)

س:1. جملہ فعلیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. فاعل اور نائب فاعل کسے کہتے ہیں اور ان کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:3. کن صورتوں میں فعل کو مذکر ومؤنث دونوں طرح لاسکتے ہیں؟ س:4. کیا فاعل اور مفعول فعل سے پہلے آسکتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیں۔

1. جس کی طرف فعل کی اِسناد ہوا سے فاعل کہتے ہیں۔ 2. فاعل منصوب ہوتا ہے۔ 3. فاعل یا نائب فاعل کبھی مرکبِ اِضافی یا مرکب توصیفی بھی ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل الگ الگ کیجیے۔

۱۔قُرِءَ الْقُرْآنُ. ۲۔اَللّٰهُ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ. ۳۔كُتِبَ الصِّيَامُ. ۴۔خُلِقَتِ النَّارُ. ۵۔اَلصَّدَقَةُ تَدْفَعُ الْبَلَاءَ. ۶۔لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ. ۷۔لَا يَغُلُّ مُؤْمِنٌ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔نَصَرَا رَجُلَانِ. ۲۔اَلسَّارِقَانِ فَرَّ. ۳۔جَلَسَ وَلَدٍ. ۴۔نُصِرَ ضَعِيْفًا.
۵۔صُمْنَ النِّسَاءُ. ۶۔اَلْمُسْلِمُوْنَ جَاءَ. ۷۔خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةَ مِنْ نُوْرٍ.

(ج) درجِ ذیل اَسماء سے پہلے اور اِن کے بعد مناسب فعل لایئے۔

اَلْغُلَامُ. اَلْمُسْلِمَاتُ. اَلرِّجَالُ. اَلصَّدِيْقَانِ. اَلرَّهْطُ. اَلْأَنْهَارُ. اَلْخَمْرُ.

الدرس التاسع

جملہ اسمیہ کا بیان

جس جملے کا پہلا جزء اسم ہو اُسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں: اَللّٰهُ كَرِيْمٌ.

قواعد وفوائد:

1. جملہ اسمیہ کے پہلے جزء کو مبتدا یا مُسنَد اِلَیہ [۴] کہتے ہیں اور دوسرے جزء کو مبتدا کی خبر یا مُسنَد کہتے ہیں: اَللّٰهُ غَنِيٌّ.

2. مبتدا معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے: زَيْدٌ شَاعِرٌ، طِفْلٌ صَغِيْرٌ جَالِسٌ.

3. خبر اگر معرف باللام ہو تو کبھی مبتدا اور خبر کے درمیان مبتدا کے مطابق ایک ضمیر بھی آتی ہے: اَللّٰهُ هُوَ الرَّزَّاقُ.

4. عُموماً پہلے مبتدا آتا ہے پھر خبر آتی ہے: خَالِدٌ عَالِمٌ. لیکن کبھی خبر مبتدا سے پہلے بھی آجاتی ہے: قَاعِدٌ بَكْرٌ.

5. فاعل اور نائب فاعل کی طرح مبتدا اور خبر بھی ہمیشہ مرفوع ہوتے ہیں۔

6. خبر کبھی مفرد، کبھی جملہ اور کبھی جار مجرور ہوتی ہے، خبر اگر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث، واحد، مثنّٰی اور مجموع ہونے میں اُس کا مبتدا کے مطابق ہونا ضروری ہے: بَكْرٌ عَالِمٌ، هِنْدٌ عَالِمَةٌ، اَلرَّجُلَانِ عَالِمَانِ، اَلْاِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ.

7. خبر اگر جملہ ہو تو عموماً اُس میں مبتدا کے مطابق ایک ضمیر ہوتی ہے: زَيْدٌ جَاءَ، هِنْدٌ ذَهَبَتْ، زَيْدٌ هُوَ ذَكِيٌّ، هِنْدٌ هِيَ ذَكِيَّةٌ.

8. اور خبر اگر جار مجرور ہو تو وہ ایسے فعل یا شبہ فعل محذوف کے متعلق ہوگی جو مذکر، مؤنث، واحد، مثنّٰی اور مجموع ہونے میں مبتدا کے مطابق ہو: زَيْدٌ فِي الدَّارِ. (یہاں جار مجرور ثَبَتَ یا ثَابِتٌ کے متعلق ہوں گے)

9. مبتدا اگر غیر عاقل کی یا مؤنث عاقل کی جمع مکسر ہو تو خبر واحد مؤنث یا جمع مؤنث آتی ہے: اَلْجِبَالُ شَامِخَةٌ یا شَامِخَاتٌ، اَلنِّسَاءُ عَاقِلَةٌ یا عَاقِلَاتٌ.

10. مبتدا اگر مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو تو خبر واحد مؤنث یا جمع مذکر آتی ہے: اَلرِّجَالُ عَالِمَةٌ یا عُلَمَاءُ.

تمرین (1)

س:1. جملہ اسمیہ، مبتدا اور خبر کسے کہتے ہیں؟ س:2. مبتدا اور خبر کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:3. خبر مفرد، جملہ یا جار مجرور ہو تو اس کے کیا احکام ہیں؟ س:4. مبتدا غیر عاقل کی یا مؤنث عاقل کی یا مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اُس کی خبر کس کس طرح آسکتی ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیں۔

1. مبتدا اور خبر منصوب ہوتے ہیں۔ 2. مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ 3. خبر ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے۔ 4. خبر اگر معرفہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ 5. خبر ہمیشہ مبتدا کے مطابق ہوگی۔ 6. "اَلزَّيْدَانِ فِي الدَّارِ" میں "فِي الدَّارِ" ثَبَتَ یا ثَابِتٌ کے متعلق ہوں گے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر الگ الگ کیجیے۔

۱۔اَلرِّجَالُ قَائِمُوْنَ. ۲۔طِفْلٌ صَغِيْرٌ جَمِيْلٌ. ۳۔كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ.

۴۔اَلنِّسَاءُ جَالِسَاتٌ. ۵۔اَلْأَقْلَامُ غَالِيَةٌ. ۶۔اَلْجَبَلَانِ شَامِخَانِ.

۷۔اَلْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ. ۸۔ذِكْرُ اللّٰهِ شِفَاءُ الْقُلُوْبِ. ۹۔ضَارِبٌ زَيْدٌ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔اَلْكُتُبُ مُفِيْدُوْنَ. ۲۔اَلزَّيْدَانِ شَاعِرٌ. ۳۔خَالِدٌ قَائِمٍ. ۴۔اَلرِّجَالُ قَائِمٌ. ۵۔نَاصِرٌ مُتَعَلِّمَةٌ. ۶۔اَلْمَرْأَةُ جَالِسٌ. ۷۔غُلَامٌ قَائِمٌ.

(ج) قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درجِ ذیل دودو الفاظ سے جملہ اسمیہ بنایئے۔

بِحَارٌ، مَالِحٌ. شَمْسٌ، طَالِعٌ. اَلرَّجُلُ، صَادِقَانِ. اَلْأَرْضُ، كُرَوِيٌّ.

هُمْ، مُعَلِّمٌ. أَشْجَارٌ، مُثْمِرٌ. اَلْمُسْلِمُ، مُفْلِحُوْنَ. جِيْرَانٌ، صَالِحَانِ.

مضمونِ جملہ

کسی جملے کے مسند کے مصدر کو مسند الیہ کی طرف مضاف کر دینے سے جو معنی حاصل ہوتا ہے اسے ''مضمون جملہ'' کہتے ہیں۔جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ کا مضمون جملہ ہے قِيَامُ زَيْدٍ. اگر مسند اسم جامد ہو تو اس کا مصدر جعلی بنا کر اسے مسند الیہ کی طرف مضاف کر دیں گے۔جیسے: زَيْدٌ سِرَاجٌ کا مضمون جملہ ہے: سِرَاجِيَّةُ زَيْدٍ (زید کا چراغ ہونا)

الدرس العاشر

جملہ خبریہ اور جملہ اِنشائیہ کا بیان

جس جملے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہو اُسے **جملہ خبریہ** یا **خبر** کہتے ہیں: زَیْدٌ عَالِمٌ، جَاءَ بَکْرٌ. اور جس جملے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکتا ہو اُسے **جملہ اِنشائیہ** یا **اِنشاء** کہتے ہیں: مَنْ هُوَ؟، هَلْ ذَهَبَ خَالِدٌ؟.

جملہ اِنشائیّہ کی اَقسام:

جملہ اِنشائیہ کی کئی اقسام ہیں جن میں سے بعض قسمیں یہ ہیں:

1. امر: وہ جملہ جس میں کسی کام کا حکم دیا گیا ہو: اُنْصُرْ.
2. نہی: وہ جملہ جس میں کسی کام سے روکا گیا ہو: لَا تَكْفُرْ.
3. استفہام: وہ جملہ جس میں سوال کیا گیا ہو: أَجَاءَ زَيْدٌ؟
4. تمنّی: وہ جملہ جس میں کوئی آرزو کی گئی ہو: لَيْتَ زَيْدًا فَازَ.
5. ترجّی: وہ جملہ جس میں کوئی امید کی گئی ہو: لَعَلَّ زَيْدًا جَاءَ.
6. عُقُود: وہ جملے جن سے کوئی عقد کیا جائے: بِعْتُ، نَكَحْتُ.
7. قسم: وہ جملہ جس میں قسم کھائی گئی ہو: أَحْلِفُ بِاللّٰهِ.
8. دعا: وہ جملہ جس میں دعا کی گئی ہو: يَرْحَمُنَا اللّٰهُ(۵).

نوٹ:

جملہ انشائیہ کے علاوہ ہر جملہ خبریہ ہوتا ہے۔

تمرین (1)

س:1. جملۂ خبریہ اور جملۂ اِنشائیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. جملۂ اِنشائیہ کی کتنی اور کون کونسی اَقسام ہیں؟ س:3. جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کو اور کیا کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جن جملوں سے کسی عقد کے بارے میں خبر دی جائے انہیں عقود کہتے ہیں۔

2. جس جملے میں کوئی امید کی گئی ہو اسے تمنی کہتے ہیں۔

تمرین (3)

جملہ خبریہ اور جملہ اِنشائیہ الگ الگ کیجیے۔

۱۔اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَيْءٍ. ۲۔لِیَنْصُرْ خَالِدٌ. ۳۔تُحفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ. ۴۔اِشْتَرَیْتُ الْکِتَابَ. ۵۔هَلْ سَمِعْتَ صَوْتًا؟ ۶۔اُنْصُرِ الْفَقِیْرَ. ۷۔بِعْتُ الْقَلَمَ أَمْسِ. ۸۔لَیْتَ خَالِدًا جَاءَ. ۹۔أُقْسِمُ بِاللّٰهِ. ۱۰۔رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا. ۱۱۔لَا تَظْلِمِ النَّاسَ. ۱۲۔رَحِمَکَ اللّٰهُ.

……وہ اسماء جو بغیر علامتِ تانیث کے مؤنث استعمال ہوتے ہیں (مؤنثاتِ معنویہ)……

حَرْبٌ (جنگ) کَأْسٌ (پیالہ) فَلَکٌ (آسمان) نَعْلٌ (جوتا) بِئْرٌ (کنواں) نَابٌ (نوکیلا دانت) أَرْنَبٌ (خرگوش) أَرْضٌ (زمین) شَمْسٌ (سورج) یَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (ٹانگ) أُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ) خَمْرٌ (شراب) مَرْیَمُ، زَیْنَبُ، هِنْدٌ وغیرہ عورتوں کے نام۔ أُمٌّ، أُخْتٌ، بِنْتٌ، حَائِضٌ، حَامِلٌ، مُرْضِعٌ وغیرہ وہ اسماء جو عورتوں کے ساتھ خاص ہیں۔ سَعِیْرٌ، جَحِیْمٌ، سَقَرُ وغیرہ جہنم کے نام۔ صَبَا، قَبُوْلٌ، دَبُوْرٌ، جَنُوْبٌ، شَمَالٌ وغیرہ ہواؤں کے نام۔

الدرس الحادي عشر

حُروفِ جارَّہ کا بیان

جوحُروف کسی اِسْم پرداخل ہوکراُسے جرّ دیتے ہیں اُنہیں حُروفِ جارّہ یاحروفِ جر کہتے ہیں، یہ سترہ حروف ہیں:

بَا وتَا وكَاف ولَام ووَاو مُنذُ ومُذ خَلَا
رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ عَلٰى حَتّٰى اِلٰى

اِن کی تفصیل حسب ذیل ھے:

مِنْ (سے): اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. حَتّٰى (تک): حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.
اِلٰى (تک،طرف): تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ. عَلٰى (پر): اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فِيْ (میں): عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ. عَنْ (سے): اِجْتَنِبْ عَنِ الْمَعَاصِيْ. بِ (سے): بِسْمِ اللّٰهِ.
كَ (طرح): زَيْدٌ كَالْأَسَدِ. لِ (لیے): اَلْمَالُ لِزَيْدٍ. خَلَا، عَدَا، حَاشَا (علاوہ،سوائے): نَامَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ. مُذْ، مُنْذُ (سے): مَارَأَيْتُهُ مُذْ سَنَةٍ.
رُبَّ (کئی،کچھ): رُبَّ عَالِمٍ لَقِيْتُ. وَ، تَ (قسم کے لیے): وَالْعَصْرِ، تَاللّٰهِ.

تنبیہ:

1. حرفِ جر اور اُس کے بعد والے اسم کو جار مجرور کہتے ہیں، جار مجرور ہمیشہ فعل یا شبہِ فعل (اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، صفتِ مشبہہ، اسمِ تفضیل، مصدر) کے مُتعلِّق ہوتے ہیں اور جس کے متعلّق ہوتے ہیں اُسے مُتعلَّق کہتے ہیں۔
2. جار مجرور کا متعلَّق لفظوں میں موجود ہو تو جار مجرور کو ظرفِ لَغْو کہتے ہیں:

ضَرَبَ زَيْدٌ بِالْخَشَبَةِ.

اور اگر اِن کا مُتعلَّق لفظوں میں موجود نہ ہو بلکہ محذوف ہو تو اِن کو ظرفِ مُستقَرّ کہتے ہیں: اَلْوَلَدُ فِي الدَّارِ. (اَلْوَلَدُ ثَبَتَ فِي الدَّارِ)

فائدہ:

1. کلام میں اگر کوئی ایسا فعل یا شبہِ فعل موجود ہو جس کے مُتعلِّق جار مجرور کو کیا جاسکتا ہو تو اِن کو اُسی کے مُتعلِّق کردیں گے: قَرَأْتُ الْقُرآنَ فِي الْبَيْتِ.

2. اور اگر ایسا نہ ہو تو اُس لفظ کے مطابق فعل یا شبہِ فعل محذوف مانیں گے جس کے ساتھ جار مجرور کا تعلّق ہے۔

مثلاً جار مجرور اگر خبر کی جگہ واقع ہوں تو فعل یا شبہِ فعل مبتدا کے مطابق محذوف مانیں گے: اَلرَّجُلُ (ثَابِتٌ) فِي الدَّارِ، اَلْاِمْرَأَةُ (ثَابِتَةٌ) فِي الدَّارِ.

اور اگر صفت کی جگہ واقع ہوں تو فعل یا شبہِ فعل موصوف کے مطابق محذوف مانیں گے: رَأَيْتُ هِلَالًا (ثَابِتًا) فِي السَّحَائِبِ.

تمرین

درج ذیل جملوں میں جار مجرور کا مُتعلَّق پہچانئے۔

۱۔اَلرَّجُلَانِ فِي الدَّارِ. ۲۔اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ. ۳۔اَلطَّالِبَاتُ فِيْ الْغُرْفَةِ. ۴۔اَلرِّجَالُ فِي الْمَسْجِدِ. ۵۔أَنَا أَتَعَلَّمُ فِيْ جَامِعَةِ الْمَدِيْنَةِ. ۶۔اَلصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ. ۷۔اَلثِّمَارُ عَلَى الشَّجَرَةِ. ۸۔نَظَرْتُ اِلٰى قَمَرٍ فِي السَّحَائِبِ. ۹۔نُهِيَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ. ۱۰۔رَأَيْتُ زَيْدًا عَلَى الْفَرَسِ.

الدرس الثاني عشر

مُعْرَب اور مبْنِی وغیرہ کا بَیان

معرب اور مبنی:

جس اسم کا آخر عامل کی وجہ سے بدل جائے اُسے مُعْرَب یا اسمِ مُتمکّن کہتے ہیں: جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، جَاءَ أَخُوْهُ، رَأَيْتُ أَخَاهُ، مَرَرْتُ بِأَخِيْهِ.

اور جس اسم کا آخر عامل کی وجہ سے نہ بدلے اُسے مبنی یا اسمِ غیر مُتمکّن کہتے ہیں: جَاءَ هٰذَا، رَأَيْتُ هٰذَا، مَرَرْتُ بِهٰذَا.

عامل اور معمول:

جس چیز کی وجہ سے معرب میں فاعل، مفعول یا مُضاف اِلیہ ہونے کی صفت پیدا ہو اُسے عامل کہتے ہیں جیسے اوپر کی مثالوں میں جَاءَ، رَأَيْتُ اور باء.

اور جس معرب میں یہ صفت پیدا ہو اُسے معمول کہتے ہیں جیسے مذکورہ مثالوں میں زَيْدٌ اور أَخٌ.

اِعراب:

جس حرکت یا حرف سے معرب کا آخر بدلتا ہے اُسے اِعراب کہتے ہیں جیسے مذکورہ بالا مثالوں میں ـُـ ـَـ ـِـ، واو، الف اور یاء۔

اِعراب کی تقسیم (۱):

معرب کا اعراب کبھی حرکت کے ذریعہ آتا ہے اور کبھی حرف کے ذریعہ اس

لحاظ سے اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔اعراب بالحرکۃ ۲۔اعراب بالحرف۔

جو اِعراب ضمہ،فتحہ اور کسرہ کی صورت میں ہواُسے اِعراب بِالحَرکۃ کہتے ہیں لہذا پہلی تین مثالوں میں زَیْد کا اعراب بالحرکۃ ہے۔

اور جو اِعراب واؤ،الف اور یاء کی صورت میں ہواُسے اِعراب بِالحَرْف کہتے ہیں لہذا دوسری تین مثالوں میں أَخ کا اعراب بالحرف ہے۔

اِعراب کی تقسیم (۲):

معرب کا اعراب کبھی پڑھنے میں آتا ہے اور کبھی نہیں آتا، اِس لحاظ سے بھی اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔اعراب لفظی ۲۔اعراب تقدیری۔

جو اِعراب پڑھنے میں آئے اُسے اِعراب لفظی کہتے ہیں لہذا پہلی تین مثالوں میں زَیْـد کا اعراب بالحرکۃ لفظی ہے اور دوسری تین مثالوں میں أَخٌ کا اعراب بالحرف لفظی ہے۔

اور جو اِعراب پڑھنے میں نہ آئے اُسے اِعراب تقدیری کہتے ہیں: جَاءَ فَتًی، رَأَیْتُ فَتًی، مَرَرْتُ بِفَتًی. جَاءَ أَبُو الْقَوْمِ، رَأَیْتُ أَبَا الْقَوْمِ، مَرَرْتُ بِأَبِي الْقَوْمِ.

(اِن میں پہلی تین مثالوں میں فَتًـی کا اعراب بالحرکۃ تقدیری ہے اور دوسری تین مثالوں میں أَبٌ کا اعراب بالحرف تقدیری ہے)

عامل کی اَقسام:

جو عامل پڑھنے میں آئے اُسے عامل لفظی کہتے ہیں جیسے اوپر کی مثالوں میں اور جو عامل پڑھنے میں نہ آئے اُسے عامل معنوی کہتے ہیں جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ میں۔

فائدہ:

صرف تین چیزوں کا عامل معنوی ہوتا ہے: ١۔مبتدا ٢۔مبتدا کی خبر ٣۔فعل مضارع مرفوع۔ اِن کے علاوہ باقی تمام معمولات کا عامل لفظی ہوتا ہے۔

تمرین (1)

س:1. معرب اور مبنی کسے کہتے ہیں؟ س:2. عامل اور معمول کسے کہتے ہیں؟ س:3. اِعراب بالحرکۃ اور اِعراب بالحرف کسے کہتے ہیں؟ س:4. اِعراب لفظی اور اِعراب تقدیری کسے کہتے ہیں؟ س:5. عامل لفظی اور عامل معنوی کسے کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

1. ضمہ، فتحہ اور کسرہ ہی کو اِعراب کہتے ہیں۔ 2. جو اِعراب نظر آئے اُسے اِعراب لفظی کہتے ہیں۔ 3. فعل مضارع کا عامل معنوی ہوتا ہے۔ 4. خبر کا عامل معنوی ہوتا ہے۔

تمرین (3)

درجِ ذیل جملوں میں ہر ہر اسم کے بارے میں بتائیے کہ اُس میں اِعراب بالحرکۃ ہے یا اِعراب بالحرف، نیز اس کا عامل لفظی ہے یا معنوی۔

١۔اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ. ٢۔ذَھَبَ غُلَامٌ. ٣۔جَاءَ أَبُوْ بَکْرٍ. ٤۔طَلَعَ وَلَدٌ جَبَلًا. ٥۔نَظَرَ زَیْدٌ اِلٰی فَقِیْرٍ. ٦۔شَرِبَ طِفْلٌ مَاءً بِکُوْبٍ. ٧۔جَلَسَ خَالِدٌ عَلَی الْحَصِیْرِ. ٨۔سَرٰی خَالِدٌ اِلَی الْمَدِیْنَةِ. ٩۔صَامَ رَجُلَانِ. ١٠۔نَاصِرٌ عَالِمٌ. ١١۔کَتَبَ وَلَدٌ. ١٢۔سَلَّمَ زَیْدٌ عَلٰی أَبِيْ خَالِدٍ.

الدرس الثالث عشر

مُعْرَب اور مَبْنِی کی اَقسام

کل چھ قسم کے الفاظ مبنی ہوتے ہیں:

1. فعلِ ماضی: نَصَرَ، ذَهَبَ. 2. امر حاضر معروف: اُنْصُرْ، اِذْهَبْ.

3. تمام حروف: مِنْ، اِنَّ، لَا. 4. جملہ: بَكْرٌ قَائِمٌ، جَلَسَ خَالِدٌ.

5. اسمِ غیر متمکّن: هُوَ، هٰذَا. 6. وہ فعلِ مضارع جس کے آخر میں نونِ ضمیر یا نونِ تاکید ہو: يَضْرِبْنَ، لَيَضْرِبَنْ، لَيَضْرِبَنَّ. (پہلے تینوں مبنی کو مبنی الاصل کہتے ہیں اور اسمِ غیر متمکّن کو مشابہ مبنی الاصل کہتے ہیں)

اور صرف دو قسم کے الفاظ معرب ہوتے ہیں: 1. اسمِ متمکّن: زَيْدٌ، رَجُلٌ.

2. وہ فعلِ مضارع جو نونِ ضمیر اور نونِ تاکید سے خالی ہو: يَنْصُرُ، تَنْصُرِيْنَ.

اسم غیر متمکّن کی اَقسام:

اسمِ غیر متمکن (مشابہ مبنی الاصل) کی کئی اَقسام ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

1. اسمِ ضمیر: أَنَا، أَنْتَ، هُوَ. 2. اسمِ اِشارہ: هٰذَا، ذَالِکَ.

3. اسمِ موصول: اَلَّذِيْ، اَلَّتِيْ. 4. اسم استفہام: أَيْنَ، مَتٰى.

5. اسمِ شرط: مَنْ، مَا. 6. اسم ظرف: اِذْ، اِذَا.

7. اسم کنایہ: کَمْ، کَذَا. 8. اسم فعل: هَيْهَاتَ، حَيَّ (۲).

تنبیہ:

اسمِ غیر متمکن کے علاوہ تمام اَسماء متمکن (معرب) ہوتے ہیں۔

تمرین (1)

س:1. کل کتنے اورکون کونسے الفاظ مبنی ہوتے ہیں؟ س:2. کل کتنے اور کون کونسے الفاظ معرب ہوتے ہیں؟ س:3. اسمِ غیر متمکن کی کتنی اورکون کونسی قسمیں ہیں؟ س:4. اسمِ متمکن کسے کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. مبنی کل تین الفاظ ہوتے ہیں۔2. فعل ماضی اوراسم متمکن معرب ہوتے ہیں۔3. کچھ حروف معرب ہوتے ہیں۔4. جس مضارع کے آخر میں نون ہووہ مبنی ہوتا ہے۔5. اسمِ غیر متمکن کی صرف آٹھ قسمیں ہیں۔

تمرین (3)

(الف) معرب اورمبنی الفاظ الگ الگ کیجیے۔

١۔نَصَرُوْا. ٢۔هُمْ. ٣۔اَلَّذِيْنَ. ٤۔مَسَاجِدُ. ٥۔كَذَا. ٦۔صَامَا.
٧۔رِجَالٌ. ٨۔اٰمِيْنَ. ٩۔صَوْتٌ. ١٠۔ذَهَبْنَ. ١١۔لَيَسْمَعَنَّ. ١٢۔ظَبْيٌ،
١٣۔اِجْلِسْ. ١٤۔تَنْظُرْنَ. ١٥۔تَأْكُلِيْنَ. ١٦۔سَمِعَ. ١٧۔تَنْصُرُ.
١٨۔أُولٰئِكَ. ١٩۔تَفِرُّوْنَ. ٢٠۔هِيَ. ٢١۔قَلَمَانِ. ٢٢۔هٰذَانِ.

(ب) اسمِ متمکن اوراسمِ غیر متمکن میں تمیز کیجیے۔

١۔أَحْمَدُ. ٢۔هُمَا. ٣۔دَلْوٌ. ٤۔كُتُبٌ. ٥۔كَمْ. ٦۔مَصَابِيْحُ.
٧۔نِسَاءٌ. ٨۔هٰذَانِ. ٩۔رَجُلَانِ. ١٠۔اَلْقَاضِيْ. ١١۔مُؤْمِنُوْنَ.
١٢۔أَنْتُمَا. ١٣۔مُسْلِمَاتٌ. ١٤۔مُوْسٰى. ١٥۔غُلَامِيْ. ١٦۔رِجَالٌ.

الدرس الرابع عشر

ضمائر کا بیان

جو اسم متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے اُسے ضمیر کہتے ہیں۔ ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں:

1. ضمیر مرفوع متصل:

یہ ضمیریں چودہ ہیں: نَصَرَ نَصَرَا نَصَرُوْا، نَصَرَتْ نَصَرَتَا نَصَرْنَ، نَصَرْتَ نَصَرْتُمَا نَصَرْتُمْ، نَصَرْتِ نَصَرْتُمَا نَصَرْتُنَّ، نَصَرْتُ نَصَرْنَا۔

2. ضمیر مرفوع منفصل:

یہ بھی چودہ ہیں: هُوَ هُمَا هُمْ، هِيَ هُمَا هُنَّ، أَنْتَ أَنْتُمَا أَنْتُمْ، أَنْتِ أَنْتُمَا أَنْتُنَّ، أَنَا نَحْنُ۔

3. ضمیر منصوب متصل:

یہ بھی چودہ ہیں، یہ کبھی فعل سے متصل ہوتی ہیں: نَصَرَهُ نَصَرَهُمَا نَصَرَهُمْ، نَصَرَهَا نَصَرَهُمَا نَصَرَهُنَّ، نَصَرَکَ نَصَرَکُمَا نَصَرَکُمْ، نَصَرَکِ نَصَرَکُمَا نَصَرَکُنَّ، نَصَرَنِي نَصَرَنَا۔

اور کبھی حرفِ مشبہ بالفعل سے: اِنَّهُ اِنَّهُمَا اِنَّهُمْ، اِنَّهَا اِنَّهُمَا اِنَّهُنَّ، اِنَّکَ اِنَّکُمَا اِنَّکُمْ، اِنَّکِ اِنَّکُمَا اِنَّکُنَّ، اِنَّنِيْ اِنَّنَا یا اِنِّيْ اِنَّا۔

4. ضمیر منصوب منفصل:

یہ بھی چودہ ہیں: اِیَّاهُ اِیَّاهُمَا اِیَّاهُمْ، اِیَّاهَا اِیَّاهُمَا اِیَّاهُنَّ، اِیَّاکَ اِیَّاکُمَا اِیَّاکُمْ، اِیَّاکِ اِیَّاکُمَا اِیَّاکُنَّ، اِیَّايَ اِیَّانَا۔

5. ضمیر مجرور متصل:

یہ بھی چودہ ہیں اور یہ کبھی اسْم سے متصل ہوتی ہیں: وَلَدُهٗ وَلَدُهُمَا وَلَدُهُمْ، وَلَدُهَا وَلَدُهُمَا وَلَدُهُنَّ، وَلَدُكَ وَلَدُكُمَا وَلَدُكُمْ، وَلَدُكِ وَلَدُكُمَا وَلَدُكُنَّ، وَلَدِيْ وَلَدُنَا.

اور کبھی حرْفِ جر سے: لَهٗ لَهُمَا لَهُمْ، لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ، لَكَ لَكُمَا لَكُمْ، لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ، لِيْ لَنَا.

تنبیه:

مضارع، امر اور نہی کے تین، تین صیغوں (واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم) میں ضمیر وجوبًا پوشیدہ ہوتی ہے (۷) نیز اِن تینوں فعلوں کے اور فعل ماضی کے دو، دو صیغوں (واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب) میں ضمیر جوازًا پوشیدہ ہوتی ہے اِن سب پوشیدہ ضمیروں کو ضمیر مرفوع مُتَّصِل مُسْتَتِر کہتے ہیں۔

مذکورہ تینوں فعلوں کے باقی نو، نو صیغوں اور فعل ماضی کے باقی بارہ صیغوں میں ضمیر ہمیشہ ظاہر ہوتی ہے اِن سب ضمیروں کو ضمیر مرفوع مُتَّصِل بارِز کہتے ہیں۔

تمرین (1)

س:1. ضمیر کی کتنی اور کون کونسی اَقسام ہیں؟ س:2. ضمیر منصوب متصل اور مجرور متصل کس کس چیز سے متصل ہوتی ہے؟ س:3. ضمیر کن کن صیغوں میں وجوباً پوشیدہ ہوتی ہے اور کن کن صیغوں میں جوازاً پوشیدہ ہوتی ہے؟ س:4. کن کن صیغوں میں ضمیر ہمیشہ ظاہر ہوتی ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. ضمیر منصوب متصل کبھی اسم سے متصل ہوتی ہیں۔2. ضمیر مجرور متصل کبھی فعل سے متصل ہوتی ہے۔3. کل ضمیریں 65 ہیں۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل الفاظ میں ضمائر کی اَقسامِ خمسہ کی شناخت فرمایئے۔

۱۔اِنَّکُمْ. ۲۔عَلَیْهِ. ۳۔رَجَعْنَا. ۴۔اِلَیْکُمَا. ۵۔أَنْتُمْ. ۶۔اِنَّکَ.

۷۔اِیَّاکُمْ. ۸۔لَهُنَّ. ۹۔دَعَاکُمَا. ۱۰۔اِنَّهٗ. ۱۱۔أَنْتُنَّ. ۱۲۔غَسَلَ.

۱۳۔بِيْ. ۱۴۔فِیْنَا. ۱۵۔اِنَّنِيْ. ۱۶۔رَأَیْتُمْ. ۱۷۔اِیَّانَا. ۱۸۔هُوَ.

۱۹۔دَارُهُمْ. ۲۰۔اِنَّا. ۲۱۔دَرْسِيْ. ۲۲۔ذَهَبْتُنَّ. ۲۳۔غُصْنُهَا. ۲۴۔اِیَّاهٗ.

۲۵۔نَصَرَهُنَّ. ۲۶۔اِیَّاکَ. ۲۷۔جَاءَ. ۲۸۔فَتَحَهٗ. ۲۹۔أَتَیْنَ. ۳۰۔هُنَّ.

(ب) درجِ ذیل الفاظ میں ضمیر بارِز اور مستتر کی شناخت فرمایئے نیز ضمیر مستتر کے بارے میں یہ بھی بتایئے کہ وُجوبًا مستتر ہے یا جوازًا۔

۱۔تَقْرَءُ. ۲۔کَرُمْنَ. ۳۔نَزَلَ. ۴۔سَئَلْتُمْ. ۵۔اِفْتَحْ. ۶۔أَسْمَعُ.

۷۔جَاءَتْ. ۸۔وَصَلُوْا. ۹۔سِرْتُ. ۱۰۔لِیَقْبَلُوْا. ۱۱۔نَحْفَظُ.

۱۲۔ذَهَبَا. ۱۳۔یَأْکُلْنَ. ۱۴۔لِأَذْهَبْ. ۱۵۔سَمِعْتُمَا. ۱۶۔تَدْرُسُ.

۱۷۔لِنَنْصُرْ. ۱۸۔قُلْتُنَّ. ۱۹۔یَحْسَبَانِ. ۲۰۔لَا تَکْذِبْ. ۲۱۔نَصَرْتَا.

۲۲۔حَفِظْتَ. ۲۳۔أَفْهَمُ. ۲۴۔اِقْبَلُوْا. ۲۵۔نَسِیْنَا. ۲۶۔تَنْظُرُوْنَ.

الدرس الخامس عشر

اَسمائے اِشارہ کا بَیان

جو اِسْم مُبْصَر (نظر آنے والی) چیز کی طرف اِشارے کے لیے وضع کیا گیا ہو اُسے اسمِ اِشارہ کہتے ہیں: ھٰذَا، ذٰلِکَ وغیرہ۔

اور جس چیز کی طرف اسمِ اِشارہ سے اِشارہ کیا جائے اُسے مُشارٌ اِلَیْہِ کہتے ہیں: ھٰذَا الْقَلَمُ، ذٰلِکَ الْکِتَابُ.

اسم اِشارہ کی اقسام:

اسمِ اِشارہ کی دوقسمیں ہیں:

۱۔اسمِ اشارہ للقریب: یعنی وہ اسمِ اشارہ جسے مشار الیہ قریب کے لیے وضع کیا گیا ہے۔جیسے: ھٰذَا، ھَذِہٖ وغیرہ۔

۲۔اسمِ اشارہ للبعید: یعنی وہ اسمِ اشارہ جسے مشار الیہ بعید کے لیے وضع کیا گیا ہے۔جیسے: ذٰلِکَ، تِلْکَ وغیرہ۔

اسمائے اِشارہ للقریب درجِ ذیل ہیں،اِن کے ذریعہ مشار الیہ قریب کی طرف اِشارہ کیا جائے گا:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	ذَا، ھٰذَا	ذَانِ، ذَیْنِ، ھٰذَانِ، ھٰذَیْنِ	أُولَاءِ، ھٰؤُلَاءِ
مؤنث:	تَا، ھٰذِہٖ	تَانِ، تَیْنِ، ھَاتَانِ، ھَاتَیْنِ	أُولَاءِ، ھٰؤُلَاءِ

اسمائے اِشارہ للبعید درجِ ذیل ہیں،اِن کے ذریعہ مشار الیہ بعید کی طرف

اِشارہ کیا جائے گا:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	ذَاکَ، ذَالِکَ	ذَانِکَ، ذَیْنِکَ	أُولٰئِکَ
مؤنث:	تَاکَ، تِلْکَ	تَانِکَ، تَیْنِکَ	أُولٰئِکَ

قواعد وفوائد:

1. اسمِ اِشارہ اورمشارٌ اِلیہ کامذکر،مؤنث،واحد،مثنّٰی اورمجموع ہونے میں برابر ہونا ضروری ہے: ھٰذَا الْقَلَمُ، ھٰذِہٖ الْکُرَّاسَۃُ.

2. غیرعاقل کی جمع کی طرف اِشارے کے لیے اسمِ اِشارہ واحد مؤنث لایا جاتا ہے: ھٰذِہٖ الْعُلُوْمُ، تِلْکَ الْکُرَّاسَاتُ.

3. ھُنَا، ھٰھُنَا (یہاں) قریب جگہ کی طرف اِشارے کے لیے ہیں: ھُنَا خَزَائِنُ الْعِلْمِ (یہاں علم کے خزانے ہیں) ھٰھُنَا جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَۃِ (یہاں جامعۃ المدینہ ہے)

4. ثَمَّ، ھُنَاکَ، ھُنَالِکَ (وہاں) بعید جگہ کی طرف اِشارے کے لیے ہیں: ھُنَالِکَ الزَّلَازِلُ (وہاں زلزلے ہیں)، ثَمَّ شَيْءٌ (وہاں کوئی چیز ہے)

5. ذَالِکَ وغیرہ میں کاف حرفِ خِطاب ہے لہٰذا یہ مخاطَب کے مطابق ہوگا مثلاً دور رکھی ہوئی کتاب کی طرف اشارہ کرنا ہو اور مخاطَب مذکر ہو تو کہا جائے گا: ذَالِکَ الْکِتَابُ. اورمخاطَب مؤنث ہو تو کہا جائے گا: ذَالِکِ الْکِتَابُ.

اسی طرح مخاطب تثنیہ ہو تو کہا جائے گا: ذَالِکُمَا الْکِتَابُ. اور جمع مذکر ہو تو کہا جائے گا: ذَالِکُمُ الْکِتَابُ اور جمع مؤنث ہو تو کہا جائے گا: ذٰلِکُنَّ الْکِتَابُ.

تمرین (1)

س:1. اسمِ اِشارہ اور مشارٌ اِلیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. مشار اِلیہ قریب کی طرف اشارے کے لیے کون کونسے اَسماء ہیں؟ س:3. مشار اِلیہ بعید کے لیے کون کونسے اَسماء ہیں؟ س:4. قریب اور بعید جگہ کی طرف اِشارے کے لیے کون کونسے اَسماء ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. جس کی طرف اِشارہ کیا جائے اُسے مشاراَلیہ کہتے ہیں۔2۔ هُنَالِكَ اور هٰهُنَا قریب جگہ کے لیے آتے ہیں۔3. اسمِ اِشارہ کے آخر میں آنے والا کاف ضمیر ہوتا ہے اور مخاطب کے مطابق ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) اسمِ اشارہ للقریب، اسمِ اشارہ للبعید اور اسمِ اشارہ للمکان الگ کیجیے۔

١۔ذَالِكَ. ٢۔هٰذِهِ. ٣۔هٰهُنَا. ٤۔أُولَاءِ. ٥۔هُنَالِكَ. ٦۔هٰؤُلَاءِ.

٧۔تِلْكَ. ٨۔ثَمَّ. ٩۔تَانِكَ. ١٠۔أُولٰئِكَ. ١١۔هَاتَانِ. ١٢۔هٰذَانِ.

(ب) درجِ ذیل اَسماء سے پہلے اسمِ اشارہ للقریب اور للبعید دونوں لگایئے۔

١۔رَجُلٌ. ٢۔بِنْتٌ. ٣۔كُتُبٌ. ٤۔قَلَمَانِ. ٥۔جَنَّتَانِ. ٦۔تُفَّاحٌ.

٧۔أَرْضُوْنَ. ٨۔دَارٌ. ٩۔مُسْلِمَاتٌ. ١٠۔مُسْلِمُوْنَ. ١١۔وَرَقَاتٌ.

(ج) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

١۔هٰذَا نَارٌ. ٢۔تَاكَ خَلِيْفَةٌ. ٣۔ذَالِكَ هِنْدٌ. ٤۔ذَانِكَ دَارَانِ.

٥۔هٰذَانِ جِيْرَانٌ. ٦۔هٰذَا أَنْهَارٌ. ٧۔تَا كِتَابٌ. ٨۔هٰذِهِ دِيْكٌ.

الدرس السادس عشر

اَسمائے موصولہ کا بَیان

جو اسم بعد والے جملے سے مل کر کلام کا جُزء بنے اُسے اسمِ موصول کہتے ہیں اور اسمِ موصول کے بعد والے جملے کو صِلَہ کہتے ہیں: جَاءَ الَّذِيْ نَصَرَ.

اَسمائے موصوله یه هیں:

	واحد	تثنيه	جمع
مذكر:	اَلَّذِيْ	اَللَّذَانِ، اَللَّذَيْنِ	اَلَّذِيْنَ، اَلْأُلٰى
مؤنث:	اَلَّتِيْ	اَللَّتَانِ ، اَللَّتَيْنِ	اَللَّاتِيْ، اَللَّوَاتِيْ

تنبيه:

مَنْ اور مَا بھی اسمِ موصول ہیں اور یہ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے ہیں: أُكْرِمْتُ مَنْ جَاءَ وُنِيْ، اِشْتَرَى زَيْدٌ مَا اشْتَرَاهُ بَكْرٌ.

اِسی طرح أَيٌّ اور أَيَّةٌ بھی اسمِ موصول ہیں لیکن أَيٌّ مذکر کے لیے اور أَيَّةٌ مؤنث کے لیے ہے: جَاءَ أَيُّهُمْ هُوَ عَالِمٌ، جَائَتْ أَيَّتُهُنَّ هِيَ عَالِمَةٌ.

قواعد وفوائد:

1. صِلہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے اور اُس میں موصول کے مطابق ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جسے عائد کہتے ہیں، عائد اگر صِلہ کے شروع میں ہو تو اُسے صدرِ صلہ کہتے ہیں۔

2. أَيٌّ اور أَيَّةٌ معرب ہیں مگر جب یہ مضاف ہوں اور اِن کا صدرِ صلہ محذوف ہو تو اِن کو مبنی بر ضم پڑھنا بھی جائز ہے: رَأَيْتُ أَيُّهُمْ عَالِمٌ، مَرَرْتُ بِأَيُّهُمْ عَالِمٌ.

3. اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، فاعل، نائب فاعل، مفعول، مبتدا، خبر اور مضاف اِلیہ وغیرہ بنتا ہے: فَازَ الْوَلَدُ الَّذِيْ اِجْتَهَدَ، جَائَتِ الَّتِيْ فَازَتْ، أُكْرِمَ الَّذِيْنَ جَاءُ وْا، نَصَرْتُ الَّذِيْ هُوَ مَظْلُوْمٌ، الَّذِيْ هُوَ شَاعِرٌ خَالِدٌ.

تمرین (1)

س:1. اِسْم موصول اور صلہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. اَسمائے موصولہ کون کون سے ہیں؟ س:3. صلہ میں کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. اِسْم موصول صلہ سے ملکر کلام بنتا ہے۔ 2. اسم کے بعد والے جملہ کو صِلَہ کہتے ہیں۔ 3. صلہ ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ 4. صِلہ کی ضمیر کو صدرِ صلہ کہتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) خالی جگہوں میں مناسب اسمِ موصول لگائیے۔

١۔فَازَ الطُّلَّابُ.......سَعَوْا. ٢۔نَصَرْتُ.....جَاءَ. ٣۔.....يَدْرُسُ عَالِمٌ. ٤۔ الْاِبْنَةُ.......ذَهَبَتْ صَالِحَةٌ. ٥۔قَامَ........هُمْ صَائِمُوْنَ. ٦۔........يَأْتِيْنَ مُعَلِّمَاتٌ. ٧۔جَاءَ........حَفِظَا الْقُرْآنَ.

(ب) اسمِ موصول یا صلہ میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

١۔نَصَرْتُ الَّذِيْنَ فَقِيْرُوْنَ. ٢۔اَللَّذَانِ قَامَ حَافِظَانِ. ٣۔جَاءَ الَّذِيْ أَبُوْهَا عَالِمٌ. ٤۔نَجَحَتِ الَّتِيْ اجْتَهَدَ. ٥۔صَامَتِ اللَّوَاتِيْ مُتَعَلِّمَاتٌ. ٦۔اَلْبِنْتَانِ اللَّذَانِ ذَهَبَتَا أُخْتَايَ. ٧۔أَكْرَمْتُ الَّذِيْ جَاءَ غُلَامُهَا.

الدرس السابع عشر

اَسمائے اسْتِفْہام کا بیان

جس اسم کے ذریعہ کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے اُسے اسمِ استفہام کہتے ہیں: كَيْفَ حَالُكَ؟ أَيْنَ تَذْهَبُ؟ اسمائے اسْتِفْہام درج ذیل ہیں:

۱۔مَنْ (کون): مَنْ جَاءَ؟ ۲۔مَا (کیا): مَا بِيَدِكَ؟

۳۔أَيٌّ (کونسا): أَيُّ رَجُلٍ جَاءَ؟ ۴۔أَيَّةٌ (کونسی): أَيَّةُ مَرْأَةٍ قَامَتْ؟

۵۔مَاذَا (کیا): مَاذَا فِي جَيْبِكَ؟ ۶۔كَمْ (کتنی، کتنے): كَمْ كِتَابًا لَهُ؟

۷۔كَيْفَ (کیسا): كَيْفَ أَنْتَ؟ ۸۔مَتٰى (کب): مَتٰى تَذْهَبُ؟

۹۔أَيْنَ (کہاں): أَيْنَ زَيْدٌ؟ ۱۰۔أَيَّانَ (کب): اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ؟

۱۱۔أَنّٰى (کہاں، کیسے): أَنّٰى تَجْلِسُ؟ أَنّٰى تَفُوْزُ وَلَمْ تَجْتَهِدْ!

قواعد وفوائد:

1. اسم استفہام کے بعد ایسا فعل ہو جو اُس میں عمل کر رہا ہو تو اسم استفہام محلًّا منصوب کہلائے گا: كَمْ يَوْمًا سِرْتَ؟ كَمْ سَارِقًا أَخَذْتَ؟ مَاذَا رَأَيْتَ؟

2. اسم استفہام سے پہلے حرفِ جر یا مضاف آجائے تو اسم استفہام محلًّا مجرور کہلائے گا: بِمَنْ مَرَرْتَ؟ غُلَامَ مَنْ نَصَرْتَ؟

3. اگر مذکورہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو اسم استفہام محلًّا مرفوع کہلائے گا: كَيْفَ زَيْدٌ؟ مَتٰى سَفَرُكَ؟ مَا رَأَيْتَهُ؟ مَنْ نَصَرْتَهُ؟

4. خیال رہے کہ أَيٌّ اور أَيَّةٌ معرب ہیں لہٰذا اِن کا اعراب لفظًا آئے گا۔

تنبیه:

ہمزہ مفتوحہ (أَ) اور هَــلْ کے ذریعے بھی کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے: أَجاءَ خَالِدٌ؟ أَبَكْرٌ عَالِمٌ؟ هَلْ حَفِظْتَ الدَّرْسَ؟ هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ؟ مگر یہ دونوں حروف ہیں لہذا انہیں حروفِ استفہام کہتے ہیں۔

تمرین (1)

س:1. اسمِ استفہام کسے کہتے ہیں اور اسمائے استفہام کل کتنے اور کون کونسے ہیں؟ س:2. اسم استفہام کا اعراب کس صورت میں کیا ہوتا ہے۔ س:3. حروفِ استفہام کتنے اور کون کونسے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. جس حرف سے سوال کیا جائے اُسے اسمِ استفہام کہتے ہیں۔ 2. اسم استفہام کے بعد فعل ہو تو اسم استفہام محلًّا منصوب کہلائے گا۔ 3. حروفِ استفہام تین ہیں۔

تمرین (3)

درجِ ذیل جملوں میں اسمائے استفہام کا اعراب بیان کیجیے۔

١۔مَاذَا قُلْتَ؟ ٢۔أَيْنَ قَلَمِيْ؟ ٣۔أَيَّانَ يَوْمُ السَّاعَةِ؟ ٤۔مَتٰى جَاءَ خَالِدٌ؟ ٥۔كَيْفَ الْمَرِيْضُ؟ ٦۔أَيُّ وَلَدٍ فَازَ فِي الْاِمْتِحَانِ؟ ٧۔كَمْ عَالِمًا زُرْتَ؟ ٨۔مَنْ ضَرَبْتَهُ بِالْعَصٰى؟ ٩۔أَيْنَ تَذْهَبُ مَاشِيًا؟ ١٠۔قَدَمُ أَيَّةِ ابْنَةٍ زَلَّتْ؟ ١١۔أَنّٰى غَابَ التِّلْمِيْذُ؟ ١٢۔مَنْ ذَهَبَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ؟

الدرس الثامن عشر

اسمائے شرط کا بیان

جو اسم دو جملوں پر داخل ہو کر یہ ظاہر کرے کہ پہلا جملہ دوسرے کا سبب ہے اُسے اسمِ شرط کہتے ہیں۔ اسمائے شرط درجِ ذیل ہیں:

١۔مَنْ (جو): مَنْ صَمَتَ فَقَدْ نَجَا. ٢۔مَا (جو): مَا تَزْرَعْ تَحْصُدْ.

٣۔اَيٌّ(٨) (جو): أَيًّا تَضْرِبْ أَضْرِبْ. ٤۔مَتٰى، مَتٰى مَا (جب): مَتٰى تَقُمْ أَقُمْ.

٥۔اَيْنَ، أَيْنَمَا (جہاں): أَيْنَ تَقُمْ أَقُمْ. ٦۔اِذْمَا (جب): اِذْمَا تَمْشِ أَمْشِ.

٧۔اِذَا، اِذَامَا (جب): اِذَامَا تَقْرَءْ أَقْرَءْ. ٨۔كَيْفَمَا (جس طرح) كَيْفَمَا تَقُمْ أَقُمْ.

٩۔مَهْمَا (جب بھی): مَهْمَا تَأْتِنِي آتِكَ. ١٠۔أَنّٰى (جہاں): أَنّٰى تَذْهَبْ أَذْهَبْ.

١١۔حَيْثُمَا (جہاں): حَيْثُمَا تَجْلِسْ أَجْلِسْ.

قواعد وفوائد:

1. اسم شرط کا اعراب بھی اسم استفہام کی طرح ہوتا ہے یعنی: اس کے بعد ایسا فعل ہو جو اس میں عامل ہو تو یہ محلًّا منصوب کہلائے گا: مَا تَفْعَلْ تُسْئَلْ عَنْهُ. اور اگر اس سے پہلے حرفِ جر یا مضاف ہو تو یہ محلًّا مجرور کہلائے گا: بِمَنْ تَمُرُّ أَمُرُّ. اور اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو یہ محلًّا مرفوع کہلائے گا: مَنْ جَدَّ وَجَدَ.

2. حرفِ شرط اِنْ اور تمام اسمائے شرط، شرط وجزاء کو جزم دیتے ہیں البتہ اِذَا اور كَيْفَمَا کا اِن کو جزم دینا شاذ (قلیل) ہے۔

تنبیہ:

اِنْ، لَوْ اور أَمَّا بھی شرط کے لیے آتے ہیں: اِنْ تَـنْـصُرْ أَنْصُرْ، لَوِ اجْتَهَدْتَّ لَفُزْتَ. مگر یہ تینوں حروف ہیں لہذا انہیں حروفِ شرط کہتے ہیں۔

تمرین (1)

س:1. اسمِ شرط کسے کہتے ہیں اور یہ کون کونسے ہیں؟ س:2. اسم شرط کا اعراب بیان کیجیے۔ س:3. حروفِ شرط کتنے اور کون کونسے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

1. جو لفظ دو جملوں پر داخل ہو اُسے اسمِ شرط کہتے ہیں۔ 2. تمام اسمائے شرط شرط و جزاء کو جزم دیتے ہیں۔ 3. مَنْ، لَوْ، اِذَا، اِنْ وغیرہ اسمائے شرط ہیں۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں اسمائے شرط کا اعراب بیان کیجیے۔

١۔اِذَامَا تَجْتَهِدْ تَفُزْ. ٢۔أَيْنَمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ. ٣۔مَا تَصْنَعْ أَصْنَعْ.

٤۔حَيْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ. ٥۔مَنْ نَصَرَ نُصِرَ. ٦۔مَهْمَا تَأْتِنِي آتِكَ.

٧۔مَنْ يُكْرِمْ يُكْرَمْ. ٨۔مَتٰى تَصُمْ أَصُمْ. ٩۔أَيَّ عِلْمٍ تَحْصُلْ أَحْصُلْ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

١۔مَهْمَا تَدْرُسُ أَدْرُسْ. ٢۔اِذَامَا تَسْعٰى تَنْجُ. ٣۔اِنْ تَقْرَئِيْنَ تَفُوْزِيْنَ.

٤۔اِذْمَا تَرْضٰى أَرْضٰى. ٥۔مَتٰى تُسْلِمْ تَنْجَحُ. ٦۔أَيَّ رَجُلٍ تَدْعُوْ أَدْعُوْ.

٧۔مَا تَسْمَعُ تَقُوْلُ. ٨۔مَنْ يَظْلِمُوْنَ يُظْلَمُوْنَ.

الدرس التاسع عشر

اَسمائے ظُرُوف کا بیان

جو اسْم وقت یا جگہ ظاہر کرے اُسے اسمِ ظرْف کہتے ہیں: مَتٰی، أَیْنَ.

اسمِ ظرف کی تقسیم (۱):

وقت یا جگہ ظاہر کرنے کے لحاظ سے اسمِ ظرف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ظرفِ زمان ۲۔ظرفِ مکان۔

جو اسمِ ظرف وقت ظاہر کرے اُسے ظرْفِ زمان کہتے ہیں: مَتٰی، بَعْدُ. اور جو اسمِ ظرف جگہ ظاہر کرے اُسے ظرْفِ مکان کہتے ہیں: أَیْنَ، تَحْتُ.

اسمِ ظرف کی تقسیم (۲):

معرب اور مبنی ہونے کے لحاظ سے بھی اسمِ ظرف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔معرب ۲۔مبنی۔

۱۔جس اسمِ ظرف کا آخر بدلتا رہتا ہے اُسے معرب کہتے ہیں: لَیْلٌ، مَدِیْنَةٌ.

۲۔جس اسمِ ظرف کا آخر تبدیل نہیں ہوتا اُسے مبنی کہتے ہیں: متٰی، أَیْنَ.

ظروفِ مبنیّہ درجِ ذیل ہیں:

۱۔اِذْ (جب): اِذْ أَکْرَمْتُ خَالِدًا. ۲۔مُذْ (سے): مَارَأَیْتُهُ مُذْ أَمْسِ.

۳۔مُنْذُ (سے): مَارَأَیْتُهُ مُنْذُ سَنَةٍ. ۴۔لَدٰی (پاس): اَلْقَلَمُ لَدٰی زَیْدٍ.

۵۔لَدُنْ (پاس): اَلْقَلَمُ لَدُنْکَ. ۶۔أَمْسِ[۹] (گزشتہ کل): جِئْتُ أَمْسِ.

۷۔قَطُّ (کبھی ماضی): لَمْ أَرَهُ قَطُّ. ۸۔عَوْضُ (کبھی مستقبل): لَاأَرَاهُ عَوْضُ.

۹۔أَيَّانَ (کب): أَيَّانَ السَّاعَةُ؟ ۱۰۔اِذَا (جب): كُلُ اِذَا جُعْتَ.

۱۱۔كَيْفَ (کیسا): كَيْفَ زَيْدٌ؟ ۱۲۔مَتٰى (کب): مَتَى الذَّهَابُ؟

۱۳۔أَيْنَ (کہاں): أَيْنَ خَالِدٌ؟ ۱۴۔أَنّٰى (کہاں): أَنّٰى مَلِكٌ؟

۱۵۔حَيْثُ (جہاں): اِجْلِسْ حَيْثُ الْمَنْظَرُ جَمِيْلٌ.

ظروف معربه:

ظروفِ معربہ کئی ہیں لیکن اُن میں سے قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، فَوْقُ وغیرہ اگر مضاف ہوں اور اِن کا مضاف اِلیہ مذکور نہ ہوتو یہ مبنی ہو نگے: زَيْدٌ فَوْقُ.

اور اگر یہ مضاف نہ ہوں یا مضاف تو ہوں مگر ان کا مضاف اِلیہ بھی مذکور ہوتو یہ معرب ہوں گے: جِئْتُ قَبْلًا، جِئْتُ قَبْلَ خَالِدٍ.

قواعد وفوائد:

1. لَاغَيْرُ اور لَيْسَ غَيْرُ مبنی علی الضم ہوتے ہیں: جَاءَ زَيْدٌ لَاغَيْرُ يا لَيْسَ غَيْرُ، اِسی طرح حَسْبُ بھی جبکہ یہ اِن دونوں کے معنی میں ہو: جَاءَ بَكْرٌ فَحَسْبُ.

2. جو اسمِ ظرف معرب کسی جملے کی طرف یا لفظ اِذْ کی طرف مضاف ہو اُسے مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے: هٰذَا يَوْمَ يَفُوْزُ الْمُجْتَهِدُ، سُرِرْتُ فِيْ يَوْمَ اِذْ جِئْتَنِي.

3. مِثْلُ یا غَيْرُ کے بعد مَا، اَنْ یا أَنَّ ہوتو اِن کو مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے: قِيَامِي مِثْلَ مَا قُمْتَ، قِيَامِي مِثْلَ أَنْ تَقُوْمَ، هٰذَا حَقٌّ مِثْلَ أَنَّكَ تَنْطِقُ.

تمرین (1)

س:1. اسمِ ظرف اور اِس کی قسمیں بتائیں؟ س:2. ظروفِ مبنیہ کون کونسے ہیں؟ س:3. قَبْلُ، فَوْقُ معرب ہیں یا مبنی؟ س:4. لَاغَیْرُ معرب ہے یا مبنی؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. جو فعل وقت یا جگہ ظاہر کرے اُسے اسمِ ظرف کہتے ہیں۔ 2. اِذَا اور فَوْقُ کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں۔ 3. لَیْسَ غَیْرُ مبنی علی الفتح ہوتا ہے۔ 4. جو اسمِ ظرف مضاف ہو اُسے مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے۔ 5. مِثْلُ یا غَیْرُ کے بعد مَا، أَنْ یا أَنَّ ہو تو یہ مبنی علی الفتح ہوتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) معنی پر غور کرتے ہوئے ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان الگ الگ کیجیے۔

۱۔ فَوْقُ. ۲۔ مَتٰی. ۳۔ تَحْتُ. ۴۔ أَیَّانَ. ۵۔ عَوْضُ. ۶۔ إِذْ.
۷۔ سَنَةٌ. ۸۔ أَیْنَ. ۹۔ قَبْلُ. ۱۰۔ إِذَا. ۱۱۔ اَنّٰی. ۱۲۔ حَیْثُ.

(ب) معنی کا خیال رکھتے ہوئے خالی جگہوں کو مناسب اسمِ ظرف سے پر کیجیے۔

۱۔ رَأَیْتُ الْهِلَالَ.....بَکْرٍ. ۲۔.....یَوْمُ الدِّیْنِ. ۳۔ اَلْعِلْمُ..... حَکِیْمٍ.
۴۔ مَا لَقِیْتُهُ.....یَوْمَیْنِ. ۵۔.....هُوَ. ۶۔ سَمِعْتُ ...... قُلْتَ.
۷۔ لَاأَکْذِبُ....... ۸۔ مَاضَرَبْتُهُ...... ۹۔ اَلْحُکْمُ.......الْأَدَبِ.
۱۰۔.......جِئْتَ. ۱۱۔ رَأَیْتُ الْفِیْلَ........ ۱۲۔......کِتَابُکَ.

الدرس العشرون

منصرف اور غیر منصرف کا بیان

اسمِ معرب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ منصرف ۲۔ غیر منصرف۔

جس اسمِ معرب کے آخر میں تنوین اور کسرہ آتے ہیں اُسے منصرف کہتے ہیں: جَاءَ زَیْدٌ، نَظَرْتُ اِلٰی زَیْدٍ. اور جس اسم معرب کے آخر میں تنوین اور کسرہ نہیں آتے اُسے غیر منصرف کہتے ہیں: جَاءَ أَحْمَدُ، نَظَرْتُ اِلٰی أَحْمَدَ.

درجِ ذیل اَسماء غیر منصرف ہوتے ہیں:

1. وہ جمع جو منتہی الجموع کے صیغے (۱۰) پر ہو اور اُس کے آخر میں ۃ نہ ہو: مَسَاجِدُ.
2. وہ اسم جس کے آخر میں الفِ مقصورہ یا الفِ ممدودہ ہو: صُغْرٰی، حَمْرَاءُ.
3. وہ اسمِ عدد جو فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر ہو: أُحَادُ، مَعْشَرُ.
4. وہ علَم جو دو اسموں کو (بغیر اضافت و اسناد کے) ملا کر بنایا گیا ہو یا فُعَلُ یا أَفْعَلُ کے وزن پر ہو: بَعْلَبَکُّ، عُمَرُ، أَحْمَدُ.
5. وہ علَم جس کے آخر میں ۃ یا الف نون زائد ہوں: طَلْحَةُ، عَائِشَةُ، عُثْمَانُ.
6. وہ مؤنث علَم یا عجمی علَم جو تین حروف سے زائد ہو: زَیْنَبُ، اِسْحٰقُ. یا تین حروف سے زائد تو نہ ہو مگر اُس کا درمیانی حرف متحرک ہو: سَقَرُ، شَتَرُ.
7. وہ صفت کا صیغہ جو أَفْعَلُ یا فَعْلَانُ کے وزن پر ہو: أَحْمَرُ، أَنْصَرُ، غَضْبَانُ.

تنبیہ:

غیر منصرف پر الف لام آجائے یا اُسے مضاف کر دیا جائے تو اِن دونوں صورتوں میں اُس پر کسرہ آسکتا ہے: مَرَرْتُ بِالْمَسَاجِدِ یا مَرَرْتُ بِمَسَاجِدِكُمْ.

تمرین (1)

س:1. معرب کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:2. منصرف اور غیر منصرف کسے کہتے ہیں؟ س:3. کس کس طرح کے اَسماء غیر منصرف ہوتے ہیں؟ س:4. کن صورتوں میں غیر منصرف پر کسرہ آسکتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. جمع کا صیغہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ 2. جس اسم کے آخر میں الف نون ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔ 3. اسمِ عدد غیر منصرف ہوتا ہے۔ 4. جس اسم کے آخر میں ۃ ہو وہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ 5. جو علم تین حروف سے زائد ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔ 6. غیر منصرف مضاف اِلیہ ہو تو اُس پر کسرہ آجائے گا۔

تمرین (3)

منصرف اور غیر منصرف اَسماء الگ الگ کیجیے۔

۱۔رِجَال. ۲۔دَرَاهِم. ۳۔عُلَمَاء. ۴۔ضَارِبَة. ۵۔خَضْرَاء.
۶۔أَسَاتِذَة. ۷۔عَشَرَة. ۸۔ثُلاث. ۹۔فَاطِمَة. ۱۰۔مُحَمَّد. ۱۱۔زُفَر.
۱۲۔نَاصِر. ۱۳۔عِمْرَان. ۱۴۔جِيْرَان. ۱۵۔عَطْشَان. ۱۶۔رُبَاع.
۱۷۔جَعْفَر. ۱۸۔مَسَاكِيْن. ۱۹۔يُوْسُف. ۲۰۔اِبْرَاهِيْم.

الدرس الحادي والعشرون

اسمِ مُعرَب اور اُس کا اِعراب

اسمِ معرب کے اِعراب تین ہوتے ہیں: ۱۔رفع ۲۔نصْب ۳۔جرّ.
یہ اِعراب کبھی حرکات کے ذریعہ ہوتے ہیں اور کبھی حروف کے ذریعہ، کبھی لفظی ہوتے ہیں اور کبھی تقدیری، اِس لحاظ سے اسمِ معرب کی 12 قسمیں ہیں:

۱،۲،۳۔مفرد منصرف صحیح، قائم مقام صحیح، جمع مکسّر منصرف:

اِن کی حالتِ رفعی ضمّہ سے حالتِ نصْبی فتحہ سے اور حالتِ جرّی کسرہ سے آتی ہے:

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
مفرد منصرف صحیح:	جَاءَ رَجُلٌ	رَأَيْتُ رَجُلًا	نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلٍ
قائم مقام صحیح :	جَـاءَ ظَـبْيٌ	رَأَيْتُ ظَـبْيًا	نَظَـرْتُ اِلٰى ظَـبْيٍ
جمع مکسر منصرف:	جَاءَ رِجَالٌ	رَأَيْتُ رِجَالًا	نَظَرْتُ اِلٰى رِجَالٍ

۴۔جمع مؤنث سالم:

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ سے اور حالتِ نصبی وجرّی کسرہ سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هٰذِهٖ كُرَّاسَاتٌ	رَأَيْتُ كُرَّاسَاتٍ	نَظَرْتُ اِلٰى كُرَّاسَاتٍ

۵۔غیر منصرف:

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ سے اور حالتِ نصبی وجری فتحہ سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ عُمَرُ	رَأَيْتُ عُمَرَ	نَظَرْتُ اِلٰى عُمَرَ

٦۔ اسمِ منقوص[11]:

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ سے، حالتِ نصبی فتحہ سے اور حالتِ جرّی کسرہ سے آتی ہے۔(اِس میں ضمہ اور کسرہ تقدیری ہوتے ہیں اور فتحہ لفظی ہوتا ہے):

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَ الْقَاضِيْ	رَأَيْتُ الْقَاضِيَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ

۷،۸۔اسمِ مقصور، مُضاف اِلَی الْیَاء (علاوہ جمع مذکر سالم):

اِن کی حالتِ رفعی ضمہ سے، حالتِ نصبی فتحہ سے اور حالتِ جرّی کسرہ سے آتی ہے۔(اِن دونوں میں یہ تینوں اعراب تقدیری ہوتے ہیں):

	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
اسمِ مقصور :	جَاءَ الْفَتٰى	رَأَيْتُ الْفَتٰى	نَظَرْتُ اِلَى الْفَتٰى
مضاف الی الیاء:	جَاءَ غُلَامِيْ	رَأَيْتُ غُلَامِيْ	نَظَرْتُ اِلٰى غُلَامِيْ

۹۔اَسمائے ستّہ (أَبٌ، أَخٌ، فَمٌ، حَمٌ، هَنٌ اور ذُوْ):

اِن کی حالتِ رفعی واؤ سے، حالتِ نصبی الف سے اور حالتِ جرّی یاء سے آتی ہے:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَ أَبُوْ زَيْدٍ	رَأَيْتُ أَبَا زَيْدٍ	نَظَرْتُ اِلٰى أَبِيْ زَيْدٍ

۱۰۔تثنیہ اور کِلَا، کِلْتَا، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ:

اِن کی حالتِ رفعی الف سے اور حالتِ نصبی وجرّی یاءِ ساکن ماقبل مفتوح سے آتی ہے:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَ رَجُلَانِ	رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ	نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلَيْنِ

۱۱۔**جمع مذکر سالم**، أُولُوْا اورعِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک دہائیاں:

اِن کی حالتِ رفعی واؤ ساکن ماقبل مضموم سے اورحالتِ نصبی وجرّی یاء ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالت جری
جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ	نَظَرْتُ اِلٰی مُسْلِمِیْنَ

۱۲۔**جمع مذکر سالم** (جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو):

اِس کی حالتِ رفعی واؤ سے اورحالتِ نصبی وجرّی یاء سے آتی ہے۔(اس میں واو تقدیری ہوتا ہے اور یاء لفظی ہوتی ہے):

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالت جری
جَاءَ مُسْلِمِيَّ	رَأَیْتُ مُسْلِمِيَّ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ

تنبیه 1:

اَسمائے ستہ،جمع مذکرسالم،تثنیہ اور ان کے ملحقات کا اِعراب بالحرف ہوتا ہے اور باقی تمام اَسماء کا اِعراب بالحرکۃ ہوتا ہے۔

تنبیه 2:

اسمِ مقصور اور مضاف الی الیاء کا تینوں حالتوں میں،اسمِ منقوص کا حالتِ رفعی اور جری میں اور جمع مذکر سالم (مضاف الی الیاء) کا حالتِ رفعی میں اِعراب تقدیری ہوتا ہے جبکہ اسمِ منقوص کا حالتِ نصبی میں اور جمع مذکر سالم (مضاف الی الیاء) کا حالتِ نصبی وجری میں اور باقی تمام اَسماء کا تینوں حالتوں میں اِعراب لفظی ہوتا ہے۔

تمرین (1)

س:1. اسم کے اِعراب کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟ س:2. اسمِ معرب کی اَقسام اور ہر ایک کا اِعراب مع اَمثلہ بیان کیجیے۔ س:3. کن کن اَسماء میں اِعراب بالحرکۃ ہوتا ہے؟ س:4. کن کن اسماء میں اعراب بالحرف ہوتا ہے؟ س:5. کن کن اَسماء میں اِعراب لفظی ہوتا ہے؟ س:6. کن کن اسماء میں اعراب تقدیری ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

1. اِعراب ہمیشہ ضمہ،فتحہ اور کسرہ سے آتا ہے۔ 2. اِعراب ہمیشہ لفظی ہوتا ہے۔ 3. اسمِ منقوص کا اِعراب تقدیری ہوتا ہے۔ 4. جمع مذکر سالم کا اِعراب تقدیری ہوتا ہے۔ 5. جمع مؤنث سالم کا اِعراب حالتِ نصبی میں تقدیری ہوتا ہے۔ 6. غیر منصرف کا اِعراب حالتِ جری میں تقدیری ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) مذکورہ اَسماء کا اِعراب بتائیں اور اِن کو تینوں حالتوں میں استعمال کیجیے۔

١۔ كِتَابٌ. ٢۔ اَلرَّاشِي. ٣۔ أَوْلَادٌ. ٤۔ مُؤْمِنَاتٌ. ٥۔ تَلامِيْذُ. ٦۔ أَخُوكَ. ٧۔ غُلامَانِ. ٨۔ مُؤْمِنُوْنَ. ٩۔ اَلْعَصٰى. ١٠۔ وَلَدِيْ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں اِعراب کی غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

١۔ بِعْتُ كُرَّاسَاتً. ٢۔ ذَهَبَ الطُّلَّابِ. ٣۔ رَأَيْتُ وَلَدَانِ. ٤۔ نَظَرْتُ اِلٰى اِسْمٰعِيْلٍ. ٥۔ اَلْقَاضِيُ مُنْصِفٌ. ٦۔ خَابَ الْكَافِرِيْنَ. ٧۔ رَأَيْتُ مُسْلِمُوْنَ. ٨۔ قَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ. ٩۔ اَلْمُسْلِمُ اَخِي الْمُسْلِمِ. ١٠۔ دَوَاءُ الذُّنُوْبِ الْاِسْتِغْفَارَ. ١١۔ زَكَاةُ الْجَسَدَ الصَّوْمِ. ١٢۔ شَرِبْتُ مَاءُ زَمْزَمٍ.

الدرس الثاني والعشرون

نواصِب وجوازِمِ مضارع کا بیان

1. نواصب مضارع:

چار حروف (أَنْ، لَنْ، كَيْ، اِذَنْ) کو نواصبِ مضارع کہتے ہیں، یہ چاروں حروف مضارع کو نصب دیتے ہیں۔یعنی مضارع کے پانچ مضموم صیغوں کو فتحہ دیتے ہیں اور سات صیغوں سے نونِ اِعرابی کو گرا دیتے ہیں: لَنْ أَذْهَبَ.

اِن کی تفصیل یہ ہے:

۱۔أَنْ (کہ): أُرِيْدُ أَنْ أَذْهَبَ. اِسے أَنْ نَاصِبَه اور أَنْ مَصْدَرِيَّه بھی کہتے ہیں۔

۲۔لَنْ (ہرگز نہیں): لَنْ يَّضْرِبَ. ۳۔كَيْ (تا کہ): أَدْرُسُ كَيْ أَفْهَمَ الْقُرْآنَ.

۴۔اِذَنْ (تب): أَسْلِمْ اِذَنْ تَنْجُوَ.

2. جوازِم مضارع:

پانچ حروف (لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی اور اِنْ شرطیّہ) کو جوازِمِ مضارع کہتے ہیں، یہ پانچوں حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں۔یعنی مضارع کے پانچ مضموم صیغوں سے ضمّہ کو گرا دیتے ہیں جبکہ اِن کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو ورنہ حرفِ علت کو گرا دیتے ہیں اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی کو گرا دیتے ہیں۔

اِن کی تفصیل یہ ہے:

۱۔لَمْ (نہیں): لَمْ يَأْكُلْ، لَمْ يَدْعُ. ۲۔لَمَّا (ابھی تک نہیں): لَمَّا يقُلْ، لَمَّا يَرْمِ.

۳۔لِ (چاہیے کہ): لِيَنْصُرْ، لِيَرْمِ. ۴۔لَا (نہ، نہیں): لَا تَشْرَبْ، لَا تَنْسَ.

۵۔اِنْ (اگر): اِنْ تَجْتَهِدْ تَنْجَ.

تنبیہ:

جس مضارع پرکوئی ناصب یا جازم نہ ہو وہ مرفوع ہوتا ہے یعنی اُس کے پانچ صیغوں میں ضمہ اور سات صیغوں میں نونِ اِعرابی آتا ہے۔

جمع مؤنث کے صیغے چونکہ مبنی ہوتے ہیں اس لیے لفظی طور پر اُن میں کسی ناصب یا جازم کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

تمرین (1)

س:1. نواصبِ مضارع کتنے اور کون کونسے ہیں اور یہ کیا عمل کرتے ہیں؟

س:2. جوازِمِ مضارع کتنے اور کون کونسے ہیں اور یہ کیا عمل کرتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. ناصب وجازم دونوں مضارع کے آخر سے نون کو گرا دیتے ہیں۔ 2. جس مضارع پر ناصب یا جازم نہ ہو وہ منصوب ہوتا ہے۔

تمرین (3)

درجِ ذیل اَفعال کے شروع میں ناصب اور جازم داخل کرکے اُن کو عمل دیجیے۔

١۔تَذْبَحُوْنَ. ٢۔يَهْدِيْ. ٣۔يَغْفِرُ. ٤۔تَنْجُوْ. ٥۔تَصُوْمَانِ.

٦۔يَأْكُلُ. ٧۔يَأْتِيْ. ٨۔تَنْظُرِيْنَ. ٩۔تَنَالُوْنَ. ١٠۔يَنْهٰى.

١١۔أَبْرَحُ. ١٢۔نُؤْمِنُ. ١٣۔يُعْطِيْ. ١٤۔يَجْعَلُوْنَ. ١٥۔يُكْرِمُ.

١٦۔تَنْصُرِيْنَ. ١٧۔يَرٰى. ١٨۔يَتْلُوْ. ١٩۔يَضْرِبْنَ. ٢٠۔يُصَلِّيْ.

٢١۔تَمْشِيْ. ٢٢۔أَنْظُرُ. ٢٣۔تَكْتُبِيْنَ. ٢٤۔نَقُوْلُ. ٢٥۔يَرْضٰى.

الدرس الثالث والعشرون

فعلِ مضارع کا اِعراب

فعلِ مضارع کے اِعراب بھی تین ہیں: ۱۔رفع ۲۔نصْب ۳۔جزْم، یہ اعراب بھی مختلف طریقوں سے آتے ہیں اِس لحاظ سے مضارع معرب کی چار قسمیں ہیں:

1. **صحیح**: (وہ مضارع جس کے آخر میں حرفِ علت اور نونِ اعرابی نہ ہو)

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ سے، حالتِ نصبی فتحہ سے اور حالتِ جزمی سکون سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَنْصُرُ	لَنْ يَنْصُرَ	لَمْ يَنْصُرْ

2. **ناقصِ واوی یا یائی**: (وہ مضارع جس کے آخر میں واؤ یا یاء ہو اور نونِ اعرابی نہ ہو)

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ تقدیری سے، حالتِ نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جزمی حذْفِ آخر سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَدْعُوْ، يَرْمِيْ	لَنْ يَدْعُوَ، لَنْ يَرْمِيَ	لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَرْمِ

3. **ناقصِ الفی**: (وہ مضارع جس کے آخر میں الف ہو اور نونِ اعرابی نہ ہو)

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ تقدیری سے، حالتِ نصبی فتحہ تقدیری سے اور حالتِ جزمی حذْفِ آخر سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَرْضٰى	لَنْ يَرْضٰى	لَمْ يَرْضَ

4. **مضارع بانونِ اِعرابی:** (وہ مضارع جس کے آخر میں نونِ اعرابی ہو)

اِس کی حالتِ رفعی ثبوتِ نون سے اور حالتِ نصبی و جزمی حذفِ نون سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَنْصُرَانِ، يَنْصُرُوْنَ	لَنْ يَنْصُرَا، لَنْ يَنْصُرُوْا	لَمْ يَنْصُرَا، لَمْ يَنْصُرُوْا

تمرین (1)

س:1. فعلِ مضارع کے اِعراب کتنے اور کون کونسے ہیں؟ س:2. اعراب کے اعتبار سے فعلِ مضارع کی قسمیں اور ہر ایک کا اِعراب مع اَمثِلہ بیان کیجیے۔

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. صحیح وہ مضارع ہے جس کے آخر میں نونِ اِعرابی نہ ہو۔ 2. جس فعل مضارع کے آخر میں نون ہو اُسے بانونِ اِعرابی کہتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) مذکورہ اَفعال کا اِعراب بتائیں نیز ان پر ناصب اور جازم لا کر اُن کو عمل دیں۔

١۔تَعْقِلُوْنَ. ٢۔يَرْمِيْ. ٣۔يَظْهَرُ. ٤۔تَعْفُوْ. ٥۔تَقُوْلَانِ. ٦۔يَعْنِيْ. ٧۔تَفْرَحِيْنَ. ٨۔يُدْعٰى. ٩۔تَبْلَعِيْنَ. ١٠۔تَرْضٰى. ١١۔تَدْعُوْ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

١۔لَمَّا يَقْضِيْ. ٢۔لَنْ يَجْرِيْ. ٣۔لَمْ يَتَعَلَّمُ. ٤۔لَمْ يَتَجَلّٰى. ٥۔لَمَّا يَجْلِسَانِ. ٦۔لَنْ أَسْمَعُ. ٧۔اِذَنْ يَقُوْلُوْنَ. ٨۔لَمْ تَصُوْمِيْنَ. ٩۔لَمْ يَعْفُوْ. ١٠۔كَيْ يَفْهَمَانِ. ١١۔لَنْ تَلُوْمِيْنَ. ١٢۔لَنْ يَرْمِيْ.

الدرس الرابع والعشرون

حُروفِ مُشَبَّہ بالفعل کا بیان

چھ حُروف کو حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں: ١۔اِنَّ(بیشک) ٢۔اَنَّ(کہ) ٣۔کَأَنَّ(گویا کہ) ٤۔لٰکِنَّ(لیکن) ٥۔لَیْتَ(کاش) ٦۔لَعَلَّ(شاید).

قواعد وفوائد:

1. یہ حُروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، مبتدا کو اِن کا اسم اور خبر کو اِن کی خبر کہتے ہیں: اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ.

2. حروفِ مشبّہ بالفعل کی خبر اگر مفرد ہو یعنی جملہ نہ ہو تو اُس کا واحد، تثنیہ یا جمع ہونے میں اور مذکر یا مؤنث ہونے میں اِن کے اسم کے مطابق ہونا ضروری ہے: اِنَّ بَكْرًا شَاعِرٌ، اِنَّ هِنْدًا شَاعِرَةٌ، اِنَّ الْوَلَدَيْنِ لَاعِبَانِ، اِنَّ الْبِنْتَيْنِ نَائِمَتَانِ.

3. اِن کی خبر اگر جملہ ہو تو اُس میں اسم کے مطابق ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ، اِنَّ الْبُسْتَانَ أَزْهَارُهُ جَمِيْلَةٌ.

4. اِن کی خبر اگر جار مجرور ہو تو اُسے ایسے فعل یا شبہ فعل محذوف کے متعلّق کریں گے جو واحد تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں اِن کے اسم کے مطابق ہو: اِنَّ زَيْدًا (ثَابِتٌ) فِي الدَّارِ، اِنَّ هِنْدًا (ثَابِتَةٌ) فِي الدَّارِ.

5. اِن کا اسم اور خبر موصوف یا مضاف بھی ہوتا ہے: اِنَّ الْوَلَدَ الصَّغِيْرَ نَائِمٌ، اِنَّ غُلَامَ زَيْدٍ عَالِمٌ، اِنَّ زَيْدًا رَجُلٌ صَالِحٌ، اِنَّ بَكْرًا غُلَامُ خَالِدٍ.

6. کبھی اِن حروف کے ساتھ لفظ مَا آجاتا ہے جو اِن کو عمل سے روک دیتا ہے اور اِس صورت میں یہ فعل پر بھی آسکتے ہیں: اِنَّمَا جَاءَ خَالِدٌ. اِسے مَا كَافَّة کہتے ہیں۔

تمرین (1)

س:1. حروفِ مشبہ بالفعل کتنے اور کونسے ہیں اور یہ کیا عمل کرتے ہیں؟

س:2. اِن حروف کی خبر مفرد ہو یا جملہ ہو تو کیا حکم ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. حُروفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ 2. اِن حُروف کی خبر ہمیشہ اِن کے اسم کے مطابق ہوتی ہے۔ 3. حروفِ مشبّہ بالفعل کسی بھی صورت میں فعل پر نہیں آسکتے۔ 4. اِن حروف کی خبر اگر جار مجرور ہو تو اُسے ثَابِتٌ محذوف کے متعلق کریں گے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں پر مناسب حرفِ مشبہ بالفعل لگا کر اُسے عمل دیجیے۔

١۔اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ. ٢۔اَللّٰهُ قَدِيْرٌ. ٣۔لِلْبِئْرِ دَلْوٌ. ٤۔زَيْدٌ أَسَدٌ.

٥۔اَلْمُسْلِمُوْنَ جَالِسُوْنَ. ٦۔الْأُسْتَاذُ أَبٌ. ٧۔فِي الْجَامِعَةِ مُعَلِّمُوْنَ.

٨۔اَلْمُفْتِيْ مَوْجُوْدٌ. ٩۔اَلْوَلَدَانِ مُتَعَلِّمَانِ. ١٠۔اَلْمُسْلِمَاتُ قَانِتَاتٌ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

١۔اِنَّ أَخُوْ زَيْدٍ عَالِمٌ. ٢۔اِنَّ زَيْدًا أَبَاهُ عَالِمٌ. ٣۔اِنَّ فِي الدَّارِ رَجُلٌ.

٤۔اِنَّ الرَّجُلَيْنِ مَوْجُوْدٌ. ٥۔اِنَّ الْمِيْزَانُ حَقٌّ. ٦۔اِنَّمَا زَيْدًا صَالِحٌ.

٧۔اِنَّ الْخَمْرُ حَرَامٌ. ٨۔أُعْلِنَ أَنَّ الْمُسْلِمُوْنَ فَائِزِيْنَ.

الدرس الخامس والعشرون

اِنَّ اور أَنَّ پڑھنے کے مقامات

اِنَّ اور أَنَّ کے مقامات مختلف ہیں کہیں اِنَّ اور کہیں أَنَّ پڑھا جاتا ہے۔

درجِ ذیل مقامات پر اِنَّ (بکسرالھمزۃ) پڑھا جائے گا:

(الف) جملے کے شروع میں: اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

(ب) قول یا اِس سے مشتق لفظ کے بعد: یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ.

(ج) اسم موصول کے بعد: مَا جَاءَ الَّذِيْ إِنَّهُ ذَهَبَ.

(د) عَلِمَ، شَهِدَ یا اِن سے مشتق لفظ کے بعد جبکہ خبر پر لام ہو: أَعْلَمُ اِنَّهُ لَعَالِمٌ.

(ہ) جوابِ قسم کے شروع میں: وَاللّٰهِ إِنَّکَ جَوَادٌ.

(و) حرفِ تنبیہ اور حَیْثُ کے بعد: أَلَا اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ، جَلَسْتُ حَيْثُ إِنَّ الْعَالِمَ جَالِسٌ.

درجِ ذیل مقامات پر أَنَّ (بالفتح) پڑھا جائے گا:

(الف) جب یہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر فاعل، نائب فاعل، مفعول، مبتدا یا مضاف الیہ بنے: بَلَغَنِي أَنَّ زَيْدًا عَالِمٌ، أُعْلِنَ أَنَّ خَالِدًا نَاجِحٌ، كَرِهْتُ أَنَّهُ جَاهِلٌ، عِنْدِيْ أَنَّهُ عَالِمٌ، عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ أَنَّکَ قَائِمٌ.

(ب) عَلِمَ، شَهِدَ اور اِن سے مشتق لفظ کے بعد جبکہ خبر پر لام نہ ہو: أَشْهَدُ أَنَّ بَكْرًا عَالِمٌ.

(ج) حرفِ جر کے بعد: أَكْرَمْتُهُ لِأَنَّهُ عَالِمٌ.

تمرین (1)

س:1. کہاں کہاں پر اِنَّ پڑھا جائے گا؟ س:2. کون کونسی جگہوں میں أَنَّ پڑھا جائے گا؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جملے کے شروع میں أَنَّ آتا ہے۔ 2. عَلِمَ، شَهِدَ کے بعد ہمیشہ اِنَّ آتا ہے۔

3. حرفِ تنبیہ اور جر کے بعد اِنَّ آتا ہے۔ 4. جوابِ قسم کے شروع میں أَنَّ آتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) خالی جگہوں کو اِنَّ اور اَنَّ سے پر کیجیے۔

١۔ ......اللّٰهَ رَحِيْمٌ. ٢۔ يَقُوْلُ......هَا بَقَرَةٌ. ٣۔ كَرِهْتُ......هُ جَاهِلٌ. ٤۔ أَعْلَمُ......كَ عَالِمٌ. ٥۔ عِنْدِيْ......هُ عَالِمٌ. ٦۔ قَامَ الْوَلَدُ حَيْثُ ......الْوَالِدَ قَائِمٌ. ٧۔ وَاللّٰهِ......مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. ٨۔ بَلَغَنِيْ......زَيْدًا عَالِمٌ. ٩۔ أُعْلِنَ......خَالِدًا نَاجِحٌ. ١٠۔ مَا رَأَيْتُ الَّذِيْ ......هُ فِي الْمَسْجِدِ. ١١۔ أَلَا......زَيْدًا عَالِمٌ. ١٢۔ أَعْلَمُ......زيدًا لَشَاعِرٌ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں اِنَّ اور اَنَّ کی غلطی ہو تو اُس کی وجہ بیان کیجیے۔

١۔ أَنَّ الْاِحْسَانَ يَقْطَعُ اللِسَانَ. ٢۔ أَكْرَمَنِي الَّذِيْ أَنَّهُ عَالِمٌ. ٣۔ سَرَّنِيْ اِنَّ زَيْدًا مُعَلِّمٌ. ٤۔ قَالَ اَنَّ الصِدْقَ يُنْجِيْ. ٥۔ عَلِمْتُ اِنَّ الْغِيْبَةَ حَرَامٌ. ٦۔ وَاللّٰهِ أَنَّ يَوْمَ الدِّيْنِ لَوَاقِعٌ. ٧۔ عَجِبْتُ مِنْ اِنَّ زَيْدًا شَاعِرٌ.

الدرس السادس والعشرون

لائے نَفْیِ جِنْس کا بیان

جو لَا کسی چیز کے تمام اَفراد سے حُکْم کی نفی کرے اُسے لائے نَفْیِ جِنْس کہتے ہیں: لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ، لَا رَجُلَ قَائِمٌ.

قواعد وفوائد:

1. لائے نفی جنس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، اِس کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو اِس کا اسم اور خبر کو اِس کی خبر کہتے ہیں۔

2. لائے نفی جنس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے۔اور اس کے اسم کی تین صورتیں ہیں:

۱۔مضاف ہو۔ ۲۔مشابہ مضاف ہو۔[۱۲] ۳۔مفرد نکرہ ہو۔

پہلی دونوں صورتوں میں یہ منصوب ہوتا ہے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ قَائِمٌ، لَا طَالِعًا جَبَلًا قَائِمٌ. اور تیسری صورت میں یہ مبنی علی الفتح ہوتا ہے: لَا رَجُلَ قَائِمٌ.

3. لائے نفی جنس کی خبر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں اُس کا اسم کے مطابق ہونا ضروری ہے: لَا رَجُلَ مَوْجُوْدٌ، لَا اِمْرَأَةَ قَائِمَةٌ.

4. لائے نفی جنس کی خبر جملہ ہو تو اُس میں اسم کے مطابق ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے: لَا اِنْسَانَ يَمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ، لَا وَلِيَّ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ نَبِيٍّ.

5. لائے نفی جنس کی خبر جار مجرور بھی ہوتی ہے: لَا رَيْبَ فِيْهِ.

تمرین (1)

س:1. لائے نفی جنس اور اِس کا اسم اور خبر کسے کہتے ہیں؟ س:2. لائے نفی جنس کا اسم کب منصوب اور کب مبنی ہوتا ہے؟ س:3. لائے نفی جنس کی خبر کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:4. لائے نفی جنس کی خبر مفرد ہو تو کن چیزوں میں اُس کا اسم کے مطابق ہونا ضروری ہے؟ اور جملہ ہو تو اُس میں کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جو لَا کسی چیز کے تمام اَفراد کی نفی کرے اُسے لائے نفیِ جنس کہتے ہیں۔
2. لائے نفی جنس کا اسم ہمیشہ منصوب اور اُس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے۔
3. لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ 4. لائے نفی جنس کی خبر جملہ ہو تو اُس کا اسم کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل مرکبات پر لائے نفی جنس داخل کر کے اُسے عمل دیجیے۔

١۔سُرُوْرٌ دَائِمٌ. ٢۔سَارِقٌ مَالًا مَوْجُوْدٌ. ٣۔لَهْوٌ مُفِيْدٌ. ٤۔طَالِعٌ جَبَلًا مَوْجُوْدٌ. ٥۔غُلَامُ رَجُلٍ شَاعِرٌ. ٦۔شَجَرٌ مُثْمِرٌ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

١۔لَا رَجُلٌ جَالِسٌ. ٢۔لَا حَسَنٌ وَجْهًا مَوْجُوْدٌ. ٣۔لَا طِفْلٌ نَائِمٌ.
٤۔لَا حَكِيْمًا اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ. ٥۔لَا غُلَامُ رَجُلٍ قَائِمًا. ٦۔لَا ضَرَرًا فِي الْاِسْلَامِ. ٧۔لَا طَالِبًا مَالًا شَبْعَانَ.

الدرس السابع والعشرون

اَفعالِ ناقِصہ کابَیان

درجِ ذیل سترہ اَفعال کو اَفعالِ ناقِصہ کہتے ہیں:

كَـانَ، صَـارَ، ظَـلَّ، بَـاتَ، أَصْبَـحَ، أَضْحٰى، أَمْسٰى، عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ، مَازَالَ، مَاانْفَكَّ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَادَامَ، لَيْسَ.

قواعد وفوائد:

1. اَفعالِ ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، مبتدا کو اِن کا اسم اور خبر کو اِن کی خبر کہتے ہیں: كَانَ النَبِيُّ رَحِيْمًا.

2. اَفعالِ ناقصہ کے اسم اور خبر کا حکم واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیرو تانیث میں وہی ہے جو مبتدا اور خبر کا ہے: صَـارَ بَـكْرٌ عَالِمًا، لَيْسَتِ الْحَيَاةُ دَائِمَةً، كَانَ زَيْدٌ يُعِيْنُ الضُّعَفَاءَ، كَانَ نَاصِرٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ، لَيْسَ خَالِدٌ فِي الدَّارِ.

3. اَفعالِ ناقصہ کی خبر اِن کے اسم سے پہلے آسکتی ہے: مَـازَالَ قَـائِـمًـا زَيْدٌ. اور اگر فعلِ ناقص کے شروع میں مَا نہ ہو تو خبر فعلِ ناقص سے پہلے بھی آسکتی ہے: قَائِمًا كَانَ زَيْدٌ.

4. فعلِ ناقص کے بعد ایسا اسم ہو جو اُس کا اسم بن سکتا ہو تو وہی اُس کا اسم بنے گا ورنہ فعل میں موجود ضمیر اُس کا اسم بنے گا: صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا وَكَانَ فَقِيْرًا.

افعالِ ناقصہ کا استِعمال:

کَانَ (تھا، ہے، ہوگیا): کَانَ الشَّجَرُ مُثْمِرًا.

صَارَ (ہوگیا): صَارَ الْمَاءُ بَارِدًا.

ظَلَّ (ہوگیا، دن کے وقت ہوا): ظَلَّ الْعَالِمُ مُسَافِرًا.

بَاتَ (ہوگیا، رات کے وقت ہوا): بَاتَ الحَزِيْنُ فَرِحًا.

أَصْبَحَ (ہوگیا، صبح کے وقت ہوا): أَصْبَحَ الْمَاءُ بَارِدًا.

أَضْحٰى (ہوگیا، چاشت کے وقت ہوا): أَضْحَى الْمَاءُ حَارًّا.

أَمْسٰى (ہوگیا، شام کے وقت ہوا): أَمْسَى بَكْرٌ مُقِيْمًا.

عَادَ تا رَاحَ (ہوگیا): عَادَ زَيْدٌ غَنِيًّا.

مَازَالَ تا مَافَتِئَ (استمرار کے لیے): مَازَالَ الْمَرِيْضُ بَاكِيًا.

مَادَامَ (جب تک): أَطِعْ أَبَاكَ مَادَامَ حَيًّا.

لَيْسَ (نہیں ہے): لَيْسَ الْمُتَكَبِّرُ نَاجِحًا.

تنبیہ:

لَیْسَ کی خبر پر باء آجائے تو خبر لفظاً مجرور ہوجائے گی: لَيْسَ زَيْدٌ بِعَالِمٍ.

تمرین (1)

س:1. افعالِ ناقصہ کتنے اور کون کونسے ہیں اور اِن کا اسم اور خبر کسے کہتے ہیں؟ س:2. فعلِ ناقص کی خبر فعلِ ناقص سے پہلے یا اُس کے اسم سے پہلے آسکتی ہے یا نہیں؟ س:3. کس صورت میں لَیْسَ کی خبر لفظاً مجرور ہوجاتی ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. فعل ناقص اپنے اسم کو نصب اور اپنی خبر کو رفع دیتا ہے۔ 2. افعالِ ناقصہ کی خبر افعالِ ناقصہ سے پہلے بھی آسکتی ہے۔ 3. افعالِ ناقصہ کی خبر پر باء آسکتی ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں پر مناسب فعلِ ناقص لگا کر اُسے عمل دیجیے۔

١۔اَلْبَقَرَةُ صَفْرَاءُ. ٢۔اَلطِفْلانِ نَائِمَانِ فِي الْمَهْدِ. ٣۔أَخُوْکَ صَدِيْقِي.
٤۔عَدُوِّي صَدِيْقِي. ٥۔اَلْمُعَلِّمَاتُ جَالِسَاتٌ. ٦۔اَلْمُسْلِمُوْنَ قَائِمُوْنَ.
٧۔اَللَبَنُ حَارٌّ. ٨۔اَلأَشْجَارُ مُثْمِرَةٌ. ٩۔وَجْهُهُ مُسْوَدٌّ. ١٠۔هٰذَا زَاهِدٌ.
١١۔اَلنِّسَاءُ صَالِحَاتٌ. ١٢۔دَاوٗدُ أَعْبَدُ الْبَشَرِ. ١٣۔زَيْدٌ أَبُوْکَ.

(الف) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

١۔کَانَ الْوَلَدُ ذَکِيٌّ. ٢۔يَکُوْنُ الْکَسْلَانَ مَحْرُوْمٌ. ٣۔صَارَ الْقَاضِيَ فَرِحًا. ٤۔کَانَتِ الْبَنَاتُ عَالِمَاتٌ. ٥۔سَوْفَ يَصِيْرُ الطَلَبَةَ عَالِمُوْنَ.
٦۔فَقِيْرًا کَانَ زَيْدًا. ٧۔حَرِيْصًا مَازَالَ الْفَقِيْرُ. ٨۔کَانَ بَکْرٌ بِغَنِيٍّ.
٩۔مَاانْفَکَّ الْوَلَدَيْنِ مُتَعَلِّمَانِ. ١٠۔کَانَ الْمُؤْمِنِيْنَ مُفْلِحُوْنَ.

الدرس الثامن والعشرون

مَا اور لَا مُشابہ بِلَیْسَ کا بیان

یہ دوحروف (مَا اور لَا) جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، مبتدا کو مَا یا لَا کا اسم اور خبر کو مَا یا لَا کی خبر کہتے ہیں: مَا زَیْدٌ جَاهِلًا، لَا حَجَرٌ لَیِّنًا.

قواعد وفوائد:

1. مَا اور لَا کے اسم اور خبر کا وہی حکم ہے جو مبتدا اور خبر کا ہے: مَاخَالِدٌ غَبِیًّا، لَا اِبْنَةٌ قَائِمَةً، مَا الْكَسْلَانُ هُوَ فَائِزٌ، لَا مَرْأَةٌ تَحْكُمُ عَلَى الْمُسْلِمِیْنَ.

2. لَا صرف نکرہ میں عمل کرتا ہے معرفہ میں نہیں کرتا اور مَا نکرہ اور معرفہ دونوں میں عمل کرتا ہے: لَا شَجَرٌ مُثْمِرًا، مَا خَالِدٌ شَاعِرًا، مَا رَجُلٌ قَائِمًا.

3. لَیْسَ کی خبر کی طرح مَا کی خبر پر بھی باء آجاتی ہے: مَا أَحَدٌ بِغَائِبٍ. لَا کی خبر پر باء نہیں آسکتی۔

4. اِنْ بھی مَا کی طرح استعمال ہوتا ہے: اِنْ زَیْدٌ قَائِمًا.

5. درج ذیل صورتوں میں مَا اور لَا کوئی عمل نہیں کرتے لہٰذا مبتدا اور خبر دونوں اپنی حالت پر مرفوع رہتے ہیں:

ا۔خبر، اسم سے پہلے آجائے: مَا قَائِمٌ زَیْدٌ.

۲۔خبر سے پہلے اِلَّا آجائے: مَا بَكْرٌ اِلَّا شَاعِرٌ.

۳۔مَا کے بعد اِنْ آجائے: مَا اِنْ خَالِدٌ عَالِمٌ.

تمرین (1)

س:1. مَا اور لَا مشابہ بِلَیْسَ کیا عمل کرتے ہیں؟ س:2. مَا اور لَا کے اسم اور خبر کا کیا حکم ہے؟ س:3. کن صورتوں میں مَا اور لَا عمل نہیں کرتے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. مَا اور لَا اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ 2. مَا اور لَا کے اسم اور خبر کا وہی حکم ہے جو فعل اور فاعل کا ہے۔ 3. اِن کا اسم اِن کی خبر سے پہلے آجائے تو یہ کوئی عمل نہیں کریں گے۔ 4. مَا صرف معرفہ میں عمل کرتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل مرکبات پر مَا، لَا یا اِنْ داخل کر کے اُن کو عمل دیجیے۔

۱۔اَلْقَلَمُ جَيِّدٌ. ۲۔وَلَدَانِ جَالِسَانِ. ۳۔أَشْجَارٌ طَوِيْلَةٌ. ۴۔رَجُلَانِ شَاعِرَانِ. ۵۔أَنَا أَخُوْهُ. ۶۔مُؤْمِنَاتٌ قَائِمَاتٌ. ۷۔خَالِدٌ صَدِيْقِيُ. ۸۔هٰذَا بَشَرٌ. ۹۔اَلْقَاضِيُ حَاضِرٌ. ۱۰۔اَلرِجَالُ قَائِمُوْنَ. ۱۱۔اَلْمَسْجِدُ فَسِيْحٌ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔مَا خَالِدٌ شَاعِرٌ. ۲۔لَا زَيْدٌ عَالِمًا. ۳۔مَا الْمُفْتِيُ بِحَاضِرٍ الْيَوْمَ.
۴۔اِنْ أَنْتُمْ اِلَّا كَاذِبِيْنَ. ۵۔لَا رَجُلَانِ قَائِمًا. ۶۔مَا اِنْ صَادِقٌ نَادِمًا.
۷۔مَا الْكَافِرُوْنَ نَاجِحُوْنَ. ۸۔مَا هُمْ بِمُؤْمِنُوْنَ. ۹۔مَا لَهٗ نَصِيْرًا.
۱۰۔مَا الْحَيَاةُ اِلَّا فَانِيَةً. ۱۱۔اِنْ فَاطِمَةُ جَالِسًا. ۱۲۔مَا بَكْرٌ أَبُوْكَ.

الدرس التاسع والعشرون

مفعول مطلق کا بیان

فعل کے اپنے یا اُس کے ہم معنی مصدر کو **مفعول مطلق** کہتے ہیں: ضَرَبْتُ ضَرْبًا، قَعَدْتُ جُلُوْسًا.

مفعول مطلق کی اقسام:

مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں: ا۔تاکیدی ۲۔نوعی ۳۔عددی۔

جو مفعول مطلق فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا مضاف ہو یا موصوف ہو وہ **مفعول مطلق نوعی** ہوتا ہے: جَلَسَ جِلْسَةً، ضَرَبْتُ ضَرْبَ زَيْدٍ، ضَرَبْتُ ضَرْبًا شَدِيْدًا.

جو مفعول مطلق فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا اِس کا تثنیہ ہو یا ایسا اسمِ عدد ہو جو مصدر کی طرف یا مَرّات کی طرف مضاف ہو وہ **مفعول مطلق عددی** ہوتا ہے: أَكَلْتُ أَكْلَةً، أَكَلْتُ أَكْلَتَيْنِ، أَكَلْتُ ثَلاثَ أَكَلاتٍ، جَاءَ زَيْدٌ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

اور جو مفعول مطلق اِن کے علاوہ ہو وہ **مفعول مطلق تاکیدی** ہوگا: نَصَرْتُ نَصْرًا.

قواعد وفوائد:

1. مفعول مطلق ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔
2. کبھی مفعول مطلق محذوف ہوتا ہے اور اُس کی صفت ذکر کردی جاتی ہے: اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا یعنی ذِكْرًا كَثِيْرًا.
3. بعض مفعول مطلق کے افعال ہمیشہ محذوف ہوتے ہیں: سَقْيًا یعنی سَقَاكَ اللّٰهُ سَقْيًا، حَمْدًا یعنی حَمِدْتُ اللّٰهَ حَمْدًا، شُكْرًا یعنی شَكَرْتُ شُكْرًا.

تمرین (1)

س:1. مفعول مطلق کسے کہتے ہیں اور مفعول مطلق کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:2. مفعول مطلق کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:3. مفعول مطلق نوعی کب ہوتا ہے؟ س:4. مفعول مطلق عددی کب ہوتا ہے؟ س:5. مفعول مطلق تاکیدی کب ہوتا ہے؟ س:6. وہ کونسے مفعول مطلق ہیں جن کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. مفعول مطلق ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ 2. جو مفعول مطلق موصوف ہو وہ مفعول مطلق عددی ہوتا ہے۔ 3. جو مفعول مطلق ایسا اسمِ عدد ہو جو مصدر کی طرف مضاف ہو وہ مفعول مطلق نوعی ہوتا ہے۔ 4. مفعول مطلق کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے۔

تمرین (3)

درجِ ذیل جملوں میں مفعول مطلق اور اُس کی قسم متعین کیجیے۔

۱۔ تَـدُوْرُ الشَـمْـسُ دَوْرَةً فِيْ يَوْمٍ. ۲۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا. ۳۔ وَثَبَ خَالِدٌ وُثُوْبَ الْأَسَدِ. ۴۔ ضَرَبْتُ الْحَيَّةَ ضَرْبَةً. ۵۔ جَلَسَ زَيْدٌ جِلْسَةَ الْأَمِيْرِ. ۶۔ أَدَّبَ الْأُسْتَاذُ التِلْمِيْذَ تَأْدِيْبًا. ۷۔ قَاتَلَ زَيْدٌ قِتَالًا. ۸۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا. ۹۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا. ۱۰۔ أَنْبَتَ اللّٰهُ نَبَاتًا. ۱۱۔ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ سَبْعَ قِرَاءَاتٍ.

الدرس الثلاثون

مفعول بہ کا بیان

جس اسم پر کوئی فعل واقع ہو اُسے مفعول بہ کہتے ہیں، مفعول بہ بھی ہمیشہ منصوب ہوتا ہے: نَصَرْتُ ضَعِيفًا، أَعْطَيْتُ الْفَقِيرَ دِرْهَمًا.

قواعد وفوائد:

1. ایک فعل کے دو یا تین مفعول بہ بھی ہوتے ہیں: أَعْطَيْتُ زَيْدًا قَلَمًا، أَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا.

ایسا فعل مجہول ہو تو اس کا پہلا مفعول نائب فاعل اور باقی مفعول بہ ہونگے: أُعْطِيَ زَيْدٌ قَلَمًا، أُعْلِمَ زَيْدٌ بَكْرًا فَاضِلًا.

2. عام طور پر مفعول بہ فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے: نَصَرَ زَيْدٌ عَمْرًا اور کبھی ان سے پہلے بھی آجاتا ہے: نَصَرَ عَمْرًا زَيْدٌ، عَمْرًا نَصَرَ زَيْدٌ.

3. مفعول بہ، موصوف یا مضاف بھی ہوتا ہے: سَلُوا اللّٰهَ عِلْمًا نَافِعًا، رَأَيْتُ غُلَامَ زَيْدٍ.

4. قرینہ ہو تو مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کوئی پوچھے: مَنْ رَأَيْتَ؟ اور جواب میں کہا جائے: زَيْدًا تو مطلب ہوگا: رَأَيْتُ زَيْدًا.

تمرين (1)

س:1. مفعول بہ کسے کہتے ہیں اور اِس کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:2. ایک فعل کے کتنے مفعول بہ ہوسکتے ہیں؟ س:3. کیا مفعول بہ فاعل یا فعل سے پہلے آتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. مفعول بہ مرفوع ہوتا ہے۔ 2. ایک فعل کے تین یا چار مفعول بہ بھی ہو سکتے ہیں۔ 3. مفعول بہ ہمیشہ فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے۔

تمرین (3)

درجِ ذیل جملوں میں مفعول بہ کی پہچان کیجیے۔

١۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ. ٢۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ عِلْمًا نَافِعًا. ٣۔ رُمَّانًا أَكَلَ بَكْرٌ.

٤۔ أَنَا أَحْتَرِمُ الْمُسْلِمِيْنَ. ٥۔ رَاٰی فِيْلًا وَلَدٌ. ٦۔ دَعَا أَبِيْ أَخِيْ.

٧۔ أَكَلَ الْكُمَّثْرٰی مُوْسٰی. ٨۔ اِتَّقُوا اللّٰهَ. ٩۔ أَعْطٰی زَيْدٌ فَقِيْرًا رُوْبِيَةً.

١٠۔ لَقِيْنَا الْأُسْتَاذَ. ١١۔ أَكْرَمْتُ أَخَا زَيْدٍ. ١٢۔ رَأَيْتُ نَهْرَيْنِ فِي الْحَدِيْقَةِ.

١٣۔ أُحِبُّ رَبِّيْ. ١٤۔ اِشْتَرَيْتُ كُرَّاسَاتٍ. ١٥۔ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ.

١٦۔ اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ.

اسمائے افعال

هَيْهَاتَ (دور ہوا) سَرْعَانَ (جلدی کی) شَتَّانَ (جدا ہوا) نَزَالِ (اتر) رُوَيْدَ (مہلت دے) بَلْهَ (چھوڑ) حَيَّهَلَ، هَلُمَّ، هَيْتَ لَكَ (آ) هَيَّا (جلدی کر) عَلَيْكَ (لازم پکڑ) أَمَامَكَ (آگے بڑھ) وَرَاءَكَ (پیچھے ہو) اِلَيْكَ (ہٹ) اِلَيْكَ عَنِّيْ (مجھ سے دور ہوجا) اِلَيْكَ الْكِتَابَ (کتاب پکڑ) دُوْنَكَ (پکڑ) عَلَيَّ بِهٖ (اُسے لا) قَطُّ (رک جا) هَاتِ (لا) صَهْ (ابھی چپ رہ) صَهٍ (کبھی چپ رہ) مَهْ (ابھی چھوڑ) مَهٍ (کبھی چھوڑ) هَا (پکڑ) أُوْه، آهْ (اظہار تکلیف کیلئے) وَاهُ، وَاهًا، وَيْ (اظہار تعجب کیلئے) بَخْ (اظہار پسندیدگی کیلئے) أُفِّ (اظہار بیزاری کیلئے) اٰمِيْنَ (قبول کر)۔

الدرس الحادي والثلاثون

مفعول فیہ کا بیان

جس جگہ یا وقت میں فعل واقع ہوا ُسے **مفعول فیہ** کہتے ہیں: دَخَلْتُ فِي الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. مفعول فیہ کو **ظرف** بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ:

ظرف سے پہلے حرفِ جر فِيْ لفظًا موجود ہو تو ظرف مجرور ہوگا اور اس کو **مفعول فیہ** نہیں کہتے اور حرفِ جر محذوف ہو تو ظرف منصوب ہوگا اور **مفعول فیہ** کہلائے گا۔

ظرف کی اقسام:

ظرف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ظرفِ زمان: وہ وقت جس میں فعل واقع ہو: أَذْهَبُ غَدًا. ۲۔ظرفِ مکان: وہ جگہ جس میں فعل واقع ہو: صَلَّيْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

پھر جو ظرفِ زمان ایسا زمانہ ظاہر کرے جس کی حد نہ ہو اُسے **ظرفِ زمان غیر محدود** یا **ظرفِ زمان مبہم** کہتے ہیں: صُمْتُ دَهْرًا. اور جو ظرفِ زمان ایسا زمانہ ظاہر کرے جس کی حد ہو اُسے **ظرفِ زمان محدود** کہتے ہیں: صُمْتُ شَهْرًا.

یوں ہی جو ظرفِ مکان ایسی جگہ ظاہر کرے جس کی حد نہ ہو اُسے **ظرفِ مکان غیر محدود** یا **ظرفِ مکان مبہم** کہتے ہیں: جَلَسْتُ أَمَامَ الْأَمِيْرِ. اور جو ظرفِ مکان ایسی جگہ ظاہر کرے جس کی حد ہو اُسے **ظرفِ مکان محدود** کہتے ہیں: دَخَلْتُ دَارًا.

قواعد وفوائد:

1. ظرفِ مبہم (زمان ہو یا مکان) سے پہلے فِيْ لانا جائز نہیں: قُمْتُ أَمَامَهُ دَهْرًا.
2. ظرفِ مکان محدود سے پہلے فِيْ لانا واجب ہے (١٣): قُمْتُ فِي الدَّارِ.

3. ظرفِ زمان محدود سے پہلے فِي لانا جائز ہے: قَامَ فِيْ لَيْلٍ، قَامَ لَيْلًا.

4. قرینہ ہو تو مفعول فیہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی پوچھے: مَتٰی تَصُوْمُ؟ اور جواب میں کہا جائے: غَدًا تو اِس کا معنی ہوگا: أَصُوْمُ غَدًا.

تمرین (1)

س:1. مفعول فیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. ظرفِ زمان مبہم اور ظرفِ زمان محدود کسے کہتے ہیں؟ س:3. کس ظرف سے پہلے فِي لانا جائز، ناجائز یا واجب ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. مفعول فیہ کو ظرفِ زمان کہتے ہیں۔ 2. جس ظرف کی حد ہو اُسے ظرفِ مبہم کہتے ہیں۔ 3. ظرفِ زمان سے پہلے فِي لانا واجب ہے۔

تمرین (3)

(الف) مفعول فیہ الگ کیجیے نیز بتائیں کہ اِس سے پہلے فِي آ سکتا ہے یا نہیں۔

۱۔وُلِدَ نَبِيُّنَا ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ. ۲۔خَتَمْتُ الْقُرْآنَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. ۳۔صَلَّيْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ. ۴۔أَسْتَيْقِظُ وَقْتَ التَهَجُّدِ. ۵۔أَتْلُو الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ صَبَاحًا. ۶۔أُطِيْعُ الْوَالِدَيْنِ دَائِمًا. ۷۔أَصُوْمُ شَهْرَ رَمَضَانَ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی اور اُس کی وجہ کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔أُصَلِّيْ مَسْجِدًا. ۲۔أَرْجِعُ فِيْ غَدًا. ۳۔أَحْفَظُ الدَّرْسَ دَارًا. ۴۔اَلْحُكْمُ فَوْقُ الْأَدَبِ. ۵۔دَرَسْتُ سِنُوْنَ. ۶۔لَاأَقْرَءُ فِي خَلْفِ الْإِمَامِ.

الدرس الثاني والثلاثون

مفعول لہ اور مفعول معہ کا بیان

مفعول له کی تعریف:

جس مفعول کے سبب فعل واقع ہوا سے مفعول لہ یا مفعول لِاَجْلِہ کہتے ہیں:

قُمْتُ اِکْرَامًا، سَئَلْتُ جَهْلًا.

1. مفعول لہ منصوب ہوتا ہے لیکن اگر اُس سے پہلے حرفِ جر آ جائے تو وہ مجرور ہو جائے گا اور اس صورت میں یہ مفعول لہ نہیں کہلائے گا: قُمْتُ لِلْاُسْتَاذِ، وَقَفْتُ مِنَ الْمَطَرِ، اُخِذَتْ اِمْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ.

2. مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اُس سے پہلے حرفِ جر لانا واجب ہے، مصدر ہو تو حرف جر لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں (۱۴): جِئْتُ لِلْمَاءِ، قُمْتُ اِکْرَامًا یا لِلْاِکْرَامِ.

مفعول معه کی تعریف:

جو مفعول واؤ بمعنی مَــعَ کے بعد آئے اُسے مفعول معہ کہتے ہیں۔ مفعول معہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ.

1. عطف جائز ہو تو واؤ کو عاطفہ لینا یا مَــعَ کے معنی لینا دونوں جائز ہیں (۱۵) عاطفہ لیں گے تو بعد والا اسم اِعراب میں ماقبل کے مطابق ہوگا اور مَعَ کے معنی میں لیں گے تو بعد والا اسم منصوب ہوگا: جَاءَ خَالِدٌ وَزَيْدٌ، جَاءَ خَالِدٌ وَزَيْدًا.

2. اگر عطف جائز نہ ہو تو واؤ کو بمعنی مَعَ لینا ضروری ہے: جَاءَ وَزَيْدًا (۱۶).

3. جو اسم مَعَ کے بعد آئے وہ مفعول معہ نہیں کہلائے گا: ذَهَبْتُ مَعَ زَيْدٍ.

تمرین (1)

س:1. مفعول لہ اورمفعول معہ کسے کہتے ہیں اور اِن کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟

س:2. مفعول لہ سے پہلے حرفِ جر لانا کب ضروری ہے؟ س:3. کب واؤ کو عاطفہ لینا اور مَعَ کے معنی میں لینا دونوں جائز ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

1. جس کے سبب فعل واقع ہوا سے مفعول لہ کہتے ہیں۔ 2. مفعول لہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ 3. مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اُس سے پہلے لام لانا ضروری ہے۔

4. جو اسم واؤ کے بعد آئے اُسے مفعول معہ کہتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں مفعول لہ اور مفعول معہ الگ الگ کیجیے۔

۱۔اِحْـمَرَّ وَجْهُهُ غَضَبًا. ۲۔أَكَلْتُ وَزَيْدًا. ۳۔سَافَرْتُ طَلَبًا لِلْعِلْمِ.

۴۔قُمْتُ اِكْرَامًا لِلْأُسْتَاذِ. ۵۔سِرْتُ وَالنِّيْلَ. ۶۔آصَفُ ذَهَبَ وَزَاهِدًا.

۷۔تَرَكْتُ الْحَرَامَ حَيَاءً مِنَ اللّٰهِ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔نَصَرَ الرَّجُلُ وَنَاصِرٍ. ۲۔جِئْتُ كِتَابًا. ۳۔سَمِعْتُ وَخَالِدٍ.

۴۔دَخَلْتُ الدَّارَ مَطَرًا. ۵۔صَلَّيْتُ وَالْمُسْلِمُوْنَ. ۶۔نَجَحَ رَجُلٌ كَلْبًا.

۷۔زَلَّتْ رِجْلُ وَلَدٍ وَحْلًا.

الدرس الثالث والثلاثون

حال کا بیان

جو لفظ فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے اُسے حال اور اُس فاعل یا مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں: ضَرَبْتُ زَيْدًا قَائِمًا، لَقِيتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ.

قواعد وفوائد:

1. حال ہمیشہ منصوب اور نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال عامل کے مطابق اور اکثر معرفہ ہوتا ہے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا، رَأَيْتُ زَيْدًا رَاكِبًا.

2. حال ذوالحال کے بعد آتا ہے مگر ذوالحال اگر نکرہ ہو اور مجرور نہ ہو تو حال کو اُس سے پہلے لانا ضروری ہے: جَاءَ رَاكِبًا رَجُلٌ، رَأَيْتُ رَاكِبًا رَجُلًا.

3. حال مُفرَد ہو تو اُس کا واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں ذوالحال کے مطابق ہونا ضروری ہے: جَاءَ الرَّجُلُ رَاكِبًا، جَاءَ تِ الْمَرْأَةُ رَاكِبَةً، جَاءَ الرَّجُلَانِ رَاكِبَيْنِ، جَاءَ تِ الْمَرْأَتَانِ رَاكِبَتَيْنِ، جَاءَ الرِّجَالُ رَاكِبِيْنَ.

4. حال جملہ اسمیہ ہو تو اُس میں واؤ اور ضمیر یا اِن میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے: اُدْعُ اللّٰهَ وَأَنْتَ مُوْقِنٌ، لَا تَأْكُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ، رَجَعَ الْقَائِدُ هُوَ فَاتِحٌ.

5. حال جملہ فعلیہ ہو اور فعلِ ماضی سے شروع ہو تو اُس سے پہلے قَدْ کا ہونا ضروری ہے: جَاءَ زَيْدٌ قَدْ قُمْتُ.

اور فعلِ مضارع سے شروع ہو تو اُس میں ذوالحال کے مطابق ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے: جَاءَ يَرْكَبُ.

تمرین (1)

س:1. حال اور ذو الحال کسے کہتے ہیں اور اِن دونوں کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:2. حال کو ذو الحال سے پہلے لانا کب ضروری ہے؟ س:3. حال مفرد ہو تو کن چیزوں میں اُس کا ذو الحال کے مطابق ہونا ضروری ہے؟ س:4. حال جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ ہو تو اُس میں کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جو اسم، فاعل یا مفعول کی حالت بتائے اُسے حال کہتے ہیں۔ 2. حال اور ذو الحال منصوب ہوتے ہیں۔ 3. ذو الحال ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ 4. ذو الحال نکرہ ہو تو حال کو اس سے پہلے لانا ضروری ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں حال اور ذو الحال کی تعیین کیجیے۔

۱۔ذَهَبَ الْحَاجُّ مَاشِيًا. ۲۔لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا. ۳۔نَزَلَ الْمَطَرُ غَزِيْرًا. ۴۔لَا تَحْكُمْ غَضْبَانَ. ۵۔لَا تَقْرَءْ وَالنُّوْرُ ضَئِيْلٌ. ۶۔فَرَّ السَّارِقُ يَرْكَبُ. ۷۔اِجْتَهِدْ صَغِيْرًا. ۸۔كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔جَاءَ الرِجَالُ رَاكِبُوْنَ. ۲۔لَا تَشْرَبِيْ قَائِمًا. ۳۔مَرَرْتُ قَائِمًا بِرَجُلٍ.
۴۔أُخِذَ الرَّجُلَانِ فَارَّانِ. ۵۔جَاءَ تِ النِّسَاءُ رَاكِبَاتٌ. ۶۔ذَهَبَ وَلَدٌ رَاجِلًا.

الدرس الرابع والثلاثون

تمییز کا بیان

جواسمِ نکرہ کسی چیز سے اِبہام (پوشیدگی) کو دور کردے اُسے **تمییز** یا **مُمَیِّز** کہتے ہیں اور تمییز جس چیز سے اِبہام کو دور کرے اُسے **مُمَیَّز** کہتے ہیں: عِشْرُوْنَ قَلَمًا.

تمییز کی اَقسام:

تمییز کی دو قسمیں ہیں: ۱۔تمییز عن الذات ۲۔تمییز عن النسبة.

۱۔**تمییز عن الذات**: وہ تمییز جو کسی مُبہَم ذات سے اِبہام کو دور کرے، یہ مُبہَم ذات عموماً مقدار (عدد، وزن، کیل یا ناپ وغیرہ) ہوتی ہے: لِزَيْدٍ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا، عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا، هٰذَا صَاعٌ بُرًّا، عِنْدَ خَالِدٍ شِبْرٌ أَرْضًا. اور کبھی یہ مبہم ذات مقدار کے علاوہ بھی ہوتی ہے: خَاتَمٌ ذَهَبًا.

۲۔**تمییز عن النسبة**: وہ تمییز جو کسی مُبہَم نسبت سے اِبہام کو دور کرے، یہ مُبہَم نسبت یا تو جملہ فعلیہ میں ہوتی ہے: حَسُنَ زَيْدٌ خُلُقًا. یا شبہ جملہ میں ہوتی ہے: أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا. یا اِضافت میں ہوتی ہے: أَعْجَبَنِيْ شَرَافَةُ زَيْدٍ نَفْسًا.

قواعد وفوائد:

1. تمییز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔
2. تمییز منصوب ہوتی ہے لیکن اگر ممیَّز کو اُس کی طرف مضاف کردیا جائے تو وہ مجرور ہوجائے گی: عِنْدِيْ شِبْرُ أَرْضٍ، بِعْتُ صَاعَ بُرٍّ، هٰذَا عِقْدُ فِضَّةٍ.
3. ممیَّز اگر ذات ہو تو اُسے تمییز کی طرف مضاف کرنا جائز ہے۔

تمرین (1)

س:1. تمییز اور ممیَّز کسے کہتے ہیں؟ س:2. تمییز عن الذات اور تمییز عن النسبۃ کسے کہتے ہیں؟ س:3. مبہم ذات کیا ہوتی ہے؟ س:4. مبہم نسبت کن چیزوں میں ہوتی ہے؟ س:5. تمییز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. جو اسمِ معرفہ کسی چیز سے اِبہام کو دور کردے اُسے تمییز کہتے ہیں۔ 2. جس چیز سے اِبہام کو دور کیا جائے اُسے مُمَیَّز کہتے ہیں۔ 3. مبہم ذات عموماً عدد ہوتی ہے۔ 4. مبہم نسبت صرف جملہ اسمیہ میں ہوتی ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں تمییز کی پہچان کیجیے۔

۱۔بِعْتُ مَنًّا بُرًّا بِمِائَةِ رُوْبِيَةٍ. ۲۔فِي الْبَيْتِ صَاعٌ تَمْرًا. ۳۔رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا. ۴۔فَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُوْنًا. ۵۔اَلدَّارُ طَيِّبَةٌ فَسَاحَةً. ۶۔لِيْ خَاتَمٌ فِضَّةً. ۷۔اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا. ۸۔أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ تَجْرِبَةً. ۹۔عِنْدِيْ رِطْلٌ سَمَنًا. ۱۰۔عِنْدَهٗ ذِرَاعٌ حَرِيْرًا. ۱۱۔مَلَئْتُ الْكَأْسَ لَبَنًا. ۱۲۔مَا عِنْدِيْ شِبْرٌ أَرْضًا. ۱۳۔رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔أَخَذْتُ عِشْرِيْنَ الدِّرْهَمَ. ۲۔عِنْدَهَا سِوَارٌ ذَهَبٌ. ۳۔عِنْدَهٗ رِطْلُ زَيْتًا.

الدرس الخامس والثلاثون

مستثنیٰ کا بیان

جس اسم کو بذریعہ کلمہ اِستثناء کسی اسم کے حکم سے نکال دیا جائے اُسے مستثنیٰ اور جس اسم کے حکم سے مستثنیٰ کو نکالا گیا ہو اُسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں: قَامَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا.

کلماتِ اِستثناء:

کلماتِ اِستثناء گیارہ ہیں: اِلَّا، غَیْرَ، سِوٰی، سَوَاءَ، حَاشَا، خَلَا، مَاخَلَا، عَدَا، مَاعَدَا، لَیْسَ اور لَایَکُوْنُ.

مُستثنیٰ کی اَقسام:

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مستثنیٰ متَّصِل ۲۔ مستثنیٰ منقطع۔

جو مستثنیٰ اِستثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اُسے مستثنیٰ متَّصِل کہتے ہیں: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا.

اور جو مستثنیٰ اِستثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو اُسے مستثنیٰ مُنقَطِع کہتے ہیں: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا.

تنبیہ:

جس کلام میں نفی، نہی یا اِستفہام نہ ہو اُسے کلامِ مُوجَب کہتے ہیں: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا.

اور جس کلام میں نفی، نہی یا استفہام ہو اُسے کلامِ غیر مُوجَب کہتے ہیں: مَاجَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا، لَاتُکْرِمِ الْقَوْمَ اِلَّا بَکْرًا، أَ قَامَ أَحَدٌ اِلَّا بَکْرًا.

مُستَثنیٰ کا اِعراب:

1. مستثنیٰ مفرَّغ (وہ مستثنیٰ جس کا مستثنیٰ منہ محذوف ہو) کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ، مَا لَقِيتُ اِلَّا بَكْرًا.

2. غَيْرُ، سِوٰی، سِوَاءَ کے بعد ہمیشہ اور حَاشَا کے بعد عموماً مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے: جَاءَ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، مَا جَاءَ الْقَوْمُ سِوٰى خَالِدٍ، ضَرَبَ الْقَوْمُ حَاشَا بَكْرٍ.

3. مستثنیٰ غیر مفرَّغ' کلام غیر موجب میں اِلَّا کے بعد ہو تو منصوب اور عامل کے مطابق دونوں طرح آ سکتا ہے: مَا جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا خَالِدًا یا اِلَّا خَالِدٌ.

4. درجِ ذیل چار صورتوں میں مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے:

۱۔ مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَيْسَ، لَايَكُوْنُ کے بعد ہمیشہ اور خَلَا اور عَدَا کے بعد عموماً: جَاءَ الْقَوْمُ مَاخَلَا بَكْرًا، نَصَرَ الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا.

۲۔ جب مستثنیٰ منقطع ہو: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا فَرَسًا.

۳۔ جب مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے پہلے آ جائے: جَاءَ اِلَّا زَيْدًا قَوْمٌ.

۴۔ جب مستثنیٰ کلام موجب میں اِلَّا کے بعد آئے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا.

تنبیہ: غَيْرُ کو اِستِثناء میں وہی اِعراب دیں گے جو اِلَّا کے بعد مستثنیٰ کا ہوتا ہے:

۱۔ مَا جَاءَ غَيْرُ بَكْرٍ، مَا لَقِيتُ غَيْرَ خَالِدٍ. (مستثنیٰ مفرغ ہے)

۲۔ مَا جَاءَ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ یا غَيْرُ زَيْدٍ (مستثنیٰ غیر مفرغ کلام غیر موجب میں ہے)

۳۔ جَاءَ الْقَوْمُ غَيْرَ فَرَسٍ. (مستثنیٰ منقطع ہے)

۴۔ جَاءَ غَيْرَ زَيْدٍ الْقَوْمُ. (مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے پہلے ہے)

۵۔ جَاءَ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ. (مستثنیٰ کلام موجب میں ہے)

تمرین (1)

س:1. مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. مستثنیٰ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ س:3. مستثنیٰ کا اعراب بیان کیجیے۔ س:4. کلامِ موجب اور کلام غیر موجب کسے کہتے ہیں؟ س:5. مستثنیٰ مفرغ اور مستثنیٰ غیر مفرغ کسے کہتے ہیں؟ س:6. استثناء میں لفظ غَیر کا اعراب بیان کیجیے۔

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

1. جس اسم کو کسی دوسرے اسم سے نکال دیا جائے اُسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔

2. مستثنیٰ مفرَّغ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ 3. غَیرُ کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوگا۔

تمرین (3)

(الف) مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ پہچانیں نیز مستثنیٰ اور غَیر کا اِعراب بتائیے۔

۱۔قَامَ التَلامِیذُ اِلَّا هِرَّة. ۲۔نَامَ الْأُسْرَةُ غَیر بَکْر. ۳۔مَا کَذَبَ سِوٰی امْرَأَة أَحَدٌ. ۴۔ذَهَبَ الْقَوْمُ خَلَا زَیْد. ۵۔لَا یَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِر. ۶۔حَفِظَ الطُّلَّابُ غَیر وَاحِد. ۷۔نَصَرَ الْقَوْمُ لَا یَکُوْنُ زَیْدًا.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی شناخت فرمائیے۔

۱۔نَبَحَ الْکِلَابُ اِلَّا قِطٌّ. ۲۔فَازَ الْأَوْلَادُ غَیْرُ وَلَدٍ. ۳۔مَا قَامَ اِلَّا ابْنَةٌ أَحَدٌ. ۴۔مَا فَرَّ غَیْرَ بَکْرٍ. ۵۔کَرَّ الْجُنْدُ مَا عَدَا عِمْرَانُ. ۶۔مَا أَکْرَمَ اِلَّا زَیْدًا. ۷۔مَا ضَرَبْتُ غَیْرُ بَکْرٍ. ۸۔لَا یَزِیْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرّ.

الدرس السادس والثلاثون

فعل کی اَقسام اور اُس کا عمل

فعلِ معروف اور فعل مجہول:

جس فعل کی اِسناد فاعل کی طرف ہواُسے فعلِ معروف کہتے ہیں: جَاءَ زَيْدٌ.

اور جس فعل کی اِسناد مفعول کی طرف ہواُسے فعلِ مجہول کہتے ہیں: سُرِقَ مَتَاعٌ.

فعلِ لازم اور فعل متعدی:

جس فعل کا مفعول بہ نہ آسکتا ہواُسے فعلِ لازِم کہتے ہیں: جَلَسَ زَيْدٌ. اور جس فعل کا مفعول بہ آسکتا ہواُسے فعلِ مُتَعَدِّی کہتے ہیں: نَصَرَ زَيْدٌ ضَعِيفًا.

فعلِ متعدِّی کی اَقسام:

فعلِ متعدی کی تین قسمیں ہیں:

1. وہ فعلِ متعدّی جس کا ایک مفعول بہ ہو: أَكْرَمْتُ زَيْدًا.
2. وہ فعلِ متعدّی جس کے دو مفعول بہ ہوں: أَعْطَيْتُ زَيْدًا قَلَمًا.
3. وہ فعلِ متعدّی جس کے تین مفعول بہ ہوں: أَخْبَرْتُ زَيْدًا بَكْرًا عَالِمًا.

فعل کا عمل:

فعلِ معروف فاعل کو اور فعلِ مجہول نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے اس کے علاوہ یہ دونوں فعل درجِ ذیل چھ اَسماء کو نصب بھی دیتے ہیں:

1. مفعول مطلق: قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا، نُصِرَ زَيْدٌ نَصْرًا.
2. مفعول فیہ: صَامَ بَكْرٌ يَوْمًا، أُخِذَ سَارِقٌ لَيْلًا.

3. مفعول معہ: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ، رُأَيَ الْأَسَدُ وَالشَّاةَ.

4. مفعول لہ: قَامَ زَيْدٌ اِكْرَامًا، ضُرِبَ خَالِدٌ تَادِيبًا.

5. حال: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا، نُصِرَ زَيْدٌ فَقِيرًا.

6. تمییز: طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا، زِيدَ زَيْدٌ عِلْمًا.

اور فعلِ متعدی مفعول بہ کو بھی نصْب دیتا ہے: نَصَرَ زَيْدٌ عَمْرًا.

تمرین (1)

س:1. فعل معروف اور فعل مجہول کسے کہتے ہیں؟ س:2. فعل لازم اور متعدی کسے کہتے ہیں اور یہ کیا عمل کرتے ہیں؟ س:3. متعدی کی کتنی قسمیں ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. جس فعل کی اِسناد فاعل کی طرف ہو اُسے فعلِ مجہول کہتے ہیں۔ 2. جس فعل کا مفعول بہ آتا ہو اُسے فعلِ لازم کہتے ہیں۔ 3. ہر فعل فاعل کو اور چھ اَسماء کو رفع دیتا ہے۔ 4. فعل کے چار مفعول بہ بھی ہوتے ہیں۔

تمرین (3)

درجِ ذیل جملوں میں فعل کا عمل بیان کیجیے۔

۱۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. ۲۔سَافَرَ الْأَخَوَانِ رَاجِلَيْنِ. ۳۔يَحُجُّ الْمُسْلِمُوْنَ بَيْتَ اللّٰهِ. ۴۔ذَهَبَتْ سُعَادُ صَبَاحًا. ۵۔شُرِبَ لَبَنٌ شَرْبَةً. ۶۔أُعْطِيَ الْفَقِيْرُ دِيْنَارًا. ۷۔شَرِبْتُ مَاءَ زَمْزَمَ قَائِمًا. ۸۔قَضَى الْقَاضِيْ قَضِيَّةً. ۹۔جَاءَ أَخُوْكَ مَسْرُوْرًا. ۱۰۔اِمْتَلَأَ الْإِنَاءُ مَاءً.

الدرس السابع والثلاثون

مرفوعات، منصوبات، مجرورات

درجِ ذیل آٹھ قسم کے اَسماء مرفوع ہوتے ہیں:

۱۔فاعل ۲۔نائب الفاعل ۳۔مبتدا ۴۔خبر ۵۔افعال ناقصہ کا اسم
۶۔مَا اورلَا کا اسم ۷۔حروف مشبہ بالفعل کی خبر ۸۔لائے نفی جنس کی خبر.

بارہ قسم کے اَسماء منصوب ہوتے ہیں:

۱۔مفعول بہ ۲۔مفعول مطلق ۳۔مفعول لہ ۴۔مفعول فیہ ۵۔مفعول معہ
۶۔حال ۷۔تمییز ۸۔مستثنٰی ۹۔افعال ناقصہ کی خبر ۱۰۔مَااورلَا کی خبر
۱۱۔حروف مشبہ بالفعل کا اسم ۱۲۔لائے نفی جنس کا اسم۔

اور دو قسم کے اسماء مجرور ہوتے ہیں:

۱۔مضاف اِلیہ ۲۔حرف جر کا مدخول۔

تنبیہ:

کسی بھی مرفوع کا تابع' مرفوع ،منصوب کا تابع' منصوب اورمجرور کا تابع' مجرور ہوگا۔ نیزفعل مضارع بھی مرفوع ،منصوب اورمجزوم ہوتا ہے۔
توابع کا بیان خلاصۃ النحو حصہ دوم میں آئے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ باقی مذکورہ بالاتمام چیزوں کا بیان ماقبل دروس میں گذر چکا ہے۔

بحمد اللّٰہ تعالی وکرمہ قد تمّ الجزء الأوّل من "خلاصۃ النحو".

الحواشي المتعلقة بالجزء الأوّل من "خلاصة النحو"

(۱)......مؤنث لفظی کے دو معنی ہیں:

اول وہ اسم جس میں علامت تانیث لفظا ہو خواہ اس کے مقابل حیوان مذکر ہو یا نہ ہو۔(اس معنی میں امرأة، ناقة، طلحة، خليفة، ظلمة، قوّة وغیرہ بھی مؤنث لفظی ہیں)

دوم وہ اسم جس کے مقابل حیوان مذکر نہ ہو۔(اس معنی میں ناقة جیسے اسماء مؤنث لفظی نہیں ہیں)(البشیر ،ص:۸۸)

(۲)......اگر واحد کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو تو جمع میں یاء حذف ہو جائے گی: اَلْقَاضِيُ سے اَلْقَاضُوْنَ .اور اگر واحد کے آخر میں الف مقصورہ ہو تو جمع میں یہ الف حذف ہو جائے گا اور ماقبل مفتوح رہے گا:اَلْمُصْطَفٰی سے اَلْمُصْطَفَوْنَ .

خیال رہے کہ ہر واحد سے جمع مذکر سالم نہیں بنا سکتے یہ جمع صرف مذکر ذی عقل کے عَلَم یا مذکر ذی عقل کی صفت سے بنائی جاسکتی ہے اور مذکر ذی عقل کے علم سے یہ جمع بنانے میں یہ بھی شرط ہے کہ اُس کے آخر میں تاء(ۃ) نہ ہو۔

لہٰذا ھِنْدٌ، قَلَمٌ، غُلَامٌ، ضَارِبَةٌ، مُرٌّ اور طَلْحَةُ سے جمع مذکر سالم نہیں بنا سکتے کیونکہ ھِنْدٌ مذکر نہیں قَلَمٌ ذی عقل نہیں غُلَامٌ علم نہیں ضَارِبَةٌ مذکر کی صفت نہیں اور مُرٌّ مذکر ذی عقل کی صفت نہیں بلکہ غیر ذی عقل کی صفت ہے اور طَلْحَةُ کے آخر میں تاء(ۃ) موجود ہے۔

اور مذکر ذی عقل کی صفت سے جمع بنانے میں یہ شرط ہے کہ اُس کی مؤنث میں تاء(ۃ) آتی ہو اور وہ مذکر و مؤنث میں مشترک نہ ہو لہٰذا أَحْمَرُ، سَکْرَانُ،

جَرِيْحٌ، صَبُوْرٌ اور عَلَّامَةٌ سے جمع مذکر سالم نہیں بنا سکتے کیونکہ أَحْمَرُ اور سَكْرَانُ کی مؤنث میں ۃ نہیں آتی اس لیے کہ ان کی مؤنث حَمْرَاءُ اور سَكْرٰى ہے اور جَرِيْحٌ، صَبُوْرٌ اور عَلَّامَةٌ مذکر ومؤنث دونوں میں مشترک ہیں۔

ہاں! اسم تفضیل اِس سے مستثنیٰ ہے کہ اِس کی مؤنث میں اگرچہ تاء نہیں آتی مگر اِس کے باوجود اِس کی جمع مذکر سالم بن سکتی ہے۔ جیسے: أَكْرَمُ سے أَكْرَمُوْنَ.

تنبیہ:

أَرْضٌ، سَنَةٌ، ثُبَةٌ اور قُلَةٌ وغیرہ کی جمع أَرَضُوْنَ، سِنُوْنَ، ثُبُوْنَ اور قِلُوْنَ شاذّ (خلاف قیاس) ہیں۔

اسی طرح واحد سے جمع مؤنث سالم بنانے کے لیے شرط یہ ہے کہ اگر وہ صفت کا صیغہ ہو اور اس کا مذکر بھی ہو تو اس مذکر کی جمع واؤ اور نون سے آتی ہو۔ جیسے: ضَارِبَةٌ سے ضَارِبَاتٌ.

اور اگر اس کا مذکر نہ ہو تو شرط یہ ہے کہ اس کے آخر میں تاء ہو۔ جیسے: حَائِضَةٌ سے حَائِضَاتٌ اور اگر وہ صفت کا صیغہ نہ ہو تو شرط یہ ہے کہ وہ یا تو مؤنث حقیقی ہو یا اس کے آخر میں لفظًا تاء موجود ہو۔ جیسے: هِنْدٌ اور كُرَّاسَةٌ سے هِنْدَاتٌ اور كُرَّاسَاتٌ.

اور اگر وہ مؤنث غیر حقیقی ہو اور تاء تقدیرا ہو تو اس کی جمع مؤنث سالم بنانا سماع پر موقوف ہے لہذا نَارٌ اور شَمْسٌ کی جمع نَارَاتٌ اور شَمْسَاتٌ نہیں بنا سکتے۔

(۳)......البتہ لفظ نَحْوُ، مِثْلُ، غَيْرُ وغیرہ مضاف ہونے کے باوجود معرفہ یا

نکرہ مخصوصہ نہیں بنتے بلکہ نکرہ غیر مخصوصہ ہی رہتے ہیں اس طرح کے اَسماء کو اسمائے مُتَوَغِّلة فِي الْاِبْهَام کہتے ہیں یعنی ابہام اور پوشیدگی میں غلو کیے ہوئے۔

(۴)......کسی لفظ کی دوسرے کلمے کی طرف اِس طرح نسبت کرنا کہ سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو اِسناد کہلاتا ہے اور جس کلمے کی طرف اِسناد کی جائے اُسے مسند الیہ اور جس کلمے کی اِسناد کی جائے اُسے مسند کہتے ہیں۔ جیسے: زَيْدٌ كَاتِبٌ میں كَاتِبٌ کی جو نسبت زَيْدٌ کی طرف ہے اُسے اِسناد، كَاتِبٌ کو مسند اور زَيْدٌ کو مسند اِلیہ کہیں گے۔

(۵)......جملہ انشائیہ کی مزید اقسام یہ ہیں:

۱۔ نداء: وہ جملہ جس میں نداء دی گئی ہو: يَا اَللّٰهُ، يَانَبِيُّ.

۲۔ عرض: وہ جملہ جس میں نرمی کے ساتھ کسی سے کوئی گذارش کی گئی ہو: أَلَا تُقِيْمُ عِنْدَنَا.

۳۔ تعجب: وہ جملہ جس میں کسی بات پر تعجب کا اظہار کیا گیا ہو: مَا أَحْسَنَكَ!

۴۔ حمد و مدح: وہ جملہ جس میں حمد و تعریف کی گئی ہو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.

۵۔ ذم و ہجو: وہ جملہ جس میں کسی کی مذمت و برائی کی گئی ہو: بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ.

(۶)......اسم غیر متمکن کی مزید اقسام یہ ہیں:

۱۔ مرکب بنائی: أَحَدَ عَشَرَ.

۲۔ منادی مفرد معرفہ: يَا زَيْدُ، يَا رَجُلُ.

۳۔مرکب منع صرف کا جزءاول: بَعْلَبَکُّ.

۴۔لائے نفی جنس کا اسم جو نہ معرفہ ہو نہ مضاف نہ مشابہ مضاف: لَا رَجُلَ هُنَا.

۵۔مضاف الی الجملۃ: يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ.

(۷)......ضمیر کے وجوبا پوشیدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان صیغوں کا فاعل یا نائب الفاعل اسم ظاہر نہیں آسکتا بلکہ ان کا فاعل یا نائب الفاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہی ہوگا، اور جوازا پوشیدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان صیغوں کا فاعل یا نائب الفاعل اسم ظاہر بھی آسکتا ہے اور اس صورت میں ان میں ضمیر مستتر نہیں ہوگی۔

(۸)......أَيٌّ چونکہ لازم الاضافۃ الی المفرد ہے اس لیے یہ معرب ہے اور اس کا اعراب حرکات ثلاث سے آتا ہے: أَيُّ وَلَدٍ يَجْتَهِدُ يَفُزْ، أَيَّ كِتَابٍ تَقْرَأْ أَقْرَأْ، بِأَيِّ قَلَمٍ تَكْتُبُ أَكْتُبُ.

کبھی اس کے مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض تنوین لے آتے ہیں، نیز کبھی اس کے ساتھ مَا زائدہ بھی لاحق ہوتا ہے:

اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى. اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ.

(۹)......اگر اِس پر الف لام نہ ہو تو یہ مبنی بر کسر ہوتا ہے اور اِس سے مراد خاص طور پر گذشتہ کل ہوتا ہے اور الف لام ہو تو یہ معرب ہوتا ہے اور اِس سے مراد کوئی بھی گذشتہ دن ہوتا ہے۔

(۱۰)......جس صیغے کا پہلا حرف مفتوح اور تیسرا حرف الف ہو اور اُس کے

بعد مشدد حرف ہو یا دو حروف ہوں جن میں پہلا مکسور ہو یا تین حروف ہوں جن میں پہلا مکسور اور درمیانی حرف ساکن ہو اُسے منتھی الجموع کا صیغہ کہتے ہیں۔

(۱۱)......اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ جیسے: اَلنَّاجِيْ، اَلدَّاعِيْ، اَلرَّامِيْ وغیرہ۔اور اسمِ مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔جیسے: اَلْمُوْسٰی، اَلْعَصٰی.

(۱۲)......مشابہ مضاف وہ اسم ہے جو مضاف تو نہ ہو لیکن مضاف کی طرح مابعد سے مل کر اپنا معنی مکمل کرتا ہو اس کی چار صورتیں ہیں:

۱۔مابعد اس کا معمول ہو: لَا حَافِظًا دَرْسًا قَائِمٌ.

۲۔مابعد معطوف ہو اور معطوف اور معطوف علیہ کا مجموعہ ایک ہی شی سے عبارت ہو: لَا ثَلَاثَةً وَثَلَاثِيْنَ طَلَبَةً فِي الدَرَجَةِ.

۳۔مابعد ایسی صفت ہو جو جملہ یا ظرف ہو: لَا رَجُلًا يَعْقِلُ فِي الدَّارِ، لَا شَجَرَةً مِنْ أَرَاكٍ فِي الْبُسْتَانِ.

۴۔مابعد صفت مفرد ہو: لَا رَجُلًا عَالِمًا فِي الدَّارِ. لیکن اس آخری صورت میں موصوف کو مشابہ مضاف قرار دینا جائز ہے ضروری نہیں۔

(۱۳)......لیکن اگر ظرفِ مکان محدود دخول، نزول، سکنی یا ان کے مشتقات کا مفعول فیہ ہو تو اس سے پہلے حرفِ جر فِيْ کو حذف کرنا جائز ہے: دَخَلْتُ الدَّارَ، نَزَلْتُ الْبَلَدَ، سَكَنْتُ الْمَدِيْنَةَ.

(۱۴)......مگر اس جواز کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں کا فاعل ایک ہو

اور مفعول لہ،فعل معلل بہ سے مقارن ہویعنی دونوں کا زمانہ ایک ہو یا دونوں میں سے ایک کے وجود کا زمانہ دوسرے کا بعض ہو، ورنہ مفعول لہ سے پہلے حرف جر لانا ضروری ہوگا اگر چہ وہ مصدر ہو۔ جیسے: اَكْرَمْتُكَ الْيَوْمَ لِوَعْدِي بِذٰلِكَ أَمْسِ (میں نے آج آپ کی عزت کی کیونکہ کل میں نے اِس کا وعدہ کیا تھا) أَكْرَمْتُهٗ لِاكْرَامِهٖ أَخِيْ (میں نے اُس کی عزت کی اِس لیے کہ اُس نے میرے بھائی کی تعظیم کی)

چونکہ پہلی مثال میں دونوں کا زمانہ جدا جدا ہے اور دوسری مثال میں دونوں کا فاعل الگ الگ ہے اِس لیے وجوباً دونوں میں لام لایا گیا ہے۔

(١٥)...... یہاں جوازِ امرین کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ عبارت میں فعل لفظاً موجود ہو جیسا کہ مثال سے واضح ہے لہٰذا اگر فعل عبارت میں معنیً موجود ہو تو جوازِ عطف کی صورت میں عطف ہی متعین ہوگا: مَا لِزَيْدٍ وَبَكْرٍ.

(١٦)...... یہاں جَاءَ کی ضمیر پر زید کا عطف جائز نہیں کیونکہ یہ ضمیر مرفوع متصل ہے اور ضمیر مرفوع متصل پر عطف کے جائز ہونے کے لیے ضمیر منفصل سے تاکید لانا یا معطوف علیہ اور معطوف کے مابین فصل ہونا ضروری ہے علی ما في الكافية، ولا يخفى أنّ التأكيدَ بالمنفصل أو الفصلَ في الصورة المذكورة هو أولى عند البصريين وليس بواجب فانهم يجوزونه لكن على قبح، والكوفيون يجوزون ذلك بلا قبح.

علمِ نحو سیکھنے والے کی فضیلت

منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام ابوالعباس ثعلب نحوی نے ابوبکر ابن مجاہد مقری سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی خدمت کی کہ اس کی تفاسیر لکھیں، اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے احادیث کی خدمت کی کہ ان کو روایت کر کے دوسروں تک پہنچایا اور ان کی شروحات لکھیں اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے فقہ کی خدمت کی، یہ سب کے سب فائز المرام ہوئے، اور میں علم نحو میں مشغول ہو کر (زید وعمرو) کرتا رہا۔ میرا آخرت میں کیا حال ہوگا؟'' حضرت ابوبکر ابن مجاہد مقری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی فرماتے ہیں کہ میں اسی رات اپنے گھر آیا تو خواب میں سید عالم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا آپ صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حکم فرمایا کہ ''جاؤ اور ابوالعباس سے ہمارا سلام کہنا اور ان سے کہنا ''أنتَ صاحبُ العلمِ المستطیل یعنی تم وسیع علم والے ہو'' کہ قرآن وحدیث کا فہم علم نحو پر موقوف ہے۔ (بغیۃ الوعاۃ للسیوطی، ۱/۳۹۷، المکتبۃ العصریۃ، لبنان)

اِمام سیبویہ کا مقام

حکایت ہے کہ امام سیبویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہِ کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ تعالٰی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے کثیر بھلائی عطا فرمائی کیونکہ میں نے اسکے نام پاک کو ''اَعْرَفُ الْمَعَارِف'' (خاص الخاص) قرار دیا تھا۔ (اللباب فی علوم الکتاب ۱/۱۳۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

خُلاصَةُ النَّحو

(حصہ دوم)

الدرس الثامن والثلاثون

صفت کا بیان

جس دوسرے لفظ کو پہلے لفظ کا اِعراب دیا گیا ہو اُسے **تابع** اور اُس پہلے لفظ کو **متبوع** کہتے ہیں: جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ، اِشْتَرَیْتُ دَوَاۃً وَقَلَمًا.

تابع کی پانچ قسمیں ہیں: **صفت**، **بدل**، **تاکید**، **معطوف** اور **عطفِ بیان**۔

صفَت کا بیان:

جو تابع اپنے متبوع یا اُس کے متعلّق کا وصْف (اچھائی، برائی وغیرہ) بَیان کرے اُسے **صفَت** اور صفَت کے متبوع کو **موصوف** کہتے ہیں: وَلَدٌ صَغِیْرٌ، رَجُلٌ عَالِمٌ اِبْنُہٗ.

صفَت کی اَقسام:

صفَت کی دو قسمیں ہیں: ۱۔صفَتِ حقیقی ۲۔صفَتِ سببی۔

جو صفَت موصوف کا وصْف بیان کرے اُسے **صفَتِ حقیقی** کہتے ہیں اور جو صفَت موصوف کے متعلّق کا وصْف بیان کرے اُسے **صفَتِ سبَبی** کہتے ہیں۔

قواعد وفوائد:

1. صفَتِ حقیقی درج ذیل دس چیزوں میں اور صفَتِ سبَبی اِن میں سے پہلی پانچ چیزوں میں موصوف کے مُطابِق ہوتی ہے: ۱۔رفع ۲۔نصب ۳۔جر ۴۔تعریف ۵۔تنکیر ۶۔اِفراد ۷۔تثنیہ ۸۔جمع ۹۔تذکیر ۱۰۔تانیث۔

2. صفَتِ سبَبی ہمیشہ مفرد ہوگی اور تذکیر وتانیث میں اس کا وہی حکم ہے جو فعل کا اسم ظاہر کے ساتھ ہوتا ہے: جَاءَتْ مَرْأَۃٌ عَالِمٌ أَخُوْھَا، جَاءَ رَجُلٌ عَالِمَۃٌ أُمُّہٗ.

تمرین (1)

س:1. تابع اور متبوع کسے کہتے ہیں؟ س:2. تابع کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ س:3. صفت، موصوف، صفتِ حقیقی اور صفتِ سببی کسے کہتے ہیں؟ س:4. صفتِ حقیقی وسببی کن چیزوں میں موصوف کے مُطابِق ہوتی ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جس دوسرے لفظ کو پہلے لفظ کا اِعراب دیا گیا ہو اسے متبوع کہتے ہیں۔
2. جو صفت موصوف کا وصْف بیان کرے اُسے صفتِ سببی کہتے ہیں۔ 3. صفتِ سببی تذکیر وتانیث میں موصوف کے مُطابِق ہوتی ہے۔

تمرین (3)

(الف) موصوف اور صفت نیز صفتِ حقیقی اور صفتِ سببی الگ الگ کیجیے۔

١۔نَصَرَهُ رِجَالٌ صَالِحُوْنَ. ٢۔هٰذِهِ قَرْيَةٌ ظَالِمٌ أَهْلُهَا. ٣۔اِنَّهُ مَلَكٌ كَرِيْمٌ. ٤۔ظَبْيًا جَمِيْلًا رَأَيْتُ. ٥۔جَاءَ الرَّجُلُ الْقَارِيُ. ٦۔اَلنِّسَاءُ الْمُسْلِمَاتُ صَائِمَاتٌ. ٧۔نَظَرْتُ اِلٰى بُسْتَانٍ جَارِيَةٍ أَنْهَارُهُ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

١۔هُوَ وَلَدٌ ذَكِيًّا. ٢۔أَكْرَمْتُ رِجَالًا عَالِمُوْنَ. ٣۔قَامَ وَلَدٌ عَالِمٌ أُخْتُهُ. ٤۔جَلَسَ خَلِيْفَةٌ عَادِلَةٌ. ٥۔هٰذِهِ دَارٌ كَرِيْمَةٌ صَاحِبُهَا. ٦۔جَاءَتْ بِنْتٌ فَطِيْنٌ. ٧۔تَعَلَّمَ الْوَلَدَانِ عَالِمَانِ أَبُوْهُمَا. ٨۔أَعَانَنِيْ عَبْدٌ قَوِيٍّ. ٩۔اِشْتَرَيْتُ كُرَّاسَاتٍ غَالِيَةٍ. ١٠۔نَظَرْتُ اِلٰى اَحْمَدَ الْكَرِيْمَ.

الدرس التاسع والثلاثون

تاکید کا بیان

جو تابع متبوع کی طرف حکم کی نسبت کو پختہ کردے یا یہ ظاہر کرے کہ حکم متبوع کے تمام اَفراد کو شامل ہے اُسے تاکید کہتے ہیں: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ، جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ.

تاکید کی اَقسام:

جو تاکید لفظ کے تکرار سے حاصل ہو اُسے تاکیدِ لفظی اور جو تاکید مخصوص اَلفاظ سے حاصل ہو اُسے تاکیدِ معنوی کہتے ہیں۔

تاکیدِ معنوی کے مخصوص اَلفاظ یہ ہیں:

نَفْسٌ، عَيْنٌ:

یہ دونوں واحد، تثنیہ اور جمع (مذکر ومؤنث) سب کی تاکید کے لیے ہیں، اِن کے ساتھ مؤکَّد کے مطابق ایک ضمیر ہوتی ہے، مؤکَّد تثنیہ یا جمع ہو تو یہ بھی جمع ہوتے ہیں: جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ، جَاءَتِ هِنْدٌ عَيْنُهَا، جَاءَ الزَّيدانِ أَنْفُسُهُمَا.

كِلَا، كِلْتَا:

یہ دونوں صرف تثنیہ (مذکر ومؤنث) کی تاکید کے لیے ہیں، اِن کے ساتھ تثنیہ کی ضمیر ہوتی ہے: جَاءَ الْوَلَدَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَتِ الْبِنْتَانِ كِلْتَاهُمَا.

كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ:

یہ الفاظ واحد اور جمع (مذکر ومؤنث) کی تاکید کے لیے ہیں، کُلٌّ کے ساتھ مؤکَّد کے مطابق ضمیر ہوتی ہے اور باقی صیغے خود مؤکَّد کے مطابق ہوتے ہیں: تَلَوْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ، بِعْتُ الْغُلَامَ أَجْمَعَ، نَصَرَ الْقَوْمُ أَجْمَعُوْنَ.

قواعد وفوائد:

1. تاکید کے متبوع کو مؤکَّد کہتے ہیں، تاکید کا اِعراب ہمیشہ مؤکَّد کے مطابق ہوتا ہے جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

2. ضمیر متصل (مرفوع، منصوب یا مجرور) کی تاکیدِ لفظی ضمیر مرفوع منفصل سے آتی ہے: قُمْتُ أَنَا، مَارَاکَ أَنْتَ أَحَدٌ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ هُوَ، أَنْصَحُ أَنَا زَيْدًا.

3. ضمیر مرفوع متصل کی تاکیدِ معنوی سے پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اُس کی تاکید لفظی لائی جاتی ہے: قُمْتُ أَنَا نَفْسِيْ، جَاءَ هُوَ عَيْنُهُ.

4. ضمیر منصوب یا ضمیر مجرور متصل کی تاکیدِ معنوی' اُس کی تاکید لفظی کے بغیر آسکتی ہے: ضَرَبْتُهُمْ أَنْفُسَهُمْ، مَرَرْتُ بِهٖ نَفْسِهٖ.

5. أَكْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ 'أَجْمَعُ کے تابع ہیں یعنی یہ صیغے نہ أَجْمَعُ کے بغیر آتے ہیں اور نہ اس سے پہلے آتے ہیں۔

تمرین (1)

س:1. تاکید اور مؤکَّد کسے کہتے ہیں۔ س:2. تاکید کی اَقسام اور ان کی تعریف مع امثلہ بیان کیجیے۔ س:3. تاکیدِ معنوی کے الفاظ تفصیلاً بیان کیجیے۔

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. نَفْسٌ اور عَيْنٌ صرف واحد مذکر کی تاکید کے لیے ہیں۔ 2. ضمیر متصل کی تاکیدِ معنوی ضمیر مرفوع منفصل سے آتی ہے۔

تمرین (3)

(الف) مؤکَّد اور تاکید کی تعیین کیجیے اور تاکید کی قسم متعین فرمایئے۔

۱۔جَاءَ الْأَمِيْرُ نَفْسُهٗ. ۲۔رَأَيْتُ أَسَدًا أَسَدًا. ۳۔فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ. ۴۔سَمِعْتُهٗ أَنَا نَفْسِيْ. ۵۔اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ. ۶۔نَصَرَ الْقَوْمُ أَجْمَعُوْنَ. ۷۔قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهٗ. ۸۔رَأَيْتُ زَيْدًا وَبَكْرًا كِلَيْهِمَا. ۹۔فَعَلَ هٰذَا خَالِدٌ وَنَاصِرٌ أَعْيُنُهُمَا.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔اَلْخَلِيْفَةُ قَضٰى نَفْسُهٗ. ۲۔أُخِذَ السَّارِقَانِ عَيْنُهٗ. ۳۔مَا ضَرَبْتُهٗ إِيَّاهُ. ۴۔قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهَا. ۵۔جَاءَ الْقَوْمُ أَجْمَعُ. ۶۔اِشْتَرَيْتُ الْغُلَامَيْنِ أَجْمَعَ. ۷۔جَاءَ الْمُلُوْكُ نَفْسُهُمْ. ۸۔أَكْرَهُ نَفْسِي النَّمِيْمَةَ.

اسمائے منسوبہ (خلاف قیاس)

۱۔صَنْعَاءُ سے صَنْعَانِيٌّ	۷۔حَضْرَمَوْتُ سے حَضْرَمِيٌّ	۱۳۔بَادِيَةٌ سے بَدَوِيٌّ
۲۔رَامَهُرْمُزُ سے رَامِيٌّ	۸۔سُلَيْمَةُ الْأَزْدِ سے سُلَيْمِيٌّ	۱۴۔رَبٌّ سے رَبَّانِيٌّ
۳۔طَبِيْعَةٌ سے طَبِيْعِيٌّ	۹۔شَعْرٌ كَثِيْرٌ سے شَعْرَانِيٌّ	۱۵۔أُمَيَّةٌ سے أُمَوِيٌّ
۴۔رُوْحٌ سے رُوْحَانِيٌّ	۱۰۔حَرُوْرَاءُ سے حَرُوْرِيٌّ	۱۶۔دَارِيَا سے دَارَانِيٌّ
۵۔حَرَمَيْنِ سے حَرَمِيٌّ	۱۱۔نَاصِرَةٌ سے نَصْرَانِيٌّ	۱۷۔طَيِّءٌ سے طَائِيٌّ
۶۔عَبْدُ اللّٰهِ سے عَبْدَلِيٌّ	۱۲۔نُوْرٌ سے نُوْرَانِيٌّ	۱۸۔يَمَنٌ سے يَمَانٍ

الدرس الأربعون

مَعْطوف اور عَطْفِ بَیان

معطوف کا بیان:

جو تابع حرفِ عَطْف کے بعد واقع ہوتا ہے اُسے معطوف کہتے ہیں اور معطوف کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں: جَاءَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ.

حُروفِ عَطْف دس ہیں:

وَ (اور): جَاءَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ. فَ (پھر فوراً): جَاءَ زَيْدٌ فَبَكْرٌ.

ثُمَّ (پھر): جَاءَ زَيْدٌ ثُمَّ بَكْرٌ. أَوْ (یا): جَاءَ زَيْدٌ أَوْ بَكْرٌ.

أَمْ (یا): أَزَيْدٌ جَاءَ أَمْ بَكْرٌ. إِمَّا (یا تو): جَاءَ إِمَّا زَيْدٌ وَإِمَّا بَكْرٌ.

بَلْ (بلکہ): جَاءَ زَيْدٌ بَلْ بَكْرٌ. لٰكِنْ (لیکن): زَيْدٌ حَاضِرٌ لٰكِنْ نَائِمٌ.

لَا (نہیں): جَاءَ زَيْدٌ لَا بَكْرٌ. حَتّٰى (یہاں تک کہ): جَاءَ رَاكِبٌ حَتّٰى رَاجِلٌ.

عطفِ بیان کا بیان:

جو تابع صفت نہ ہو اور متبوع کی وضاحت کرے اُسے عطفِ بیان کہتے ہیں اور عطفِ بیان کے متبوع کو مُبَیَّن کہتے ہیں: جَاءَ التَّاجِرُ بَكْرٌ.

قواعد وفوائد:

1. ضمیر مرفوع متصل پر عطف کے لیے معطوف علیہ اور معطوف میں فصل ضروری ہے: صَامَ هُوَ وَبَكْرٌ. ضمیر منصوب پر بلا فصل عطف جائز ہے: زُرْتُهُ وَزَيْدًا.

2. مفرد کا عطف مفرد پر اور جملے کا جملے پر ہوتا ہے: جَاءَ زَيْدٌ وَذَهَبَ أَخُوهُ.

3. معطوف اور عطفِ بیان کا اِعراب معطوف علیہ اور مُبَیَّن کے مطابق ہوتا ہے۔

تمرین (1)

س:1. معطوف اور معطوف عَلَیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. حُروفِ عَطْف کتنے اور کون کونسے ہیں؟ س:3. عطفِ بیان اور مُبَیَّن کسے کہتے ہیں؟ س:4. معطوف اور عطفِ بیان کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. ضمیر پر عطف کے لیے معطوف علیہ اور معطوف میں ضمیر منفصل کا ہونا ضروری ہے۔ 2. مفرد کا عطْف جملہ پر ہوسکتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) معطوف علیہ اور معطوف نیز مبیَّن اور عطْفِ بیان کی شناخت کیجیے۔

۱۔أُكِلَ السَّمَكَةُ حتّٰى رَأْسُهَا. ۲۔غَسَلْتُ الْوَجهَ فَالْيَدَ. ۳۔جاءَ مُحَمَّدٌ أَخِيْ. ۴۔خَالِدٌ ضَرَبَ وَأَكْرَمَ. ۵۔قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَبُو هُرَيْرَةَ. ۶۔بَكْرٌ غَائِبٌ لٰكِنْ أَخُوهُ مَوْجُوْدٌ. ۷۔قَضٰى أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔جَلَسَ الْقَاضِيْ فَالْأَمِيرَ. ۲۔لَقِيْتُ عَتِيْقًا أَبُوْ بَكْرٍ. ۳۔جاءَ نِيْ الْمُسْلِمُوْنَ حتَّى الْعُلَمَاءَ. ۴۔أَكْرَمْتُ ذَا النُّوْرَيْنِ عُثْمَانُ. ۵۔قَامَ أَسَدُ اللّٰهِ عَلِيًّا. ۶۔ذَهَبْتُ إِلٰى صَدِيْقِيْ بَلْ أَخَاهُ. ۷۔مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ وَالصَّالِحَ.

الدرس الحادي والأربعون

بَدَل کا بَیان

جوتابع نسبت میں مقصود ہواور متبوع صرف تمہیداً لایا گیا ہو اُسے بَدَل کہتے ہیں اور بدل کے متبوع کو مُبدَل مِنہ کہتے ہیں: قَامَ الْعَالِمُ بَكْرٌ، قَرَأْتُ الْقُرآنَ نِصْفَهُ.

بَدَل کی اَقسام:

بدل کی چار قسمیں ہیں: ١۔ بدل کل ٢۔ بدل بعض ٣۔ بدل اشتمال ٤۔ بدل غلط

جو بَدَل مُبدَل مِنہ کا کُل ہو اُسے بدَلِ کُل کہتے ہیں: جَاءَ اِبْنِي زَيْدٌ.

جو بَدَل مُبدَل مِنہ کا جز ہو اُسے بدَلِ بعض کہتے ہیں: أُكِلَ الرُّمَّانُ ثُلُثُهُ.

جو بَدَل مُبدَل مِنہ کا متعلّق ہو اُسے بدَلِ اِشتمال کہتے ہیں: شَهِرَ عُمَرُ عَدْلُهُ.

اور جو بَدَل غَلَطی کے اِزالہ کے لیے لایا گیا ہو اُسے بدلِ غلَط کہتے ہیں: جَاءَ زَيْدٌ بَكْرٌ.

قواعد وفوائد:

1. مبدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری ہے: جَاءَ زَيْدٌ رَجُلٌ عَدْلٌ.

2. بدلِ بعض اور بدلِ اِشتمال میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبدل منہ کے مطابق ہو: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ، سُرِقَتْ هِنْدٌ عِقْدُهَا.

3. اسمِ ظاہر، ضمیرِ غائب کا بدل بن سکتا ہے، ضمیرِ مخاطب یا ضمیرِ متکلم کا بدل نہیں بن سکتا: زُرْتُهُ زَيْدًا.

تمرین (1)

س:1. بدَل، مُبدَل منہ اور بدل کی قسمیں مع اَمثِلہ بیان کیجیے۔ س:2. کیا معرفہ کا بدل نکرہ ہوسکتا ہے؟ س:3. بدلِ بعض اور اشتمال میں کیا ضروری ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. جس تابع کی طرف نسبت مقصود ہو اُسے بدَل کہتے ہیں۔ 2. نکرہ کا بدل معرفہ ہو تو اُس کی صفت لانا ضروری ہے۔ 3. بدلِ بعض اور بدلِ کل میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ 4. اسمِ ظاہر، ضمیر کا بدل بن سکتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) بدل اور مبدل منہ پہچانیے اور بدل کی قسم متعین فرمایئے۔

۱۔قَالَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ ﷺ. ۲۔أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ أَوَّلُ خَلِيْفَةٍ. ۳۔اِشْتَهَرَ عُمَرُ عَدْلُهُ. ۴۔عَجِبْتُ مِنْ عُثْمَانَ حَيَائِهِ. ۵۔أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ أَفْقَهُ النِّسَاءِ. ۶۔قَرَأْتُ الْقُرْآنَ نِصْفَهُ. ۷۔بَهَرَنِيْ عَلِيٌّ شَجَاعَتُهُ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔رَأَيْتُ بُسْتَانًا أَشْجَارُهَا. ۲۔أَكْرَمْتَنِيْ خَالِدًا. ۳۔نَظَرْتُ اِلٰى زَيْدٍ رَجُلٍ. ۴۔نَظَرْتُ اِلٰى فَتًى زَيْدًا. ۵۔سُرِقَ خَالِدٌ مَتَاعَهُ. ۶۔قُطِفَ الْأَشْجَارُ ثِمَارٌ. ۷۔أعْجَبَنِى غُلامِىْ عِلْمِهٖ. ۸۔أَكَلْتُ التُّفَّاحَ نِصْفًا. ۹۔لَقِيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ أَمِيْرُهُمْ. ۱۰۔نَظَرْتُ اِلٰى أَحْمَدَ غُلَامَهٗ.

الدرس الثاني والأربعون

اَسمائے عدد کا بیان

جس اِسْم سے کسی چیز کے اَفراد شُمار کیے جائیں اُسے اسمِ عدد کہتے ہیں اور جسے شمار کیا جائے اُسے معدود یا تمییز کہتے ہیں: ثَلَاثَةُ رِجَالٍ، أَرْبَعُ نِسَاءٍ.

اسمِ عدد اور معدود کا استِعمال:

1. وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ معدود کی صفت بن کر اور قیاس کے مطابق (مذکر کے لیے تاء کے بغیر اور مؤنث کے لیے تاء کے ساتھ) آتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ، اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ.

2. ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک اسمِ عدد قیاس کے خلاف آتا ہے (مذکر کے لیے تاء کے ساتھ اور مؤنث کے لیے بغیر تاء کے)[1]: ثَلَاثَةُ رِجَالٍ، أَرْبَعُ نِسْوَةٍ.

3. أَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ کے دونوں جزء (اِکائی اور دَہائی) قِیاس کے مطابق ہوتے ہیں: أَحَدَ عَشَرَ مَرْءً، إِحْدٰی عَشَرَةَ مَرْأَةً.

4. ثَلَاثَةَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کا پہلا جز (اِکائی) خلاف قِیاس اور دوسرا جز (دَہائی) مطابق قِیاس ہوتا ہے: ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، ثَلَاثَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً.

5. أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک اسمِ عدد میں ایک اور دو کی اِکائی مطابق قِیاس اور تین سے نو تک کی اِکائی خلافِ قِیاس ہوگی اور دہائیاں ایک ہی حال پر رہیں گی: أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا، ثَلَاثٌ وَتِسْعُوْنَ اِمْرَأَةً.

6. مِأَةٌ، أَلْفٌ اور اِن کا تثنیہ وجمع معدود کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں: مِئَةُ كِتَابٍ، مِئَتَا كِتَابٍ، مِئَاتُ كِتَابٍ، أَلْفُ شَهْرٍ، أُلُوْفُ شَهْرٍ.

تنبیہ 1: ثَلاثَۃٌ سے عَشَرَۃٌ تک کا معدود جمع اور مجرور ہوتا ہے، أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ تک کا معدود مفرد اور منصوب ہوتا ہے اور مِأَۃٌ، أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کا معدود مفرد اور مجرور ہوتا ہے جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

تنبیہ 2: أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَۃَ عَشَرَ تک اسم عدد کے دونوں جزء مبنی علی الفتح ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے پہلے جزء کے، اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا جزء اور باقی تمام اَسمائے عدد معرب ہوتے ہیں جن کا اعراب عامل کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔

تمرین (1)

س:1. اسمِ عدد اور معدود کسے کہتے ہیں؟ س:2. اَسمائے عدد اور معدود کے استعمال کا مکمل طریقہ بیان فرمایئے۔ س:3. معرب اور مبنی اسمائے عدد بیان کیجیے۔

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

1. معدود ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ 2. گیارہ سے ننانوے تک تمام اسمائے عدد مبنی ہوتے ہیں۔ 3. اسم عدد ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

تمرین (3)

درج ذیل جملوں میں اَغلاط کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔بِعْتُ ثَلاثُ كِتَابٍ. ۲۔فِي الْجَامِعَةِ عِشْرِيْنَ طَلَبَةٌ. ۳۔اِشْتَرِيْتُ اِثْنَا عَشَرَ شَاةٌ. ۴۔كَانَ فِي الْبُسْتَانِ عِشْرِيْنَ شَجَرَةٍ. ۵۔اِنَّ فِي الْقِطَارِ أَحَدٌ وَتِسْعُوْنَ نَمْلَةٌ. ۶۔فِي الدَّارِ تِسْعَةَ غُرُفَةً. ۷۔هٰذِهِ أَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ أَحَادِيْثُ.

الدرس الثالث والأربعون

اسمائے کنایہ کا بیان

جو اسم کسی مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے اسے اسم کنایہ کہتے ہیں: کَمْ أَخًا لَکَ؟ (تمہارے کتنے بھائی ہیں) قُلْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ (میں نے ایسا ایسا کہا)

مبہم عدد پر دلالت کرنے والے اسماء تین ہیں: کَمْ، کَذَا اور کَأَیِّنْ. اور مبہم بات پر دلالت کرنے والے اسماء دو ہیں: کَیْتَ اور ذَیْتَ.

قواعد وفوائد:

1. کَمْ سے کسی چیز کی تعداد کے متعلق سوال کیا جائے تو اسے کَمْ اِستِفْهَامِیّہ اور تعداد کے متعلق خبر دی جائے تو اسے کَمْ خَبَرِیّہ کہیں گے: کَمْ کُتُبٍ عِنْدِي.
2. کَمْ سے جس چیز کی تعداد کے متعلق سوال کیا جائے یا خبر دی جائے وہ کَمْ کے بعد آتی ہے اور کَمْ کی تمییز کہلاتی ہے۔
3. کَمْ اِسْتِفْهَامِیّہ کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے اور اگر کَمْ سے پہلے مضاف یا حرفِ جر ہو تو اسے جر دینا بھی جائز ہے: غُلَامَ کَمْ رَجُلٍ لَقِیْتَ، بِکَمْ دِرْهَمٍ اشْتَرَیْتَ الْقَلَمَ.
4. کَمْ خَبَرِیّہ کی تمییز مِنْ کی وجہ سے یا کَمْ کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے اور یہ مفرد اور جمع دونوں طرح آسکتی ہے: کَمْ مِنْ بَلَدٍ رَأَیْتُ. اور تمییز سے پہلے فعل متعدی ہو تو تمییز پر مِنْ لانا واجب ہے: کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَرْیَةٍ.
5. کَذَا سے کسی چیز کی قلیل یا کثیر تعداد کے متعلق خبر دی جاتی ہے اور اس کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے: جَاءَ کَذَا عَالِمًا. یہ تکرار کے ساتھ بھی آتا ہے۔

6. کَأَیِّنْ (۲) سے عدد کثیر کے متعلق خبر دی جاتی ہے، اس کی تمیز مفرد اور مِنْ کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے: کَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا.

7. کَیْتَ، ذَیْتَ یہ دونوں تکرار کے ساتھ آتے ہیں ان کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے: قُلْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ حَدِیْثًا.

تمرین (1)

س:1. اسم کنایہ کسے کہتے ہیں اور یہ کتنے اور کونسے ہیں؟ س:2. کَمْ استفہامیہ اور خبریہ کسے کہتے ہیں؟ س:3. کَذَا، کَأَیِّنْ، کَیْتَ اور ذَیْتَ کی تمیز کس طرح آتی ہے؟ س:4. کَمْ استفہامیہ اور کَمْ خبریہ کی تمیز کس طرح آتی ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. کَمْ اِستِفہامِیّہ کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔ 2. کَمْ خَبَرِیّہ کی تمیز ہمیشہ جمع اور مجرور ہوتی ہے۔

تمرین (3)

اسمائے کنایہ پہچانیں اور (اِفراد، جمع اور اِعراب کے لحاظ سے) تمیز کا حکم بتائیے۔

۱۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. ۲۔ عِنْدِيْ كَذَا وَ كَذَا كِتَابًا.

۳۔ رَأْيِ كَمْ رَجُلٍ أَخَذْتَ؟ ۴۔ كَمْ مِيْلًا سِرْتَ؟ ۵۔ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ.

۶۔ اَلْمُسَافِرُوْنَ كَذَا رَجُلًا. ۷۔ كَمْ عَالِمًا زُرْتَ؟ ۸۔ قُلْتُ كَيْتَ وَ كَيْتَ حَدِيْثًا.

۹۔ دِيْوَانَ كَمْ شَاعِرٍ قَرَأْتَ؟ ۱۰۔ خُطْبَةَ كَمْ خَطِيْبٍ سَمِعْتُ.

الدرس الرابع والأربعون

اسمائے افعال کا بیان

جو اسم، فعل کا معنی دے اسے اسمِ فعل کہتے ہیں: شَتَّانَ (جدا ہوا) هَا (پکڑ)۔

اسم فعل کی اقسام:

اسمِ فعل کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ اسمِ فعل بمعنی ماضی: هَيْهَاتَ خَالِدٌ.

۲۔ اسمِ فعل بمعنی امر حاضر: رُوَيْدَ زَيْدًا، عَلَيْكَ الْعَفْوَ، آمِيْنَ.

قواعد وفوائد:

1. اسم فعل اپنے فاعل (مضمر یا مظہر) کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

2. اسم فعل کا صیغہ واحد ہی رہتا ہے ہاں! اگر اس کے آخر میں کاف خطاب ہو تو وہ مخاطَب کے مطابق ہوتا ہے: عَلَيْكِ نَفْسَكِ، عَلَيْكُمَا أَنْفُسَكُمَا.

3. اسم فعل هَاءَ (لو) کو صیغہ واحد پر رکھنا اور مخاطَب کے مطابق لانا دونوں جائز ہے: هَاءَ، هَاءِ، هَاءُمَا، هَاءُمْ، هَاؤُنَّ.

4. جو اسم فعل، ظرف، جار مجرور، مصدر یا تنبیہ سے بنایا گیا ہو اُسے منقول کہتے ہیں: أَمَامَكَ، عَلَيْكَ، بَلْهَ، هَا.

جو اسمِ فعل، فعل کے صیغے سے پھیر کر بنایا گیا ہو اُسے معدول کہتے ہیں: نَزَالِ (اتر)، ضَرَابِ (مار) یہ دونوں اِنْزِلْ اور اِضْرِبْ سے بنائے گئے ہیں۔

اور جو اسم فعل اِن کے علاوہ ہو اُسے مرتجل کہتے ہیں: أُفٍّ.

5. اسمِ فعل مرتجل اور منقول، سَماعی ہیں جبکہ اسمِ فعل معدول قِیاسی ہے یعنی ثلاثی مجرد فعل سے فَعَالِ کے وزن پر بنا سکتے ہیں: قَتَالِ، سَمَاعِ وغیرہ۔

تمرین (1)

س:1. اسمِ فعل کسے کہتے ہیں اور یہ کیا عمل کرتا ہے؟ س:2. اسمِ فعل سماعی ہے یا قیاسی؟ س:3. اسمِ فعل منقول، معدول اور مرتجل کسے کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. اسمِ فعل کو واحد یا مخاطب کے مطابق دونوں طرح لانا جائز ہے۔ 2. تمام اسمائے افعال سماعی ہوتے ہیں۔

تمرین (3)

معنی پر غور کرتے ہوئے اسمِ فعل کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔ هَيْهَاتَ الْيَأْسُ. ۲۔ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ. ۳۔ عليك الرفق .

۴۔ فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ. ۵۔ حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ. ۶۔ شَتَّانَ بَكْرٌ وَخَالِدٌ.

۷۔ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ. ۸۔ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ. ۹۔ سَرْعَانَ الْبَاصُّ.

۱۰۔ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ. ۱۱۔ صَهْ يَا وَلَدُ. ۱۲۔ رُوَيْدَ زَيْدًا.

الدرس الخامس والأربعون

مَصْدَر کا بَیان

جو اسم فقط حَدَث (معنی) پر دلالت کرتا ہو اور اُس سے دوسرے صیغے (فعل، اسمِ فاعل، اسمِ مفعول وغیرہ) بنتے ہوں اُسے مَصْدَر کہتے ہیں: نَصْرٌ، جُلُوْسٌ.

قواعد وفوائد:

1. مصدر تین طرح سے استعمال ہوتا ہے:

۱۔ اِضافت کے ساتھ: حَسُنَ قِيَامُ زَيْدٍ. ۲۔ تنوین کے ساتھ: حَسُنَ قِيَامٌ زَيْدٌ. ۳۔ الف لام کے ساتھ: حَسُنَ الْقِيَامُ زَيْدٌ.

2. فعل لازم کا مصدر فعلِ لازم کی طرح اور فعل متعدی کا مصدر فعلِ متعدی کی طرح عمل کرتا ہے: حَسُنَ ذَهَابٌ زَيْدٌ، حَسُنَ تَعْلِيْمٌ زَيْدٌ بَكْرًا.

3. مصدر فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو تو فاعل یا مفعول لفظاً مجرور ہو جائے گا: حَسُنَ إِكْرَامُ زَيْدٍ بَكْرًا، حَسُنَ إِكْرَامُ بَكْرٍ زَيْدٌ.

4. مصدر کا فاعل یا مفعول بہ کبھی محذوف ہوتا ہے: أَكْلُ رُمَّانٍ، أَكْلُ زَيْدٍ.

5. مصدر کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مصدر صریح: وہ جو صراحۃً مصدر ہو: فَتْحٌ، اِكْرَامٌ، تَعْلِيْمٌ وغیرہ۔

۲۔ مصدر مؤوّل: وہ جو صراحۃً تو مصدر نہ ہو لیکن مصدر کی تاویل (معنی) میں ہو: يَسُرُّنِي أَنَّ زَيْدًا مُخْلِصٌ (یہاں أَنَّ زَيْدًا مُخْلِصٌ اِخْلَاصُ زَيْدٍ کے معنی میں ہے)

6. مصدر مؤوّل حرف مصدر (أَنَّ، أَنْ اور مَا) اور مابعد سے مرکب ہوتا ہے۔

تمرین (1)

س:1. مصدر کسے کہتے ہیں اور یہ کتنے طریقوں سے آتا ہے؟ س:2. مصدر کیا عمل کرتا ہے؟ س:3. حروف مصدر اور مصدر کی اقسام بیان فرمایئے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جو اِسْم معنی پر دلالت کرے اُسے مصدر کہتے ہیں۔ 2. ہر مصدر فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔ 3. مصدر دو طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ 4. حرف مصدر کا مابعد مصدر مؤول کہلاتا ہے۔

تمرین (3)

مصدرِ صریح اور مصدرِ مؤول کی شناخت کیجیے۔

۱۔حَاوَلْتُ كِتَابَةَ رِسَالَةٍ. ۲۔سَرَّنِيْ أَنَّهُ عَالِمٌ. ۳۔اَلْغِيْبَةُ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ. ۴۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا أَنْعَمَ. ۵۔أَعْجَبَنِيْ أَنْ عَفَوْتَ. ۶۔وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ. ۷۔مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَكُفَّ لِسَانَكَ.

……افعال عاملہ، اسمائے عاملہ اور حروف عاملہ……

چھ قسم کے افعال عامل ہوتے ہیں: (۱)فعل معروف (۲)فعل مجہول (۳)افعال ناقصہ (۴)افعال مقاربہ (۵)افعال مدح وذم (۶)تعجب کے دونوں فعل۔ دس قسم کے اسماء عامل ہوتے ہیں: (۱)اسمائے شرط (۲)اسمائے افعال (۳)اسمائے کنایہ (۴)اسم فاعل (۵)اسم مفعول (۶) صفت مشبہہ (۷)اسم تفضیل (۸)اسم مصدر (۹)اسم مضاف (۱۰)اسم تام۔ اور سات قسم کے حروف عامل ہوتے ہیں: (۱)حروف ناصبہ (۲)حروف جازمہ (۳)حروف جارہ (۴)حروف مشبہہ بالفعل (۵)ما اور لا مشابہ بلیس (۶)لائے نفی جنس (۷)حروف نداء۔ (نحو میر)

الدرس السادس والأربعون

اسمِ فاعل کا بیان

جو اسمِ مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو اُسے اسمِ فاعل کہتے ہیں: آكِلٌ، مُكْرِمٌ، مُعَلِّمٌ.

اسم فاعل کا عمل:

اسمِ فاعل فعل معروف کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اپنے فاعل کو رفع اور چھ اَسماء کو نصب دیتا ہے:

1. مفعول مطلق: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ قِيَامًا. 2. مفعول فیہ: هَلْ صَائِمٌ زَيْدٌ غَدًا.
3. مفعول معہ: أَ جَاءٍ بَرْدٌ وَالْجُبَّةَ. 4. مفعول لہ: هَلْ قَائِمٌ بَكْرٌ اِكْرَامًا.
5. حال: هَلْ ذَاهِبٌ زَيْدٌ رَاكِبًا. 6. تمییز: أَ مُنْفَجِرَةٌ أَرْضٌ عُيُوْنًا.

اور فعل متعدی کا اسمِ فاعل مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے: أَ نَاصِرٌ زَيْدٌ عَمْرًا.

اسم فاعل کے عمل کی شرطیں:

اسمِ فاعل پر اَلْ نہ ہو تو اس کے عمل کے لیے شرط یہ ہے کہ یہ حال یا مستقبل کے معنیٰ میں ہو اور اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذو الحال، نفی یا استفہام ہو: زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ، جَاءَ وَلَدٌ قَائِمٌ أَخُوْهُ، جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلامُهُ، مَا ذَاهِبٌ أَحَدٌ، أَ ذَاهِبٌ أَحَدٌ. اور اگر اُس پر اَلْ ہو تو اُس کے عمل کے لیے کوئی شرط نہیں: رَأَيْتُ النَّاصِرَ عَمْرًا أَمْسِ.

قواعد وفوائد:

1. ثلاثی مجرد سے اسم فاعل 'فَاعِلٌ (۳)' کے وزن پر آتا ہے: فَاتِحٌ. اور غیر ثلاثی مجرد سے مضارع کے وزن پر آتا ہے لیکن اس میں علامت مضارع کی جگہ میم مضموم آتی ہے اور ماقبل آخر مکسور ہوتا ہے: مُکْرِمٌ، مُتَرْجِمٌ، مُتَدَحْرِجٌ.

2. اسم فاعل کے بعد ایسا اسم ہو جو فاعل بن سکتا ہو تو وہی اُس کا فاعل بنے گا: أَضَارِبٌ زَيْدٌ. ورنہ اُس میں موجود ضمیر فاعل بنے گی: أَ زَيْدٌ مُكْرِمٌ بَكْرًا.

3. فاعل 'اسم ظاہر ہو تو اسم فاعل واحد ہی آئے گا: أَ قَائِمٌ وَلَدَانِ. اور فاعل' اسم ضمیر ہو تو اسم فاعل ضمیر کے مرجع کے مطابق آئے گا: اَلرِّجَالُ نَاصِرُوْنَ.

4. اسم فاعل تذکیر وتانیث میں اپنے فاعل کے مطابق آتا ہے: هٰذَا وَلَدٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ، هٰذَا وَلَدٌ عَالِمَةٌ أُمُّهُ.

5. فاعل اگر مؤنث لفظی، اسمِ جمع یا جمع مکسّر ہو تو اسم فاعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے: أَ طَالِعٌ شَمْسٌ، مَا نَاصِرٌ قَوْمٌ، أَ ذَاهِبٌ رِجَالٌ.

اسمِ مبالغہ:

1. جو اسمِ مشتق مُبالغہ پر دلالت کرے اُسے اسم مبالغہ کہتے ہیں: أَكَّالٌ، ظَلُوْمٌ.

2. اسم مبالغہ مختلف اوزان پر آتا ہے: فَعَّالٌ، فَعُوْلٌ، فَعَّالَةٌ، فَعِلٌ، فَعْلٌ وغیرہ لیکن یہ سب سَماعی ہیں۔

3. اسم مبالغہ بھی ذکر کردہ شرائط کے ساتھ اسم فاعل کی طرح عمل کرتا ہے: زَيْدٌ فَطِنٌ ابْنُهُ، جَاءَ التِّلْمِيْذُ الْمَدَّاحُ أُسْتَاذَهُ إِيَّاهُ.

تمرین (1)

س:1. اسمِ فاعل اور اسم مبالغہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے؟ س:3. اسمِ فاعل کے عمل کے لیے کیا شرط ہے؟ س:4. اسمِ فاعل کس وزن پر آتا ہے؟ س:5. اسمِ فاعل مذکر آتا ہے یا مؤنث یا دونوں طرح آسکتا ہے؟ س:6. اسم فاعل ہمیشہ واحد آئے گا یا تثنیہ اور جمع بھی آسکتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جس اسم کے ساتھ فعل قائم ہو وہ اسم فاعل ہے۔ 2. اسم فاعل کے عمل کی چھ شرطیں ہیں۔ 3. ہر اسم فاعل، فاعل کو رفع اور چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔ 4. اسم مبالغہ فَعَّالٌ یافَعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں اسم فاعل اور اسم مبالغہ کے عمل کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔أَ مُكْرِمٌ بَكْرٌ ضَيْفَهُ؟ ۲۔جاءَ الْقَائِمُ أَخُوْهُ؟ ۳۔قَامَ الرَّجُلُ الْمُعْطِي الْمَسَاكِيْنَ. ۴۔خَالِدٌ ذَاهِبٌ صَدِيْقُهُ. ۵۔هَلْ غَفَّارٌ أَبُوْهُ الْإِسَاءَةَ. ۶۔هٰذَا رَجُلٌ فَطِنٌ أَبْنَاؤُهُ. ۷۔يَخْطُبُ الْقَائِدُ رَافِعًا صَوْتَهُ. ۸۔بَكْرٌ عَلَّامَةٌ أَبَوَاهُ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔خَالِدٌ نَاصِرٌ أَخَاهُ أَمْسِ. ۲۔جَلَسَ الْقَاضِي الْعَالِمُ بِنْتُهُ. ۳۔ذَهَبَ خَلِيْفَةٌ عَالِمَةٌ وَلَدُهُ. ۴۔جَاءَ وَلَدَانِ لَاعِبَانِ أُخْتُهُمَا. ۵۔هٰذَا طَلْحَةُ الشَّاعِرُ أُمُّهُ. ۶۔فَازَتْ بِنْتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ مُعَلِّمَتُهُمَا. ۷۔ضَارِبٌ رَجُلٌ وَلَدًا. ۸۔قَامَ رِجَالٌ مُؤْمِنٌ. ۹۔نَاصِرٌ زَيْدٌ فَقِيْرًا.

الدرس السابع والأربعون

اسمِ مفعول کا بیان

جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا اُسے اسمِ مفعول کہتے ہیں: مَضْرُوْبٌ، مُکْرَمٌ.

اسمِ مفعول کا عمل:

اسم مفعول فعلِ مجہول کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اپنے نائب فاعل کو رفع اور چھ اَسماء کو نصب دیتا ہے:

1. مفعولِ مطلق: أَ مَنْصُوْرٌ زَيْدٌ نَصْرًا. 2. مفعولِ فیہ: أَ مَقْتُوْلٌ بَکْرٌ لَيْلًا.
3. مفعولِ معہ: أَ مُکْرَمٌ خَالِدٌ وَبَکْرًا. 4. مفعولِ لہ: أَ مَزُوْرٌ عَالِمٌ أَدَبًا.
5. حال: هَلْ مُبَشَّرٌ أَحَدٌ کَسْلَانَ. 6. تمییز: أَ مَحْبُوْبٌ زَيْدٌ نَفْسًا.

جس فعل کے دو یا تین مفعول ہوں اس کا اسمِ مفعول پہلے مفعول کو رفع اور باقیوں کو نصب دیتا ہے: بَکْرٌ مُعْطًی غُلَامُهُ دِرْهَمًا، خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا.

اسمِ مفعول کے عمل کی شرطیں:

اسمِ مفعول پر اَلْ نہ ہو تو اُس کے عمل کے لیے شرط یہ ہے کہ اسمِ مفعول حال یا مستقبل کے معنی میں ہو اور اُس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذو الحال، نفی یا اِستفہام ہو: زَيْدٌ مَبِيْعٌ قَلَمُهُ، جَاءَ وَلَدٌ مَنْصُوْرٌ أَبُوْهُ، جَاءَ زَيْدٌ مَرْکُوْبًا فَرَسُهُ.

اور اگر اس پر اَلْ ہو تو اُس کے عمل کے لیے کوئی شرط نہیں: جَاءَ خَالِدٌ الْمَنْصُوْرُ جَيْشُهُ أَمْسِ.

قواعد وفوائد:

1. ثلاثی مجرد سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ (۴) کے وزن پر آتا ہے: مَنْصُوْرٌ. اورغیر ثلاثی مجرد سے مضارع کے وزن پر آتا ہے لیکن اس میں علامت مضارع کی جگہ میم مضموم آتی ہے اور ماقبل آخر مفتوح ہوتا ہے: مُكْرَمٌ، مُتَرْجَمٌ.

2. اسم مفعول کے بعد ایسا اسم ہو جو نائب فاعل بن سکتا ہو تو وہی نائب فاعل بنے گا: أَ مَنْصُوْرٌ زَيْدٌ. ورنہ اُس میں موجود ضمیر نائب فاعل بنے گی: زَيْدٌ مَنْصُوْرٌ.

3. نائب فاعل، اسم ظاہر ہو تو اسم مفعول واحد ہی آئے گا: أَ مَشْغُوْلٌ وَلَدَانِ. اور نائب فاعل اسم ضمیر ہو تو اسم مفعول اُس ضمیر کے مرجع کے مطابق آئے گا: اَلرَّجُلُ مَنْصُوْرٌ، اَلرَّجُلَانِ مَنْصُوْرَانِ، اَلرِّجَالُ مَنْصُوْرُوْنَ.

4. اسم مفعول تذکیر و تانیث میں اپنے نائب فاعل کے مطابق آتا ہے: هٰذَا وَلَدٌ مَنْصُوْرٌ أَبُوْهُ، هٰذَا وَلَدٌ مَنْصُوْرَةٌ أُمُّهُ.

5. نائب فاعل اگر مؤنث لفظی، اسمِ جمع یا جمع مکسّر ہو تو اسم مفعول مذکر اور مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے: أَ مَرْئِيٌّ شَمْسٌ، مَا مَنْصُوْرٌ قَوْمٌ، هل مَفْتُوْحٌ بِلَادٌ.

تمرین (1)

س:1. اسمِ مفعول کسے کہتے ہیں؟ س:2. اسم مفعول کیا عمل کرتا ہے؟ س:3. اسمِ مفعول کے عمل کی کیا شرطیں ہیں؟ س:4. ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے اسمِ مفعول کس وزن پر آتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جس اسم پر فعل واقع ہوا ُسے اسم مفعول کہتے ہیں۔ 2. اسم مفعول کے عمل کی پانچ شرطیں ہیں۔ 3. اسم مفعول، فاعل کو رفع اور چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔ 4. اسم مفعول صرف مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں اسم مفعول کے عمل کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔أَ مُكْرَمٌ جَعْفَرٌ عِلْمًا؟ ۲۔جَاءَ الْمَشْدُوْدُ يَدُهُ؟ ۳۔قَامَ الْمُعْطٰى وَلَدُهُ عِلْمًا. ۴۔عَلِيٌّ مُطَهَّرَةٌ ثِيَابُهُ. ۵۔هَلْ مَغْفُوْرٌ ذَنْبُهُ. ۶۔هٰذَا رَجُلٌ مَحْمُوْدٌ أَفْعَالُهُ. ۷۔فَرِيْدٌ مَبِيْعَةٌ غِلْمَانُهُ. ۸۔خَالِدٌ مَشْهُوْرٌ شَجَاعَتُهُ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔خَالِدٌ مَنْصُوْرٌ أَخُوْهُ أَمْسِ. ۲۔هِنْدٌ مَفْقُوْدَةٌ عِقْدُهَا. ۳۔جَاءَ رِجَالٌ مَحْمُوْدٌ. ۴۔هٰذِهِ دَارٌ مَفْتُوْحَةٌ بَابُهَا. ۵۔جَاءَ وَلَدَانِ مَسْرُوْرَانِ أُمُّهُمَا. ۶۔رَأَيْتُ شَجَرَةً مَمْدُوْدًا. ۷۔مُعْطًى فَقِيْرٌ دِرْهَمًا. ۸۔قَامَ رِجَالٌ مَهْزُوْمٌ. ۹۔مَسْمُوْعٌ صُرَاخُ طِفْلٍ. ۱۰۔هَاتَانِ بِنْتَانِ مَعْرُوْفَتَانِ ذَكَاوَتُهُمَا.

4. فاعل، اسم ظاہر ہوتو صیغۂ صفت ہمیشہ واحد آئے گا: أَ حَسَنٌ أَوْلَادُ؟ اور اسم ضمیر ہوتو صیغہ صفت ضمیر کے مرجع کے مطابق آئے گا: اَلرِّجَالُ حَسَنُوْنَ.

5. فاعل مؤنث لفظی، اسمِ جمع یا جمع مکسّر ہوتو صیغہ صفت مذکر اور مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے: أَ أَحْمَرُ شَمْسٌ، مَا لَئِيْمٌ قَوْمٌ، أَ كَرِيْمٌ رِجَالٌ.

تمرین (1)

س:1. صفت مشبہ کسے کہتے ہیں اور یہ کیا عمل کرتا ہے؟ س:2. صفت مشبہ کے عمل کی کیا شرط ہے؟ س:3. صفت مشبہ کس کس وزن پر آتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جو اسْم ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنیٰ ہو اُسے صفتِ مشبّہ کہتے ہیں۔ 2. صفتِ مشبّہ کے عمل کی پانچ شرطیں ہیں۔

تمرین (3)

(الف) صفت مشبہ اور اس کے عمل کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔اَللّٰهُ كَرِيْمٌ. ۲۔زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُه. ۳۔أَنَا عَطْشَانُ. ۴۔أَ حَسَنٌ زَيْدٌ؟ ۵۔جَاءَ رِجَالٌ حَسَنُوْنَ وَجْهًا. ۶۔هٰذِهٖ طِفْلَةٌ حَسَنَةٌ. ۷۔شَاةٌ أَبْيَضُ رَأْسُهَا.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔كَرِيْمٌ اِبْنَا خَالِدٍ. ۲۔اَلرَّجُلَانِ حَسَنَانِ غُلَامُهُمَا. ۳۔زَيْدٌ عَطْشَانُ بِنْتُهٗ. ۴۔لَئِيْقٌ وَلَدَانِ. ۵۔جَاءَ الرِّجَالُ الْحَسَنُوْنَ أَخْلَاقُهُمْ. ۶۔هٰذَا رَجُلٌ ذَكِيٌّ بِنْتُهٗ. ۷۔رَأَيْتُ أَوْلَادًا فَطِيْنًا. ۸۔هٰذِهٖ بَقَرَةٌ بَيْضَاءُ رَأْسُهَا.

الدرس التاسع والأربعون

اسمِ تفضیل کا بیان

جو اسمِ مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں کسی کے مقابلے میں مصدری معنی کی زیادتی ہو اُسے اسمِ تفضیل کہتے ہیں: اَلْعِلْمُ أَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ(۱).

جس ذات میں معنی کی زیادتی ہو اُسے مُفَضَّل اور جس کے مقابلے میں زیادتی ہو اُسے مُفَضَّل عَلَيْهِ کہتے ہیں لہذا مذکورہ بالا مثال میں ''علم'' مفضَّل اور ''مال'' مفضَّل علیہ ہے۔

اسمِ تفضیل کا استعمال:

اسمِ تفضیل کا استعمال تین طریقوں میں سے کسی بھی ایک طریقے سے ہوتا ہے:

1. أَلْ کے ساتھ: جَاءَ زَيْدٌ الأَفْضَلُ.
2. مِنْ کے ساتھ: زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ خَالِدٍ.
3. اضافت کے ساتھ: اَلنَّبِيُّ أَفْضَلُ الْخَلْقِ.

قواعد وفوائد:

1. جو اسمِ تفضیل أَلْ کے ساتھ استعمال ہو اُس کا مذکر اور مؤنث ہونے میں اور واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں موصوف (ماقبل) کے مطابق ہونا ضروری ہے: جَاءَ زَيْدٌ الأَفْضَلُ، جَاءَ الزَّيْدَانِ الأَفْضَلَانِ، جَاءَ الزَّيْدُوْنَ الأَفْضَلُوْنَ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ الْفُضْلٰى، جَاءَتِ الْفَاطِمَتَانِ الْفُضْلَيَانِ.

2. جو اسمِ تفضیل مِنْ کے ساتھ استعمال ہو وہ ہر حال میں واحد مذکر ہی آئے گا:

اَلزَّيْدَانِ أَطْوَلُ مِنْ خَالِدٍ، سَلْمٰى أَجْدَرُ مِنْ هِنْدٍ (سلمٰی ہند سے زیادہ لائق ہے)۔

3. جو اسمِ تفضیل اضافت کے ساتھ استعمال ہو وہ واحد مذکر اور موصوف کے مطابق دونوں طرح آسکتا ہے: اَلْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ الْخَلْقِ یا أَفْضَلُو الْخَلْقِ.

4. ثلاثی مجرد فعل سے اسمِ تفضیل مذکر کے لیے أَفْعَلُ اور مؤنث کے لیے فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے جبکہ اُس میں رنگ، حُلیہ یا ظاہری عیب والا معنی نہ ہو: زَيْدٌ أَبْلَدُ مِنْ خَالِدٍ (زید خالد سے زیادہ کند ذہن ہے) جَاءَتْ هِنْدٌ الْبُلْدٰى.

5. غیر ثلاثی مجرد فعل یا وہ ثلاثی مجرد فعل جس میں رنگ، حلیہ اور عیب کا معنی ہو اس سے اسمِ تفضیل أَفْعَلُ یا فُعْلٰى کے وزن پر نہیں بن سکتا۔

لہذا اس طرح کے فعل سے اسمِ تفضیل بنانے کے لیے أَشَدُّ، أَكْثَرُ وغیرہ لاتے ہیں پھر اُس فعل کا مصدر بطور تمیز منصوب ذکر کرتے ہیں: خَالِدٌ أَكْثَرُ إِكْرَامًا یا حُمْرَةً یا عَرَجًا.

6. خَيْرٌ، شَرٌّ اور حَبٌّ اسمِ تفضیل ہیں کیونکہ یہ اصل میں أَخْيَرُ، أَشَرُّ اور أَحَبُّ ہیں۔

7. اگر مفضَّل علیہ معلوم ہو تو اسے حذف کر دینا بھی جائز ہے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ یہ اصل میں "اَللّٰهُ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" ہے۔

تمرین (1)

س:1. اسمِ تفضیل، مفضل اور مفضل علیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. اسمِ تفضیل کون

کونسے طریقے سے استعمال ہوتا ہے؟ س:3. اسم تفضیل اَلْ یا مِنْ یا اضافت کے ساتھ استعمال ہو تو کس طرح آتا ہے؟ س:4. اسم تفضیل کس وزن پر آتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جو اسم ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنی کی زیادتی ہو اُسے اسمِ تفضیل کہتے ہیں۔ 2. جس ذات کے مقابلے میں معنی کی زیادتی ہو اُسے مُفَضَّل کہتے ہیں۔

3. اسم تفضیل ہمیشہ موصوف کے مطابق آتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) اسم تفضیل، مفضل اور مفضل علیہ الگ الگ کیجیے۔

۱۔اَلْعِلْمُ أَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ. ۲۔اَلنَّبِيُّ أَفْضَلُ مِنَ الْوَلِيِّ. ۳۔اَلْعَمَلُ خَيْرٌ مِنَ الْبَطَالَةِ. ۴۔اَلْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ. ۵۔اَللّٰهُ أَكْبَرُ. ۶۔اَلْهِنْدَاتُ فُضْلَيَاتُ الْبَنَاتِ. ۷۔وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى. ۸۔اَلْكُفَّارُ أَحْرَصُ النَّاسِ. ۹۔أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا. ۱۰۔زَيْدٌ أَشَدُّ إِكْرَامًا مِنْ خَالِدٍ. ۱۱۔اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔ذَهَبَ الرَّجُلُ الْأَكْرَمُ مِنْ بَكْرٍ. ۲۔سَافَرَتْ عَائِشَةُ الْأَفْضَلُ.

۳۔اَلثَّوْبُ أَخْضَرُ مِنَ الْوَرَقَةِ. ۴۔اَلرِّجَالُ أَفْضَلُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ. ۵۔اَلْهِنْدَانِ كُرْمٰى النِّسَاءِ. ۶۔اَلشَّجَاعَةُ عُظْمٰى مِنَ الْجُبْنِ. ۷۔زَيْدٌ أَعْوَرُ مِنْ خَالِدٍ.

۸۔مَرَّ الرَّجُلَانِ الْأَعْلَمُ. ۹۔هٰذِهِ الْبَقَرَةُ أَصْفَرُ مِنْ تِلْكَ.

الدرس الخمسون

اِضافت کا بیان

اِضافت کی تعریف:

کسی اسم کی دوسرے اسم کی طرف نسبت کرنا اِضافت کہلاتا ہے: بَکْرٌ غُلَامُ زَیْدٍ، اَلْوَلَدُ حَسَنُ الْوَجْهِ.

اِضافت کی اقسام:

اِضافت کی دو قسمیں ہیں: ۱۔اِضافتِ لفظیہ ۲۔اِضافتِ معنویہ۔

جس اِضافت میں صفَت کا صیغہ (اسم فاعل، اسم مفعول، صفتِ مشبّہہ، اسم تفضیل) اپنے معمول (فاعل یا مفعول بہ) کی طرف مضاف ہو اُسے اِضافتِ لفظیہ یا اِضافتِ مجازِیہ کہتے ہیں: زَیْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ، خَالِدٌ ضَارِبُ عَمْرٍو.

اور جس اِضافت میں صفَت کا صیغہ معمول کی طرف مضاف نہ ہو اُسے اِضافت معنویہ یا اِضافتِ حقیقیہ کہتے ہیں: خَالِدٌ غُلَامُ زَیْدٍ، بَکْرٌ کَاتِبُ الْقَاضِيْ.

اضافت معنویہ کی اقسام:

اضافتِ معنویہ کی تین قسمیں ہیں(۷):

1. اِضافت بمعنی فِيْ: وہ اِضافت جس میں مضاف الیہ مضاف کے لیے ظرف ہو: صَلٰوۃُ اللَّیْلِ. (اِس میں مضاف اِلیہ سے پہلے حرفِ جر فِيْ پوشیدہ ہوتا ہے)

2. اِضافت بمعنی مِنْ: وہ اِضافت جس میں مضاف اِلیہ مضاف کی جنس ہو: خَاتَمُ فِضَّةٍ. (اِس میں مضاف اِلیہ سے پہلے حرفِ جر مِنْ پوشیدہ ہوتا ہے)

3. اِضافت بمعنی لام: وہ اِضافت جس میں مضاف اِلیہ مضاف کے لیے نہ ظرف ہو نہ جنس: غُلَامُ زَيْدٍ. (اِس میں مضاف اِلیہ سے پہلے حرفِ جر لام پوشیدہ ہوتا ہے)

قواعد وفوائد:

1. اِضافتِ لفظیہ میں مضاف، تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو یا مضاف اِلیہ معرَّف باللام ہو تو مضاف پر اَلْ آسکتا ہے: جَاءَ الضَّارِبَا وَلَدٍ، جَاءَ الضَّارِبُوْا وَلَدٍ، جَاءَ الضَّارِبُ الْوَلَدِ.

2. اضافت لفظیہ کی وجہ سے مضاف معرفہ یا نکرہ مخصوصہ نہیں بنتا[۸]۔

3. مفرد صحیح یا قائم مقام صحیح یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو تو ي پر سکون اور فتحہ دونوں پڑھ سکتے ہیں: كِتَابِيْ، دَلْوِيْ، اور کبھی اس کے آخر میں ہائے وقف بھی بڑھادی جاتی ہے: كِتَابِيَه.

4. اسم مقصور، اسمِ منقوص، تثنیہ یا جمع مذکر سالم، یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو تو یاء کو فتحہ دینا واجب ہے: عَصَايَ، قَاضِيَّ، مُسْلِمِيَّ.

تمرین (1)

س:1. اضافت کسے کہتے ہیں اور اضافت کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟
س:2. اضافت معنویہ کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:3. کیا مضاف پر الف لام آسکتا ہے؟ س:4. کس صورت میں یاءِ متکلم پر فتحہ اور سکون دونوں پڑھنا جائز ہیں اور کس صورت میں اس کو فتحہ دینا واجب ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جس اضافت میں مضاف صفت کا صیغہ ہو اسے اضافت لفظیہ کہتے ہیں۔
2. اضافت کی تین قسمیں ہیں۔ 3. اضافت لفظیہ میں مضاف پر الف لام آ سکتا ہے۔ 4 اضافت کی وجہ سے مضاف ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہو جاتا ہے۔

تمرین (3)

درجِ ذیل جملوں میں اضافت لفظیہ اور اضافتِ معنویہ الگ الگ کیجیے اور اِضافت معنویہ ہو تو اُس کی قسم بھی بیان فرمایئے۔

۱۔ظُلْمَةُ الْقَبْرِ شَدِيْدَةٌ. ۲۔أَكْرَمْتُ مُكْرِمَ الْعُلَمَاءِ. ۳۔اُشْتُرِيَ خَاتَمُ الْفِضَّةِ. ۴۔لَقِيْتُ جَمِيْلَ الشِّيَمِ. ۵۔هٰذَا مُعَلِّمُ خَالِدٍ. ۶۔نَبِيُّنَا الْعَالِي الْقَدْرِ وَالْعَظِيْمُ الْجَاهِ. ۷۔فَازَ وَلَدُ عِرْفَانَ. ۸۔جَاءَ كَرِيْمُ الْبَلَدِ. ۹۔اَلْحَافِظُ الْقُرْآنِ سَعِيْدٌ. ۱۰۔زُرْتُ زَائِرَ الْمَدِيْنَةِ. ۱۱۔وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ.

وہ طریقے جن سے نکرہ محضہ نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے: ۱۔توصیف یعنی کسی نکرہ کی صفت ذکر کر دینا: رَجُلٌ عَالِمٌ جَالِسٌ، هٰذَا بُسْتَانٌ أَزْهَارُهٗ جَمِيْلَةٌ، أَ رَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمِ امْرَأَةٌ، شَرٌّ أَهَرَّ ذَا نَابٍ. ۲۔اضافت یعنی کسی نکرہ کو کسی اور نکرہ کی طرف مضاف کر دینا: قَلَمُ وَلَدٍ ضَالٌّ. ۳۔تعمیم یعنی کسی نکرہ کو عام کر دینا: مَا أَحَدٌ خَيْرًا مِنْكَ، تَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ. ۴۔تقدیم یعنی نکرہ کی خبر کو مقدم کر دینا: فِي الدَّارِ رَجُلٌ. ۵۔نسبت الی المتکلم یعنی کسی نکرہ کی نسبت متکلم کی طرف ہونا: سَلَامٌ عَلَيْكَ.

(کافیہ مع شرح فوائد ضیائیہ وحاشیہ الفرح النامی: ۱۵۴تا۱۵۷)

الدرس الحادي والخمسون

اَفعالِ قُلوب کا بیان

جو اَفعال مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر اُن دونوں کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں اُنہیں اَفعالِ قلوب کہتے ہیں: عَلِمْتُ زَيْدًا شَاعِرًا.

افعالِ قلوب کی تعداد:

افعالِ قلوب سات ہیں: عَلِمَ، رَاٰى، وَجَدَ، ظَنَّ، حَسِبَ، خَالَ، زَعَمَ[٩].

اِن میں سے پہلے تین اَفعال یقین ظاہر کرتے ہیں: عَلِمْتُ الْعِلْمَ نَافِعًا (میں نے علم کو نفع دینے والا یقین کیا) رَأَيْتُ الْجَبَلَ عَالِيًا، وَجَدْتُ الرَّجُلَ شَاكِرًا.

بعد کے تین اَفعال ظن پر دلالت کرتے ہیں: ظَنَنْتُ زَيْدًا شَاعِرًا (میں نے زید کو شاعر گمان کیا) حَسِبْتُ خَالِدًا عَالِمًا، ظَنَنْتُ بَكْرًا مُعَلِّمًا.

اور زَعَمَ کبھی یقین اور کبھی ظن ظاہر کرتا ہے: زَعَمْتُ بَكْرًا مُحْسِنًا (میں نے بکر کو احسان کرنے والا یقین کیا) زَعَمْتُ خَالِدًا أُسْتَاذًا (میں نے خالد کو استاد گمان کیا)

قواعد وفوائد:

1. یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا اور خبر دونوں کو مفعولیت کی بنا پر نصب دیتے ہیں جیسے مذکورہ بالا مثالوں سے واضح ہے۔

2. چونکہ افعال قلوب کے دونوں مفعول اصل میں مبتدا اور خبر ہوتے ہیں اس لیے ان دونوں کے وہی اَحکام ہیں جو مبتدا اور خبر کے ہیں، یعنی اِن دونوں کا واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں برابر ہونا ضروری ہے۔

3. افعال قلوب مبتدا اور خبر کے درمیان یا اِن دونوں کے بعد آئیں تو اِن کو عمل دینا اور نہ دینا دونوں جائز ہیں: فَاطِمَةُ عَلِمْتُ عَالِمَةٌ، فَاطِمَةُ عَالِمَةٌ عَلِمْتُ.

4. افعال قلوب کا خاصہ ہے کہ ان میں ایک شخص کی دو ضمیریں فاعل اور مفعول ہوسکتی ہیں: رَأَيْتُنِيْ مُتَعَلِّمًا. جبکہ دیگر افعال میں ایسا نہیں ہوسکتا۔

5. اگر ظَنَّ وہم کرنے، عَلِمَ پہچاننے، رَاٰی دیکھنے اور وَجَدَ پانے کے معنی میں ہوتو اِن افعال کا ایک ہی مفعول آئے گا اور اس صورت میں اِن کو افعالِ قلوب نہیں کہیں گے: ظَنَنْتُ زَيْدًا (میں نے زید پر وہم کیا) عَلِمْتُ خَالِدًا (میں نے خالد کو پہچان لیا) رَأَيْتُ فِيْلًا (میں نے ہاتھی کو دیکھا) وَجَدْتُ الضَّالَّةَ (میں نے گم شدہ چیز پالی)

تمرین (1)

س:1. افعال قلوب کن افعال کو کہتے ہیں؟ س:2. افعال قلوب کتنے اور کون کونسے ہیں؟ س:3. افعال قلوب کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟ س:4. کن صورتوں میں افعال قلوب کو عمل دینا یا نہ دینا دونوں جائز ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جو افعال شک اور یقین ظاہر کریں انہیں افعال قلوب کہتے ہیں۔ 2. افعال قلوب جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ 3. کبھی افعال قلوب کا مفعول بہ صرف ایک ہی ہوتا ہے۔ 4. کسی بھی فعل میں ایک شخص کی دو ضمیریں فاعل اور مفعول بن سکتی ہیں۔

تمرین (3)

(الف) افعالِ قلوب اور اُن کے عمل کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔وَ اِنِّیْ لَاَ ظُنُّهٗ كَاذِبًا. ۲۔وَجَدْتُّ زَيْدًا شَاكِرًا. ۳۔ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا. ۴۔فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ. ۵۔اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا . ۶۔خِلْتُ الْاِخْلَاصَ مُخْلِصًا. ۷۔رَأَيْتُ الصِّدْقَ نَجَاةً. ۸۔زَعَمْتُكَ عَالِمًا.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔وَجَدْتُ مَاءً بَارِدًا. ۲۔زَعَمْتُ الْحَيَاةُ دَائِمَةٌ. ۳۔حَسِبْتَهُمْ عَالِمًا. ۴۔عَلِمْتُ الْأَرْضَ سَاكِنًا. ۵۔رَأَيْتُ الْاِخْلَاصَ سَبِيْلُ النَّجَاةِ. ۶۔آتَيْتُنِيْ مَاءً. ۷۔خِلْتُ الْخَلِيْفَةَ عَادِلَةً. ۸۔ظَنَنْتُ الْوَلَدَيْنِ صَالِحًا. ۹۔حَسِبْتُ الْمُؤْمِنَاتِ صَابِرَاتٌ. ۱۰۔وَجَدْتُّ الْمُسْلِمُوْنَ فَائِزُوْنَ. ۱۱۔عَلِمْتُ الْقَاضِيْ عَالِمًا.

اسم کی علامتیں

۱۔الف لام کا داخل ہونا۔ ۲۔تنوین کا داخل ہونا۔ ۳۔حرفِ جر کا داخل ہونا۔ ۴۔جر کا داخل ہونا۔ ۵۔آخر میں تانیث کی تاء متحرکہ کا ہونا۔ ۶۔آخر میں یائے نسبت کا ہونا۔ ۷۔مثنّٰی ہونا۔ ۸۔مجموع ہونا۔ ۹۔منادیٰ ہونا۔ ۱۰۔مذکر ہونا۔ ۱۱۔مؤنث ہونا۔ ۱۲۔معرفہ ہونا۔ ۱۳۔نکرہ ہونا۔ ۱۴۔مضاف ہونا۔ ۱۵۔مضاف الیہ ہونا۔ ۱۶۔موصوف ہونا۔ ۱۷۔مصغر ہونا۔ ۱۸۔مکبر ہونا۔ ۱۹۔منصرف ہونا۔ ۲۰۔غیر منصرف ہونا۔ ۲۱۔مسند الیہ ہونا۔ (فاعل، نائب فاعل، مبتدا، حرف مشبہ بالفعل کا اسم، فعل ناقص کا اسم، ما اور لا مشابہ بلیس کا اسم یا لائے نفی جنس کا اسم ہونا) ۲۲۔مفعول ہونا۔ (مفعول مطلق، مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول لہ یا مفعول معہ ہونا) ۲۳۔ذوالحال ہونا۔ ۲۴۔تمییز ہونا۔ ۲۵۔مستثنٰی ہونا۔ ۲۶۔مستثنٰی منہ ہونا۔ ۲۷۔بلا تاویل مرجع ضمیر ہونا۔ ۲۸۔اسم صریح کا اس سے بدل واقع ہونا۔ (حاشیہ عبد الحکیم بر حاشیہ عبد الغفور وغیرہ)

الدرس الثاني والخمسون

اَفعالِ مَدْح وذَمّ کا بیان

جواَفعال تعریف یا مذمت کے لیے وضع کیے گئے ہیں اُنہیں اَفعالِ مدْح وذمّ کہتے ہیں: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، بِئْسَ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ.

قواعد وفوائد:

1. نِعْمَ اور حَبَّذَا افعالِ مدح ہیں اور بِئْسَ اور سَاءَ افعالِ ذم ہیں، اور حَبَّذَا سے پہلے لَا ہوتو یہ بھی ذم کے لیے ہوتا ہے۔

2. ایک اسم اِن افعال کا فاعل اور ایک اسم مخصوص بالمدْح یا مخصوص بالذمّ ہوتا ہے جو ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے(۱۰): نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، بِئْسَ الشَّرَابُ الْخَمْرُ.

3. اَفعالِ مدح وذم کا فاعل معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے: نِعْمَ الطَّالِبُ بَكْرٌ، سَاءَ طَالِبُ الْجَامِعَةِ الْكَسُوْلُ.

4. کبھی اِن کا فاعل ضمیر مستتِر ہوتا ہے، اِس صورت میں فعل کے بعد مَا (بمعنی شَيْئًا) یا کوئی نکرہ اسم آتا ہے (جو مخصوص کے مطابق ہوتا ہے) اور یہ دونوں اُس ضمیر کی تمییز بنتے ہیں: نِعْمَ مَا التَّقْوٰى، بِئْسَ خُلُقًا الْكَذِبُ.

5. مخصوص' معرفہ یا نکرہ موصوفہ ہوتا ہے اور واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر ومؤنث ہونے میں فاعل کے مطابق ہوتا ہے: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ، نِعْمَ الْعَالِمُ عَالِمٌ عَامِلٌ.

6. مخصوص' عموماً فاعل کے بعد آتا ہے: نِعْمَ الْوَصْفُ الصَّبْرُ اور کبھی فعل سے پہلے بھی آجاتا ہے بشرطیکہ حَبَّذَا کا مخصوص نہ ہو: اَلصَّبْرُ نِعْمَ الْوَصْفُ.

7. حَبَّذَا میں حَبَّ فعلِ مدح اور ذَا اسم اِشارہ اِس کا فاعل ہے اور یہ بدلتا نہیں اگرچہ اِس کا مخصوص بدلتا رہے: حَبَّذَا الْعُلَمَاءُ، لَاحَبَّذَا النَّمَّامُ.

تمرین (1)

س:1. افعال مدح وذم کن افعال کو کہتے ہیں؟ س:2. اِن افعال کا فاعل کس کس طرح آسکتا ہے؟ س:3. مخصوص کس طرح کا اسم ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جن افعال سے تعریف یا مذمت کی جائے انہیں افعال مدح وذم کہتے ہیں۔

2. لَاحَبَّذَا فعل مدح ہے۔ 3. افعالِ مدح وذم کا فاعل ہمیشہ معرف باللام ہوتا ہے۔

4. مخصوص ہمیشہ فاعل کے مطابق اور منصوب ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) افعال مدح وذم اور اُن کے فاعل اور مخصوص کی شناخت فرمایئے۔

۱۔لَاحَبَّذَا الْعَدَاوَةُ. ۲۔نِـعْمَ الرَّجُلُ رَجُلٌ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ. ۳۔اَلتَّقْوٰى نِعْمَ الزَّادُ. ۴۔بِئْسَ رِجَالًا الْكَاذِبُوْنَ. ۵۔حَبَّذَا الصَّبْرُ. ۶۔بِئْسَ طَالِبُ الْمَجْدِ الْكَسُوْلُ. ۷۔نِعْمَ سَلَاحًا الدُّعَاءُ. ۸۔سَاءَ مَا الْغِيْبَةُ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔نِعْمَ الْعَالِمُ. ۲۔سَاءَ رَجُلٌ الْبَخِيْلُ. ۳۔نِعْمَ رَجُلًا الصَّادِقَانِ. ۴۔نِعْمَ الْوَصْفُ حِلْمٌ. ۵۔بِئْسَ الْخُلُقَانِ الْكِذْبُ. ۶۔لَاحَبَّذَا سَارِقٌ. ۷۔نِعْمَ الْعَالِمُ هِنْدٌ. ۸۔حَبَّذَانِ زَيْدٌ وَبَكْرٌ. ۹۔اَلْمُجْتَهِدُ حَبَّذَا.

الدرس الثالث والخمسون

اَفعالِ مُقارَبہ کا بیان

اَفعالِ مقاربہ کی تعریف:

جو افعال خبر کا قریب ہونا یا خبر کی امید یا خبر کا شروع ہونا ظاہر کریں انہیں افعالِ مقاربہ کہتے ہیں: كَادَ زَيْدٌ يَجِيْءُ (قریب ہے کہ زید آجائے) عَسٰى بَكْرٌ أَنْ يَّفُوْزَ (امید ہے کہ بکر کامیاب ہوجائے) أَخَذَ الْمَطَرُ يَنْزِلُ (بارش شروع ہوگئی)

اَفعالِ مقاربہ کی اقسام:

افعالِ مقاربہ کی درجِ ذیل تین قسمیں ہیں: ١۔افعالِ مقاربہ ٢۔افعالِ رَجاء ٣۔افعالِ شروع۔

اَفعالِ مقاربہ:

وہ افعال جو یہ ظاہر کریں کہ خبر کا حصول قریب ہے: كَرَبَ الشِّتَاءُ يَنْقَضِيْ (قریب ہے کہ سردی ختم ہوجائے) یہ تین افعال ہیں: كَادَ، كَرَبَ اور أَوْشَكَ.

اَفعالِ رَجاء:

وہ افعال جو یہ ظاہر کریں کہ خبر کے حصول کی امید ہے: حَرٰى زَيْدٌ أَنْ يَجِيْءَ (امید ہے کہ زید آجائے) یہ بھی تین افعال ہیں: عَسٰى، حَرٰى اور اِخْلَوْلَقَ.

اَفعالِ شُروع:

وہ اَفعال جو یہ ظاہر کریں کہ خبر کی ابتدا ہوچکی ہے: جَعَلَ الْمَطَرُ يَنْزِلُ (بارش برسنے لگی) اَفعالِ شروع یہ ہیں: أَخَذَ، جَعَلَ، اَنْشَأَ، طَفِقَ وغیرہ۔

قواعد وفوائد:

1. یہ تمام اَفعال، اَفعالِ ناقصہ کی طرح عمل کرتے ہیں یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مگر اِن کی خبر ہمیشہ جملہ فعلیہ مضارعیہ ہوتی ہے، لہذا یہ محلًّا منصوب ہوگی جیسا کہ مذکورہ بالا مثالوں سے واضح ہے۔

2. حَرٰی اور اِخْلَوْلَقَ کی خبر پر أَنْ لانا واجب ہے اور اَفعالِ شروع کی خبر پر اَنْ لانا ناجائز ہے۔

3. کَادَ، کَرَبَ، أَوْشَکَ اور عَسٰی کی خبر پر أَنْ لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں: کَادَ اللَّیْلُ یَزُوْلُ یا أَنْ یَّزُوْلَ (قریب ہے کہ رات ختم ہوجائے)، أَوْشَکَ الصُّبْحُ یَنْجَلِي یا أَنْ یَّنْجَلِيَ (قریب ہے کہ صبح روشن ہوجائے).

4. فعلِ رجاء کے بعد اَنْ اور مضارع آجائے تو یہی اُس کا فاعل بنتا ہے اور اُس کی خبر نہیں ہوتی: عَسٰی أَنْ یَّصُوْمَ زَیْدٌ (امید ہے کہ زید روزہ رکھ لے)

5. کَادَ اور أَوْشَکَ سے مضارع کے صیغے بھی آتے ہیں: یَکَادُ الْقِطَارُ یَصِلُ، یُوْشِکُ الْمَطَرُ أَنْ یَّنْزِلَ.

باقی افعال سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں۔

تمرین (1)

س:1. افعال مقاربہ ورجاء وشروع کن افعال کو کہتے ہیں؟اور یہ کتنے کتنے اورکون کونسے ہیں۔ س:2. یہ تمام افعال کیا عمل کرتے ہیں؟ س:3. کن افعال کی خبر پر أَنْ لانا جائز یا واجب یا ناجائز ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. تمام افعال مقاربہ سے ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں۔2. ان افعال کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔3. افعال شروع پانچ ہیں۔4. کَادَ، عَسٰی، حَرٰی اور أَخَذَ کی خبر پر أَنْ لاناجائز ہے۔

تمرین (3)

(الف) افعال مقاربہ ورجاء وشروع الگ الگ کیجیے۔

۱۔عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ. ۲۔أَوْشَكَ الْمَطَرُ أَنْ يَنْقَطِعَ. ۳۔يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ. ۴۔أَخَذَ الطِّفْلُ يَبْكِيْ. ۵۔كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا. ۶۔عَسٰی الضَّيْقُ أَنْ يَّنْفَرِجَ. ۷۔اِخْلَوْلَقَ أَنْ يُّثْمِرَ الشَّجَرُ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔كَادَ الْمُعَلِّمُ يُشَرِّحَ. ۲۔جَعَلَ الشَّجَرُ أَنْ يُوَرِّقَ. ۳۔حَرٰی الْغَائِبُ يَجِيْءُ. ۴۔كَرَبَ زَيْدٌ مُعَلِّمًا. ۵۔يَطْفَقُ الْوَلَدُ يَلْعَبُ. ۶۔أَنْشَأَ الْبَحْرُ أَنْ يَّمُوْجَ. ۷۔اِخْلَوْلَقَ الْوَلَدُ يَنْجَحُ. ۸۔أَخَذَ الْكَسْلَانُ أَنْ يَّجْتَهِدَ.

الدرس الرابع والخمسون

اَفعال تعجب کا بیان

جو افعال اِظہارِ تعجُّب کے لیے وضع کیے گئے ہیں اُنہیں افعالِ تعجب کہتے ہیں:
مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (زید کتنا حسین ہے!) أَكْرِمْ بِخَالِدٍ (خالد کیسا سخی ہے!)

قواعد وفوائد:

1. جس چیز پر تعجب کیا جائے اُسے مُتَعَجَّب مِنْه کہتے ہیں اور یہ ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا! أَحْسِنْ بِرَجُلٍ تَهَجَّدَ!
2. ثلاثی مجرد فعل سے فعلِ تعجب دو وزن پر آتا ہے جبکہ اُس میں رنگ، عیب یا حلیہ کا معنی نہ ہو: مَا أَفْعَلَ اور أَفْعِلْ. (پہلے صیغے کے ساتھ متعجب منہ منصوب ہوتا ہے اور دوسرے صیغے کے ساتھ حرفِ جر باء کی وجہ سے لفظاً مجرور ہوتا ہے)
3. غیر ثلاثی مجرد فعل یا وہ فعل جس میں رنگ، حلیہ یا عیب کا معنی ہو اُس سے فعل تعجب مَا أَفْعَلَ یا أَفْعِلْ کے وزن پر نہیں بنتا، لہذا اس سے فعل تعجب بنانے کے لیے مَا أَشَدَّ یا أَشْدِدْ وغیرہ کے بعد فعل کا مصدر لے آتے ہیں: مَا أَشَدَّ اِكْرَامًا یا حُمْرَةً یا عَرَجًا، أَشْدِدْ بِاِكْرَامِهٖ یا بِحُمْرَتِهٖ یا بِعَرَجِهٖ.
4. متعجب منہ اور فعل تعجب کے درمیان سوائے ظرف یا جار مجرور کے اور کوئی چیز نہیں آسکتی: مَا أَحْسَنَ الْيَوْمَ زَيْدًا! (آج زید کتنا حسین ہے!) مَا أَنْعَمَ فِي الْمَدِيْنَةِ الْحَيَاةَ! (مدینے میں زندگی کتنی عمدہ ہے)
5. کبھی فَعُلَ [1] سے بھی تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے: حَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا.

تمرین (1)

س:1. افعال تعجب کسے کہتے ہیں؟ س:2. فعل تعجب کتنے اور کون کونسے وزن پر آتا ہے۔س:3. متعجب منہ کسے کہتے ہیں یہ کس طرح آتا ہے اور اس کا اعراب کیا ہوتا ہے؟ س:4. کیا فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کوئی چیز آسکتی ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جن الفاظ کے ذریعے تعجب کا اظہار کیا جائے انہیں افعال تعجب کہتے ہیں۔
2. فعل تعجب تین اوزان پر آتا ہے۔3. فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کوئی چیز نہیں آسکتی۔4. متعجب منہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) افعال تعجب اور متعجب منہ الگ الگ فرمایئے۔

۱۔مَا أَجْمَلَکَ. ۲۔مَا أَشْجَعَ خَالِدًا. ۳۔أَلْطِفْ بِزَيْدٍ. ۴۔أَشْدِدْ بِعَرَجِهِ. ۵۔مَا أَجْوَدَ عُثْمَانَ. ۶۔مَا أَكْذَبَ النَّفْسَ. ۷۔أَعْظِمْ بِنُصْرَتِهِ. ۸۔مَا أَشَدَّ تَرْکَ الصَّلٰوةِ. ۹۔أَقْبِحْ بِشُرْبِ الْخَمْرِ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔مَا أَخْضَرَ الْقُبَّةَ. ۲۔أَقْبِحِ الْكُفْرَ. ۳۔مَا أَصْغَرَ الطِّفْلُ. ۴۔مَا أَحْسَنَ وَلَدًا. ۵۔مَا أَعْظَمَ شَأْنُ الْأَنْبِيَاءِ. ۶۔أَصْفِرْ بِالْبَقَرَةِ. ۷۔مَا أَشَدَّ تَكَلُّمٌ. ۸۔مَا أَعْوَرَ الدَّجَّالَ. ۹۔أَشْدِدْ بِحُمْرَةَ الْوَجْهِ.

الدرس الخامس والخمسون

حُروف کا بیان

ترکیبِ کلمات کے لیے موضوع حُروف کو حروفِ مَبانی، حروفِ تَہجّی یا حروفِ هِجَاء کہتے ہیں: اَ، بَ، تَ وغیرہ۔

اورمعنی کے لیے موضوع حروف کو حروف مَعانی کہتے ہیں: اِنَّ، فِيْ، لَا وغیرہ۔

حروف معانی کی اَقسام:

حروفِ معانی کی بعض قسموں کا ذکر ہو چکا ہے مزید اقسام درجِ ذیل ہیں:

1. حروفِ استقبال:

یہ دو ہیں: سین اور سَوۡفَ: سَيَقُوْلُ ، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ . (سین اور سَوۡفَ کبھی تاکید کے لیے بھی آتے ہیں)

2. حروفِ تاکید:

یہ بھی دو ہیں: نونِ تاکید اور لامِ ابتدائیہ، نونِ تاکید صرف فعل پر آتا ہے اور لامِ ابتدائیہ فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے: لَأَنْصُرَنَّ، لَزَيْدٌ عَالِمٌ.

3. حروفِ تفسیر:

یہ بھی دو ہیں: أَيْ اور أَنْ: رَأَيْتُ لَيْثًا أَيْ أَسَدًا، اِنْقَطَعَ رِزْقُهُ أَيْ مَاتَ، وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ، أَمَرْتُهُ أَنْ أَكْرِمِ الْعُلَمَاءَ.

4. حروفِ تحضیض:

یہ چار ہیں: هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا: هَلَّا أَدَّبْتَهُ، لَوْلَا تَتْلُو الْقُرْآنَ.

5.حروفِ مصدر:

یہ تین ہیں: مَا، أَنْ، أَنَّ: أَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَنْعَمَ، يُمْكِنُ أَنْ تَفُوْزَ.

6.حرفِ رَدع:

یہ صرف كَلَّا ہے جیسے کوئی کہے: فُلَانٌ يَبْغُضُكَ اور اُس کے جواب میں کہا جائے: كَلَّا (ہرگز نہیں) یہ جملے کی تاکید کے لیے بھی آتا ہے: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ.

7.حرفِ توقّع:

یہ صرف قَدْ ہے: قَدْ رَكِبَ. یہ مضارع کے ساتھ اکثر تقلیل کا اور کبھی تحقیق کا معنی دیتا ہے: اِنَّ الْكَذُوْبَ قَدْ يَصْدُقُ، قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ.

8.حروفِ جواب:

یہ چھ ہیں: نَعَمْ، بَلٰى، اِيْ، جَيْرِ، أَجَلْ اور اِنَّ.

نَعَمْ اور بَلٰى سوال کے جواب میں آتے ہیں۔

اِيْ قسم سے پہلے آتا ہے: قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ.

جَيْرِ، أَجَلْ اور اِنَّ خبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں جیسے جَاءَ زَيْدٌ کے جواب میں جَيْرِ، أَجَلْ یا اِنَّ کہا جائے تو معنی ہوگا: جی ہاں زید آیا ہے۔

9.حروفِ تنبیہ:

یہ تین ہیں: أَلَا، أَمَا اور هَا: أَلَا لَا تَغْفَلْ، أَمَا لَا تَكْذِبْ.

10.حروفِ زیادت:

یہ آٹھ ہیں: اِنْ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، كَاف، بَاء، لام: مَا اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ.

11. حرفِ تعریف:

یہ الف لام ہے: اَلرَّجُلُ، اَلْحَسَنُ.

تمرین (1)

س:1. حروف مبانی اورحروفِ معانی کسے کہتے ہیں؟ س:2. حروف معانی کی کون کونسی اقسام ہیں؟ س:3. حرف توقع فعل مضارع کے ساتھ کیا معنی دیتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. حروفِ معانی کی گیارہ قسمیں ہیں۔ 2. حروفِ جواب کسی سوال ہی کے جواب میں آتے ہیں۔ 3. حروفِ زیادت جہاں بھی ہوں گے زائد ہوں گے۔

تمرین (3)

حروف معانی کی قسم متعین کیجیے۔

۱۔وَاللّٰهِ لَأَتعَلَّمَنَّ الْقُرآنَ وَالسُّنَّةَ. ۲۔اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. ۳۔اَللّٰهَ دَعَوْتُ أنِ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ. ۴۔اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. ۵۔لِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰى مَا عَلَّمَ. ۶۔اِشْتَرَيْتُ وَرَقًا أَيْ فِضَّةً. ۷۔هَلَّا أَدَّبْتَ أَوْلَادَكَ. ۸۔ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا. ۹۔طَارَ بِهِ الْعَنْقَاءُ أَيْ طَالَتْ غَيْبَتُهُ. ۱۰۔سَالَ بِهِ الْوَادِيْ أَيْ هَلَكَ. ۱۱۔وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ.

الدرس السادس والخمسون

الف لام (اَلْ) کا بیان

الف لام کی اقسام:

الف لام کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ الف لام اسمی ۲۔ الف لام حرفی۔

جو الف لام اسم فاعل یا اسم مفعول حدوثی پر آئے اُسے الف لام اسمی کہتے ہیں: جَاءَ النَّاصِرُ خَالِدًا، جَاءَ الْمَنْصُوْرُ جَيْشُهٗ. (یہ الف لام اسم موصول اَلَّذِيْ، اَلَّتِيْ وغیرہ کے معنی میں ہوتا ہے)

اور جو الف لام اِس کے علاوہ ہو اُسے الف لام حرفی کہتے ہیں: اَلْحَسَنُ، اَلْوَلَدُ.

الف لام حرفی کی اقسام:

الف لام حرفی کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ غیر زائدہ ۲۔ زائدہ۔

جو الف لام حرفی اپنے مدخول میں کوئی معنی پیدا کرے اُسے غیر زائدہ کہتے ہیں: اَلْوَلَدُ. اور جو الف لام حرفی اپنے مدخول میں کوئی معنی پیدا نہ کرے اُسے زائدہ کہتے ہیں: اَلْعَبَّاسُ، اَلْحَارِثُ.

الف لام زائدہ کی اقسام:

الف لام زائدہ کی بھی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لازمی ۲۔ عارضی۔

جو الف لام زائدہ اپنے مدخول سے جدا نہ ہوتا ہو[۱۲] اُسے لازمی کہتے ہیں: اَللّٰهُ.

اور جو الف لام زائدہ اپنے مدخول سے جدا ہوتا ہو اُسے عارضی کہتے ہیں: اَلْحَارِثُ.

الف لام غیر زائدہ کی اقسام:

الف لام غیر زائدہ کی پانچ قسمیں ہیں:

1. الف لام عہدِ خارجی:

وہ الف لام جس سے فردِ معلوم کی طرف اِشارہ ہو: فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ.

2. الف لام جنسی:

وہ الف لام جس سے جنس کی طرف اِشارہ ہو: اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِنَ الْمَرْأَۃِ.

3. الف لام استغراقی:

وہ الف لام جس سے تمام اَفراد کی طرف اِشارہ ہو: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ.

4. الف لام عہدِ ذہنی:

وہ الف لام جس سے غیر معین فرد کی طرف اِشارہ ہو: اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَہُ الذِّئْبُ.

5. الف لام عہدِ حضوری:

وہ الف لام جس سے فردِ موجود و حاضر کی طرف اِشارہ ہو: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ.

"ذهبت ريحه" اس کا لفظی ترجمہ ہے: اس کی ہوا چلی گئی، لیکن اس کا مجازی معنی ہے: اس کا اثر ونفوذ ختم ہوگیا، یا اس کی طاقت کم ہوگئی، اس معنی کی تعبیر کے لئے اردو میں یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے: اس کی ہوا اکھڑ گئی، قرآنِ کریم میں یہ محاورہ اسی مجازی معنی میں وارد ہوا ہے: "وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُکُمْ" ترجمہ: آپس میں جھگڑا مت کرو (اگر ایسا کروگے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی / تمہاری طاقت وقوت جاتی رہے گی۔ (عربی محاورات، ص ۳۸)

تمرین (1)

س:1. الف لام کی اقسام بیان کیجیے؟ س:2. الف لام حرفی کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:3. الف لام زائدہ کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:4. الف لام غیر زائدہ کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. اسم فاعل اور اسم مفعول کا الف لام اسمی ہوتا ہے۔ 2. جو الف لام مدخول میں کوئی معنی پیدا کرے وہ زائد ہوتا ہے۔ 3. اَلزَّيْدَانِ میں الف لام زائدہ ہے۔

تمرین (3)

الف لام کے بارے میں بتائیں کہ اسمی ہے یا حرفی، حرفی ہے تو زائدہ ہے یا غیر زائدہ، زائدہ ہے تو اس کی کونسی قسم ہے اور غیر زائدہ ہے تو اس کی کونسی قسم ہے۔

۱۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا. ۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. ۳۔ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى. ۴۔ وَلَقَدْ أَمُرُّ عَلَى اللَّئِيْمِ يَسُبُّنِيْ. ۵۔ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ۶۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ. ۷۔ زُرْتُ الْمُكْرِمَ أُسْتَاذَهٗ. ۸۔ نَحْنُ مُقَلِّدُوا النُّعْمَانِ بْنِ الثَّابِتِ. ۹۔ جَمَعَ الْأَمِيْرُ الصَّاغَةَ. ۱۰۔ اُدْخُلِ السُّوْقَ. ۱۱۔ أَكْرِمِ الْمَعْلُوْمَ فَضْلُهٗ.

الدرس السابع والخمسون

تنوین کا بیان

جو نون کلمے کی آخری حرکت کے تابع ہو اور تاکید کے لیے نہ ہو اُسے تنوین کہتے ہیں: قَلَمٌ (قَلَمُنْ)، دَوَاةً (دَوَاتَنْ)، كِتَابٍ (كِتَابِنْ).

تنوین کی اَقسام:

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں:

1. تنوینِ تمکُّن:

وہ تنوین جو مدخول کے منصرف ہونے پر دلالت کرے: رَجُلٌ.

2. تنوینِ تنکیر:

وہ تنوین جو مدخول کے غیر معین ہونے پر دلالت کرے: صَهٍ.

3. تنوینِ عِوَض:

وہ تنوین جو مضاف الیہ کے بدلے میں آتی ہے: يَوْمَئِذٍ، مَرَرْتُ بِكُلٍّ (بِكُلِّ وَاحِدٍ)

4. تنوینِ مقابَلہ:

وہ تنوین جو جمع مؤنث سالم میں آتی ہے: مُسْلِمَاتٌ.

5. تنوینِ ترنُّم:

وہ تنوین جو مصرعوں کے آخر میں سُر پیدا کرنے کے لیے لائی جاتی ہے:

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ ☆ وَقُوْلِي اِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

یعنی اے ملامت کرنے والی! ملامت اور عتاب ذرا کم کر اور اگر میں کوئی صحیح کام کر جاؤں تو یہ بھی بول کہ اس نے درست کیا۔ (اس شعر میں ایک اسم "عِتَابٌ" پر الف لام اور تنوین ترنم دونوں آرہے ہیں اور ایک فعل "أَصَابَ" پر تنوین ترنم آرہی ہے)

قواعد وفوائد:

1. تنوین کی پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں جبکہ تنوین ترنم' اسم، فعل اور حرف سب پر آسکتی ہے اور یہ الف لام کے ساتھ بھی آجاتی ہے۔

2. اگر کوئی مانع تنوین پایا جائے تو اسم پر تنوین نہیں آئے گی ورنہ آئے گی۔

3. موانع تنوین پانچ ہیں:

۱۔ الف لام کا ہونا: اَلرَّجُلُ. ۲۔ مضاف ہونا: قَلَمُ زَيْدٍ.

۳۔ غیر منصرف ہونا: أَحْمَدُ. ۴۔ مبنی ہونا(۱۳): هُوَ.

۵۔ علم کا ایسے اِبْن یا اِبْنَةٌ سے موصوف ہونا جو ایک اور علم کی طرف مضاف ہو: جَاءَ زَيْدُ بْنُ بَكْرٍ، ذَهَبَتْ هِنْدُ ابْنَةُ خَالِدٍ.

تمرین (1)

س:1. تنوین کی تعریف بیان کیجیے نیز بتائیں کہ اس کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:2. کون کونسی تنوینات اسم کے ساتھ خاص ہیں اور کونسی تنوین اسم، فعل اور حرف سب پر آسکتی ہے؟ س:3. موانع تنوین کتنے اور کون کونسے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جونون کلمے کی آخری حرکت کے تابع ہوا سے تنوین کہتے ہیں۔ 2. تنوین ہر اسم پر آتی ہے۔ 3. موانع تنوین چار ہیں۔ 4. جو علم اِبْـن یا اِبْـنَـة سے موصوف ہو اُس پر تنوین نہیں آئے گی۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں اسم پر تنوین آنے یا نہ آنے کی وجہ بتائیے اور اسم پر تنوین ہے تو اُس کی قسم بھی بیان کیجیے۔

۱۔ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ. ۲۔ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ الْعَالِمِ. ۳۔ رَأَيْتُ خَالِدَ بْنَ بَكْرٍ. ۴۔ قُلْتُ لِوَلَدٍ صَهٍ. ۵۔ فِي الْجَامِعَةِ طَالِبَاتٌ. ۶۔ هٰذَا عُمَرُ. ۷۔ زُرْتُ كُلًّا مِّنَ الْقَوْمِ. ۸۔ هِنْدٌ اِبْنَةُ اِبْرَاهِيْمَ. ۹۔ جَاءَ خَالِدٌ ابْنُ الشَّاعِرِ. ۱۰۔ آدَمُ عليه السلام أَبُو الْبَشَرِ. ۱۱۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔ غُلَامٌ أَحْمَدٍ رَجُلُ صَالِحُ. ۲۔ نَظَرْتُ إِلٰى بُسْتَانٍ جَمِيْلٍ. ۳۔ اَلْوَلَدٌ الْمُجْتَهِدٌ يَحْفَظُ دَرْسَهُ. ۴۔ خَالِدٌ بْنُ مَاجِدِ عَالِمُ جَيِّدُ. ۵۔ اَلْيَقِيْنٌ لَا يَزُوْلُ بِالشَّكِّ. ۶۔ زَيْدُ ابْنُ بَكْرٍ. ۷۔ رَأَيْتُ وَلَدَ ابْنَ زَيْنَبٍ. ۸۔ فَازَتْ هِنْدُ ابْنَةُ الْفَلَاحِ. ۹۔ سَيِّدَتُنَا عَائِشَةٌ أُمٌّ الْمُؤْمِنِيْنَ.

الدرس الثامن والخمسون

اِنَّ، أَنَّ، کَأَنَّ اور لٰکِنَّ کی تخفیف

اِن حروف کی تخفیف (اِن کے نونِ مفتوح کو حذف کردینا) جائز ہے، اِن میں سے جس حرف میں تخفیف کردی جائے اُسے مُخَفَّفَه کہتے ہیں۔

تخفیف کے بعد اِن کی صورت اِس طرح ہوتی ہے: اِنْ، أَنْ، کَأَنْ اور لٰکِنْ.

قواعد وفوائد:

1. اِنْ مُخَفَّفَه کو عمل دینا قلیل اور نہ دینا غالب ہے[۱۴] اور عمل نہ دینے کی صورت میں اِسے لامِ مفتوح لازم ہے: اِنْ زَيْدًا عَالِمٌ، اِنْ بَكْرٌ لَصَادِقٌ.

2. اَنْ مُخَفَّفَه عمل کرتا ہے مگر اس کا اسم (ضمیرِ شان) ہمیشہ محذوف ہوتا ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ ہوتی ہے: رَأَيْتُ أَنْ زَيْدٌ عَالِمٌ، أَعْلَمُ أَنْ قَدْ نِلْتَ الْجَائِزَةَ.

3. اَنْ مُخَفَّفَه کی خبر جملہ فعلیہ مثبتہ ہو تو اُس کے شروع میں قَدْ، کلمۂ شرط یا حرفِ استقبال (سَ یا سَوْفَ) آتا ہے: عَلِمْتُ أَنْ سَيَجِيْءُ الْغَائِبُ.

4. کَـأَنْ مُخَفَّفَه بھی عمل کرتا ہے، اس کا اسم ظاہر بھی ہوتا ہے اور ضمیرِ شان بھی: كَأَنْ هِنْدًا قَمَرٌ، كَأَنْ زَيْدٌ أَسَدٌ (كَأَنَّهُ زَيْدٌ أَسَدٌ).

5. کَأَنْ مُخَفَّفَه کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو اُس میں لَمْ یا قَدْ کا ہونا ضروری ہے: كَأَنْ لَّمْ تَرَ زَيْدًا، كَأَنْ قَدْ زَالَ الظِّلُّ.

6. لٰكِنْ مُخَفَّفَه عمل نہیں کرتا: زَيْدٌ عَالِمٌ وَلٰكِنْ أَخُوْهُ جَاهِلٌ.

تمرین (1)

س:1. تخفیف کسے کہتے ہیں، یہ کن حروف میں کی جاتی ہے؟ س:2. جس حرف میں تخفیف کی گئی ہو اُسے کیا کہتے ہیں؟ س:3. تخفیف کے بعد کونسے حروف عمل کرتے ہیں اور کونسے نہیں کرتے؟ س:4. کس حرف کو تخفیف کے بعد عمل دینا اور نہ دینا دونوں جائز ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. اِنْ مُخَفَّفہ کو عمل دینے کی صورت میں اُسے لامِ مفتوح لازم ہے۔ 2. أَنْ مُخَفَّفہ کی خبر جملہ ہو تو اُس میں قَدْ یا لَوْ کا ہونا ضروری ہے۔ 3. لٰكِنْ مُخَفَّفَہ عمل کرتا ہے۔ 4. كَأَنْ مُخَفَّفہ کی خبر جملہ ہو تو اس میں قَدْ کا ہونا ضروری ہے۔

تمرین (3)

حروف مشبہ بالفعل مخفَّفہ پہچانیے۔

۱۔ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَہٗۤ اَحَدٌ. ۲۔ كَأَنْ هِنْدًا ظَبْيٌ. ۳۔ وَ اِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِیْنَ. ۴۔ كَأَنْ خَالِدٌ شَمْسُ الضُّحٰى. ۵۔ وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ. ۶۔ لِیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا. ۷۔ اِعْلَمْ أَنْ سَوْفَ يَأْتِيْ كُلُّ مَا قُدِّرَ. ۸۔ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ. ۹۔ بَكْرٌ حَضَرَ وَلٰكِنْ أَبُوْهُ غَابَ. ۱۰۔ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى . ۱۱۔ كَأَنْ خَالِدًا كَرِيْمٌ. ۱۲۔ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

الدرس التاسع والخمسون

اَنْ مقدَّرہ کا بیان

درجِ ذیل حروف کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے جو مابعد مضارع کو نصب دیتا ہے:

۱۔لامِ جحود: مَا كُنْتُ لِأَكْذِبَ. ۲۔لامِ كَيْ: جِئْتُ لِأُكْرِمَكَ.

۳۔حتّٰى: أَطِعِ اللّٰهَ حَتّٰى تَفُوْزَ. ۴۔أَوْ: لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّيْ.

۵۔فاء: زُرْنِي فَأُكْرِمَكَ. ۶۔واو: لَا تَأْكُلِ السَّمَكَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ.

قواعد وفوائد:

1. لامِ جحود وہ لامِ جارہ ہے جو كَانَ منفی کی خبر پر آتا ہے: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ.

2. لامِ كَيْ وہ ہے جو كَيْ کے معنی میں ہوتا ہے: أَسْلَمْتُ لِأَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

3. حتّٰى کے بعد أَنْ تب مقدّر رہوتا ہے جبکہ یہ كَيْ یا إِلٰى کے معنی میں ہو اور اِس کا مابعد اِس کے ماقبل کے اعتبار سے مستقبل ہو: أَسْلَمْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

4. أَوْ کے بعد أَنْ تب مقدّر رہوتا ہے جبکہ یہ إِلٰى یا إِلَّا کے معنی میں ہو: لَأَلْزِمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَ حَقِّيْ. یہ اِس معنی میں ہے: لَأَلْزَمَنَّكَ إِلٰى أَنْ یا إِلَّا أَنْ تُعْطِيَ حَقِّيْ.

5. فاء کے بعد أَنْ کا مقدّر رہونا تب صحیح ہے جبکہ اِس سے پہلے امر، نہی، دعا، استفہام، نفی، تحضیض، تمنی یا عرض ہو اور اِس کا ماقبل اِس کے مابعد کا سبب ہو: رَبِّيْ اغْفِرْ لِيْ فَأَفُوْزَ، هَلْ عِنْدَكَ مَاءٌ فَأَشْرَبَهُ، مَا تَأْتِيْنَا فَنُكْرِمَكَ.

6. واو کے بعد أَنْ کا مقدّر رہونا تب صحیح ہے جبکہ اِس سے پہلے مذکورہ بالا آٹھ چیزوں میں سے کوئی چیز ہو: لَوْلَا اجْتَهَدْتَّ وَتَفُوْزَ، لَيْتَ لِيْ عِلْمًا وَأُنْفِقَهُ،

أَلا تَنْزِلُ بِنَا وَتُصِيبَ خَيْرًا.

7. حتّٰی اگر حرفِ ابتداء ہوتو اِس کے بعد أَنْ مقدر نہیں ہوگا: مَرِضَ زَيْدٌ حَتّٰى لَا أَرْجُوْهُ (زید ایسا بیمار ہے کہ اب مجھے اُس کی زندگی کی کوئی امید نہیں ہے)

8. حتّٰی کے حرفِ ابتداء ہونے کا معنی یہ ہے کہ یہ جس مضارع پر داخل ہو اُس سے زمانہ حال مقصود ہو، اِس صورت میں ضروری ہے کہ اِس کا ماقبل مابعد کا سبب ہو۔

9. جو اَنْ "عِلْمٌ" یا "رُؤْيَةٌ" وغیرہ کے بعد آتا ہے وہ مُخَفَّفَہ ہوتا ہے لہذا وہ مضارع کو نصب نہیں دیگا: عَلِمْتُ أَنْ سَيَرْجِعُ بَكْرٌ، رَأَيْتُ أَنْ لَا يَفُوْزُ خَالِدٌ.

10. جو اَنْ "ظَنٌّ" یا "حِسْبَانٌ" وغیرہ کے بعد آتا ہے اس کا مصدریہ ہونا اور مخفَّفہ ہونا دونوں جائز ہیں: ظَنَنْتُ أَنْ لَا يَجِيْءَ زَيْدٌ یا أَنْ لَا يَجِيْءُ زَيْدٌ.

تمرین (1)

س:1. کون کونسے حروف کے بعد أَنْ مقدر ہوتا ہے؟ س:2. کونسا أَنْ فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا؟ س:3. حَتّٰی کے حرفِ ابتداء ہونے کا کیا معنی ہے؟ س:4. حَتّٰی، أَوْ، فاء اور واو کے بعد أَنْ کا مقدر ہونا کب صحیح ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. أَنْ ہمیشہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ 2. لام جحود وہ لام جارہ ہے جو کَانَ کی خبر پر آتا ہے۔ 3. فاء اور واؤ کے بعد أَنْ مقدر ہوتا ہے جبکہ اِن سے پہلے آٹھ چیزوں میں سے کوئی ہو۔ 4. حَتّٰی اور أَوْ کے بعد ہمیشہ أَنْ مقدر ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں بتائیں کہ کہاں کہاں أَنْ مقدر ہے۔

۱۔أَسِيْرُ أَوْ أَصِلَ الْمَدِيْنَةَ. ۲۔لَمْ يَكُنْ خَالِدٌ لِيَكْذِبَ. ۳۔لَا تُضِعِ الْأَوْقَاتِ فَتَنْدَمَ. ۴۔صُمْ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ. ۵۔أُعَاقِبُكَ أَوْ تَتُوْبَ. ۶۔اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ فَيَغْفِرَ لَكَ. ۷۔لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَهُ. ۸۔أَلَا تَدْنُوْ فَتُبْصِرَ. ۹۔رَبِّ وَفِّقْنِيْ وَأَسْلُكَ سَنَنَ الْخَيْرِ. ۱۰۔هَلَّا حَفِظْتَ الدَّرْسَ فَتَفُوْزَ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔لَمْ يَكُنْ زَيْدٌ لِيَكْذِبُ. ۲۔أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَيَغْفِرَ لِيْ. ۳۔أَعْلَمُ أَنْ سَيَأْتِيَ زَيْدٌ. ۴۔جِئْتُ لِأَتَعَلَّمُ. ۵۔يَجْتَهِدُ خَالِدٌ فَيَفُوْزَ. ۶۔أَرٰى أَنْ لَا يَرْجِعَ الْغَائِبُ.

﴿......الفاظِ معمولہ......﴾

وہ الفاظ جوکلام میں کسی عامل کے معمول واقع ہوتے ہیں: ۱۔فاعل (عام فعل کا فاعل، فعل تعجب کا فاعل، اسم فعل کا فاعل، فعل مدح کا فاعل، شبہ فعل یعنی اسم فاعل، صفتِ مشبہہ، اسم تفضیل اور مصدر کا فاعل) ۲۔نائب الفاعل (فعل مجہول کا نائب الفاعل اور اسم مفعول کا نائب الفاعل) ۳۔مبتدا۔ ۴۔خبر (مبتدا کی خبر، فعل ناقص کی خبر، فعل مقاربہ کی خبر، ماولا مشابہ بلیس کی خبر، لائے نفی جنس کی خبر اور حرف مشبہ بالفعل کی خبر) ۵۔اسم (فعل ناقص کا اسم، فعل مقاربہ کا اسم، ماولا مشابہ بلیس کا اسم، حرف مشبہ بالفعل کا اسم اور لائے نفی جنس کا اسم) ۶۔مفعول بہ (فعل معروف ومجہول، فعل تعجب، اسم فعل اور شبہ فعل یعنی اسم فاعل، اسم مفعول اور مصدر کا مفعول، اور منصوب بحرف النداء یعنی منادی نکرہ، منادی مضاف اور منادی مشابہ مضاف) ۷۔مفعول مطلق۔ ۸۔مفعول فیہ۔ ۹۔مفعول لہ۔ ۱۰۔مفعول معہ۔ ۱۱۔حال۔ ۱۲۔تمیز (تمیز عن المفرد اور تمیز عن النسبۃ) ۱۳۔مستثنٰی۔ ۱۴۔مضاف الیہ (عام اسم کا مضاف الیہ، صفت کا مضاف الیہ، کم خبریہ کا مضاف الیہ) ۱۵۔مجرور بحرف جر۔ ۱۶۔فعل مضارع۔ ۱۷۔الفاظ مذکورہ بالا میں سے کسی بھی لفظ کا تابع (صفت، معطوف، تاکید، بدل اور عطف بیان)

(نحومیر، شرح مائۃ عامل ملخصا)

الدرس الستون

شرط وجَزاء کا بَیان

کلمہ شرط جن دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اُن میں سے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں، شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتی ہے اور جزاء کبھی جملہ فعلیہ اور کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے: مَنْ یَّضْحَکْ یُضْحَکْ، اِنْ أَسْلَمْتَ فَأَنْتَ فَائِزٌ.

شرط وجزاء کے اَحکام:

1. شرط وجزاء دونوں مُضارِع ہوں تو دونوں پر جزم واجب ہے[۱۵]: اِنْ تُکْرِمْ تُکْرَمْ.

2. شرط وجزاء دونوں ماضی ہوں تو اُن میں لفظًا کوئی تبدیلی نہیں ہوگی: مَنْ جَدَّ وَجَدَ.

3. صرف شرطْ مضارع ہو تو شرط پر جزم واجب ہے: اِنْ تَصْبِرْ أُجِرْتَ.

4. صرف جزاء مضارع ہو تو جزاء پر جزم اور رفع دونوں جائز ہیں: اِنْ جِئْتَ تُکْرَمْ.

5. چار صورتوں میں[۱۶] جزاء پر فاء لانا واجب ہے:

۱۔ جزاء جملہ اسمیہ ہو: اِنْ أَسْلَمْتَ فَأَنْتَ مُفْلِحٌ.

۲۔ جزاء جملہ انشائیہ ہو: اِذَا لَقِیْتَ عَالِمًا فَأَکْرِمْهُ.

۳۔ جزاء فعل ماضی قَدْ کے ساتھ ہو: مَنْ أَسْلَمَ فَقَدْ فَازَ.

۴۔ جزاء فعل مضارع لَنْ، سین یا سَوْفَ کے ساتھ ہو: مَنْ یَّکْفُرْ فَلَنْ یَّنْجُ.

6. دوصورتوں میں جزاء پر فاء لانا جائز نہیں:

ا۔ جزاء ماضی بغیر قَدْ کے ہو: اِنْ صُمْتَ نَجَحْتَ.

۲۔ جزاء کے شروع میں لَمْ ہو: مَنْ یَّکْذِبْ لَمْ یَنْجَحْ.

7. دوصورتوں میں جزاء پر فاء لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں:

ا۔ جزاء فعل مضارع مثبت ہو: اِنْ یَّضْرِبْ فَأَضْرِبُ یا أَضْرِبْ.

۲۔ جزاء فعل مضارع منفی بلاَ ہو: اِنْ یَّضْرِبْ فَلَا أَضْرِبُ یا لَاأَضْرِبْ.

تمرین (1)

س:1. شرط وجزاء جملہ اسمیہ ہوتے ہیں یا جملہ فعلیہ؟ س:2. شرط وجزاء دونوں ماضی یا دونوں مضارع ہوں تو کیا حکم ہے؟ س:3. صرف شرط یا صرف جزاءٔ مضارع ہوتو کیا حکم ہے؟ س:4. کون کونسی صورتوں میں جزاء پر فاء کا لانا واجب ہے؟ س:5. کون کونسی صورتوں میں جزاء پر فاء کا لانا جائز یا نا جائز ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. شرط کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے اور کبھی جملہ فعلیہ۔ 2. شرط اور جزاء میں سے جو مضارع ہو اُسے جزم دینا واجب ہے۔ 3. جزاء فعل نہی ہو تو اُس پر فاء لانا ناجائز ہے۔ 4. جزاء مضارع منفی ہو تو اس پر فاء لانا جائز ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں شرط وجزاء میں کہاں کہاں جزم واجب ہے نیز

جزاء پر فاء لانے کا کیا حکم ہے؟

۱۔ اِذْمَا تَدْرُسْ تَنْجَحْ. ۲۔ مَنْ يَّرْحَمْ لَمْ يُحْرَمْ. ۳۔ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ. ۴۔ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ. ۵۔ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ. ۶۔ مَنْ اِسْتَشَارَ لَا يَنْدَمْ. ۷۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ. ۸۔ مَا قُدِّرَ فَسَوْفَ يَأْتِيْ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔ اِنْ تَحْفَظُ الدَّرْسَ أَنْتَ نَاجِحٌ. ۲۔ اِذَا تَصْبِرْ سَتُؤْجَرُ. ۳۔ اِنْ تَكْسِلُوْنَ فَلَمْ تَفُوْزُوْا. ۴۔ اِذَا عَزَمْتَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. ۵۔ مَا تَزْرَعُوْنَ فَحَصَدْتُمْ. ۶۔ مَنْ تُحْسِنُ اِلَيْهِ يُحْسِنُ اِلَيْكَ. ۷۔ اِنْ أَحْسَنْتَ لَا تَمْنُنْ.

واو کی قسمیں

۱۔ واو عاطفہ: وہ واو جس کا مابعد مفرد یا جملہ ماقبل پر معطوف ہو: جَاءَ زَيْدٌ وَخَالِدٌ، جَاءَ بَكْرٌ وَجَلَسَ فِي الصَفِّ. ۲۔ واو استئنافیہ: وہ واو جس کے مابعد جملے کا ماقبل سے ترکیبی تعلق نہ ہو: وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ. ۳۔ واو اعتراضیہ: وہ واو جو جملہ معترضہ کے شروع میں ہو: إِنَّنِيْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ حَرِيْصٌ عَلَى صَدَاقَتِكَ. ۴۔ واو حالیہ: وہ واو جو جملہ حالیہ کے شروع میں ہو: سَارَ خَالِدٌ وَيَدَاهُ فِيْ جَيْبِهٖ، جَاءَ بَكْرٌ وقَدْ ظَهَرَ بَشَاشَةٌ عَلَيْهِ. ۵۔ واو معیت: وہ واو جو مفعول معہ کے شروع میں ہو، اسی طرح وہ واو جس کے بعد أَنْ مقدر ہوتا ہے: سِرْتُ وَالْجَبَلَ، لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهٗ. ۶۔ واو قسم: وہ واو جو مقسم بہ کے شروع میں ہو: وَاللّٰهِ لَأُكْرِمَنَّكَ. ۷۔ واو رُبَّ: وہ واو جو رُبَّ کے معنی میں ہو (یہ شبیہ بالزائد ہوتا ہے جو اسم کو صرف لفظاً جر دیتا ہے اور اس کا مُتعلَّق بھی نہیں ہوتا): وَلَيْلٍ كَالْقِيَامَةِ يَمُرُّ بِالْعَاشِقِ. ۸۔ واو جماعت: وہ واو جو فعل ماضی، مضارع، امر اور نہی میں جمع مذکر کی ضمیر مرفوع متصل ہوتی ہے: ذَهَبُوْا، يَذْهَبُوْنَ، اِذْهَبُوْا، لَا تَذْهَبُوْا. ۹۔ واو علامت رفع: وہ واو جو جمع مذکر سالم اور اسمائے ستہ پر حالت رفعی میں آتا ہے: جَاءَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَأَخُوْكَ. (المنہاج فی القواعد والاعراب: ۳۴۰ تا ۳۴۴ بتصرف)

الدرس الحادي والستون

حروف نداء اور مُنادیٰ کا بیان

جن حروف سے کسی کو پکارا جاتا ہے اُنہیں حروفِ نداء کہتے ہیں اور جسے حرفِ نداء سے پکارا جائے (۱۷) اُسے مُنادیٰ کہتے ہیں: يَا نَبِيُّ.

قواعد وفوائد:

1. حروفِ نِداء پانچ ہیں: يَا، أَيَا، هَيَا، أَيْ، أ. أَيْ اور أ مُنادیٰ قریب کے لیے، أَيَا اور هَيَا منادیٰ بعید کے لیے اور يَا قریب وبعید دونوں کے لیے آتا ہے۔

2. منادیٰ مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ ہو تو منصوب ہوتا ہے: يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ، يَا طَالِعًا جَبَلًا، يَا رَجُلًا خُذْ يَدِيْ (اے کوئی مرد! میرا ہاتھ پکڑ)

3. منادیٰ مفرد معرفہ اگر واحد یا جمع مکسر ہو تو ضمّہ پر، تثنیہ ہو تو الف پر اور جمع مذکر سالم ہو تو واو پر مبنی ہوتا ہے: يَا زَيْدُ، يَا رِجَالُ، يَا رَجُلَانِ، يَا مُسْلِمُوْنَ.

4. منادیٰ اگر معرف باللام ہو تو حرفِ نداء اور منادیٰ کے درمیان أَيُّهَا، هٰذَا يا أَيُّهٰذَا کا اِضافہ کرتے ہیں: يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ، يَا هٰذَا الرَّجُلُ.

5. کبھی حرف نداء کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ. یہ اصل میں يَا اَللّٰهُ اور يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ہیں۔

6. منادیٰ لفظ غُلَامٌ، رَبٌّ وغیرہ ہو اور یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو تو اُسے چار طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں: يَا رَبِّيْ، يَا رَبِّيَ، يَا رَبِّ، يَا رَبَّا.

7. منادیٰ عَلَم ہو اور اُس کی صفت لفظ اِبْنٌ یا اِبْنَةٌ ہو جو ایک اور عَلَم کی طرف

مضاف ہوتو منادیٰ کومفتوح اور مضموم دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جبکہ اِبْـنٌ یا اِبْـنَـةٌ صرف منصوب پڑھا جائے گا: يَا زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ، يَا هِنْدُ ابْنَةَ زَيْدٍ.

تمرین (1)

س:1. حروف نداء اور منادیٰ کسے کہتے ہیں؟ س:2. منادیٰ مضاف، مشابہ مضاف، نکرہ یا مفرد معرفہ ہوتو کس طرح آتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. یَا صرف منادیٰ قریب کے لیے ہے۔ 2. حرفِ نداء اور منادیٰ معرفہ کے درمیان هٰذَا بڑھاتے ہیں۔ 3. منادیٰ مفرد معرفہ مبنی علی الضم ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) منادیٰ، اس کی قسم اور اعراب اور بناء کے اعتبار سے اس کا حکم بیان کیجیے۔

۱۔يَا اَللّٰه. ۲۔يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. ۳۔يَآ اَيَّتُهَاالنَّفْسُ. ۴۔رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا. ۵۔هَيَا ظَالِما نَفْسًا. ۶۔أَيَا وَلَدَانِ. ۷۔أَ سَعْدُ أَكْرِمْ أُسْتَاذَكَ. ۸۔هَيَا نَاصِرَ بْنَ يَاسِرٍ. ۹۔رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. ۱۰۔يَا طَالِعِيْنَ جَبَلًا.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔يَا زَيْدًا. ۲۔أَيَا عَبْدُ اللّٰهِ. ۳۔أَ طَالِبُ يَخَافُ اللّٰهَ تَفُوْزُ. ۴۔هَيَا عِرْفَانُ بْنُ دَاوُدَ. ۵۔يَا رَحْمَةٌ لِلْعٰلَمِيْنَ. ۶۔يَا مُسْلِمِيْنَ سَارِعُوْا اِلَى الْخَيْرِ. ۷۔يَا الْوَلَدُ اِحْفَظْ دَرْسَكَ. ۸۔يَا هِنْدًا ابْنَةَ زَيْدٍ.

الدرس الثاني والستون

ترخیم اور اِستِغاثہ کا بیان

ترخیم کی تعریف:

مُنادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حروف یا ایک جزء کو تخفیفاً حذف کر دینا ترخیم کہلاتا ہے: یَا مَالِکُ سے یَا مَالُ، یَا مَنصُوْرُ سے یَا مَنصُ، یَا بَعْلَبَکُّ سے یَا بَعْلُ.

قواعد وفوائد:

1. منادیٰ میں ترخیم تب جائز ہے جبکہ وہ علَم ہو، تین حروف سے زائد ہو اور مبنی علی الضمّ ہو یا منادیٰ کے آخر میں تاء ہو: یَا خَالِدُ سے یَا خالِ، یَا شَاۃُ سے یَا شَا.

2. ترخیم میں ایک حرف گرتا ہے، لیکن اگر منادیٰ کا آخر حرفِ صحیح ہو اور اس سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو دو حروف گریں گے: یَا اِفْتِخَ (افتخار). اور منادیٰ مرکب (مزجی یا عددی) ہو تو آخری اسم گر جائے گا: یَا خَمْسُ (خَمْسَ عَشَرَۃ).

3. منادیٰ مرخّم (جس میں ترخیم کی گئی ہو) کو ضمّہ کے ساتھ اور اُس کی اپنی آخری حرکت کے ساتھ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے: یَا حَارِثُ سے یَا حَارُ یا یَا حَارِ.

اِستِغاثہ کی تعریف:

کسی کو مدد کے لیے پکارنا اِستغاثہ کہلاتا ہے، جسے مدد کے لیے پکارا گیا ہو اُسے مُستَغاث یا مُستَغاث بِہ کہتے ہیں اور جس کی مدد کے لیے پکارا گیا ہو اُسے مُستَغاث لَہ یا مُستَغاث لِاَجْلِہ کہتے ہیں: یَا لَلْقَوِيِّ لِلضَّعِيفِ.

قواعد وفوائد:

1. مستغاث بہ اور مستغاث لہ دونوں پر لام ہوتا ہے جو مستغاث بہ میں مفتوح

اور مستغاث لہ میں مکسور ہوتا ہے: یَا لَزَیْدٍ لِلْفَقِیْرِ.

2. کبھی مستغاث بہ کے آخر میں الف لایا جاتا ہے: یَا حُسَیْنَا لِلْأَسِیْرِ.

3. مستغاث کے شروع میں لام استغاثہ ہوتو یہ مجرور ہوتا ہے اور اگر اس کے آخر میں الف استغاثہ ہوتو یہ مبنی علی الفتح ہوتا ہے جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

تمرین (1)

س:1. ترخیم کسے کہتے ہیں اور یہ کب جائز ہوتی ہے؟ س:2. ترخیم میں کتنے حروف حذف ہوتے ہیں؟ س:3. مستغاث اور مستغاث لہ کسے کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. منادیٰ سے ایک حرف کو حذف کر دینا ترخیم ہے۔ 2. منادیٰ مبنی میں ترخیم ہوسکتی ہے۔ 3. منادیٰ مرخم کو مرفوع اور مجرور دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) منادیٰ، منادیٰ مرخم، مستغاث اور مستغاث لہ کی شناخت فرمایئے۔

۱۔یُوْسُفُ لَا تَتَکَلَّمْ. ۲۔یَا لَرَسُوْلِ اللّٰہِ لِلْغُرَبَاءِ. ۳۔یَا خَالُ اُسْکُتْ.

۴۔رَبَّنَا ارْحَمْنَا. ۵۔أَیَا فَاطِمَ اِقْرَئِي الْکِتَابَ. ۶۔یَا عِبَادَ اللّٰہِ أَعِیْنُوْنِي.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔یَا غُلَا (غلام) أَطِعْ سَیِّدَکَ. ۲۔أَیَا زَيُ (زید) اَدِّ حُقُوْقَکَ.

۳۔ھَیَا مُسْلِمِیْنَ. ۴۔یَا جَعُ (جَعْفَرٌ). ۵۔یَا عَبْدُ اللّٰہِ. ۶۔یَا لِلْأَمِیْرِ لَلْفَقِیْرِ.

الدرس الثالث والستون

قسم اور جوابِ قسم کا بیان

جس جملے میں قسم کھائی گئی ہو اُسے **قسم** کہتے ہیں، جس حرف یا فعل کے ذریعے قسم کھائی گئی ہو اُسے **اَداۃِ قسم** کہتے ہیں، جس کی قسم کھائی گئی ہو اُسے **مُقسَم بِہٖ** کہتے ہیں اور جس بات پر قسم کھائی گئی ہو اُسے **جوابِ قسم** کہتے ہیں: وَاللّٰهِ لَنْ أَكْذِبَ، أُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا جَاءَ زَيْدٌ.

قواعد وفوائد:

1. قسم کے لیے یہ حروف آتے ہیں: بِ، وَ، تَ، لِ (۱۸) اور کبھی فعل آتا ہے۔
2. جوابِ قسم' جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو شروع میں اِنَّ یا لامِ مفتوح کا ہونا ضروری ہے: وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ، وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ عَالِمٌ.

اور جملہ اسمیہ منفیہ ہو تو شروع میں مَا مُشابہ بِلَيْسَ، لائے نفی جنس یا اِنْ نافیہ کا ہونا ضروری ہے: تَاللّٰهِ مَا زَيْدٌ كَاتِبًا، بِاللّٰهِ لَارَيْبَ فِيْهِ، لِلّٰهِ اِنْ هٰذَا اِفْكًا.

3. جوابِ قسم' جملہ فعلیہ مثبتہ ہو تو ماضی میں لفظ لَقَدْ اور مضارع میں لامِ تاکید اور نونِ تاکید آتا ہے: وَاللّٰهِ لَقَدْ فَازَ الْمُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَأَذْهَبَنَّ.

اور جملہ فعلیہ منفیہ ہو تو ماضی میں مَا اور مضارع میں لَا یا لَنْ آتا ہے: وَاللّٰهِ مَا وَعَدَ بَكْرٌ، وَاللّٰهِ لَاأُكَلِّمُ فَاسِقًا، وَاللّٰهِ لَنْ يَّكْذِبَ زَيْدٌ.

4. لَئِنْ، لَقَدْ اور مضارع با نون ولام تاکید سے پہلے قسم محذوف ہوتی ہے: لَئِنْ ضَرَبْتَنِي لَا أَضْرِبُكَ، لَقَدْ فُزْتُ، لَأَعْمَلَنَّ الْخَيْرَ.

تمرین (1)

س:1. قسم، اداۃ قسم، مقسم بہ اور جواب قسم کسے کہتے ہیں؟ س:2. قسم کے لیے کون کونسے حروف آتے ہیں؟ س:3. جواب قسم جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ ہو تو کس طرح آئے گا؟ تفصیلا بیان کیجیے۔

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جس چیز کی قسم کھائی گئی ہو اُسے مُقسَم بِہ کہتے ہیں۔ 2. جوابِ قسم جملہ اسمیہ ہو تو اس میں اِنَّ یا لامِ مفتوح کا ہونا ضروری ہے۔ 3. جواب قسم جملہ فعلیہ ہو تو اس میں لَا یا لَنْ آتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں اداۃِ قسم، مُقسَم بِہ اور جوابِ قسم کی شناخت کیجیے۔

١۔ لِلّٰهِ لا يُؤَخَّرُ الْأَجَلُ. ٢۔ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ. ٣۔ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ. ٤۔ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَتُسْئَلُنَّ. ٥۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ. ٦۔ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا. ٧۔ أَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَنْ تَفْنِيَ الْجَنَّةُ وَلَا نَعِيْمُهَا. ٨۔ وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

١۔ بِاللّٰهِ فَازَ مَنْ أَخْلَصَ الْعَمَلَ. ٢۔ أَحْلِفُ بِاللّٰهِ الصَّحَابَةُ عَدْلٌ.
٣۔ وَاللّٰهِ لَمْ يَنْجَحِ الْكَسْلَانُ. ٤۔ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا الْجَاهِلُ حَيٌّ.

الدرس الرابع والستون

تنازُعِ فِعلَین

کبھی دوفعلوں کے بعد ایک اسم ظاہر آتا ہے اور اِن دونوں میں سے ہر ایک فعل اُس اسم ظاہر کو اپنا معمول بنانا چاہتا ہے اِسی کو تنازُعِ فِعلَین کہا جاتا ہے۔

تنازُع فعلین کی چار صورتیں ہیں:

١۔ ہر فعل اسم ظاہر کو فاعل بنانا چاہے: نَصَرَنِيْ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدٌ.

٢۔ ہر فعل اسم ظاہر کو مفعول بنانا چاہے: نَصَرْتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا.

٣۔ پہلا فعل فاعل اور دوسرا فعل مفعول بنانا چاہے: نَصَرَنِيْ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا.

٤۔ پہلا فعل مفعول اور دوسرا فعل فاعل بنانا چاہے: نَصَرْتُ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدٌ.

ان صورتوں میں اگر دوسرے فعل کو عمل دیں تو وہ واحد ہی رہے گا اور اسم ظاہر اس کے مطابق (مرفوع یا منصوب) ہوگا اور اس صورت میں پہلا فعل اگر فاعل چاہتا ہو (جیسے ١ اور ٣ میں) تو وہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں اسم ظاہر کے مطابق آئے گا اور اس کا فاعل ضمیر متصل ہوگی۔ جیسے:

نَصَرَنِيْ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدٌ نَصَرَانِيْ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدَانِ نَصَرُوْنِيْ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدُوْنَ

نَصَرَنِيْ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا نَصَرَانِيْ وَأَكْرَمْتُ زَيْدَيْنِ نَصَرُوْنِيْ وَأَكْرَمْتُ زَيْدِيْنَ

اور پہلا فعل اگر مفعول چاہتا ہو (جیسے ٢ اور ٤ میں) تو وہ بھی واحد ہی رہے گا اور اُس کا مفعول محذوف مانیں گے جو اسم ظاہر ہی کی طرح ہوگا اور منصوب آئے گا۔ جیسے:

نَصَرْتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا نَصَرْتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدَيْنِ نَصَرْتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدِيْنَ

نَصَرْتُ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدٌ نَصَرْتُ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدَانِ نَصَرْتُ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدُوْنَ

اور اگر پہلے فعل کو عمل دیں تو وہ واحد ہی رہے گا اور اسم ظاہر اس کے مطابق (مرفوع یا منصوب) ہوگا، اس صورت میں اگر دوسرا فعل فاعل چاہتا ہو (جیسے ۱ اور ۴ میں) تو وہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں اسم ظاہر کے مطابق ہوگا اور اس کا فاعل ضمیر متصل ہوگی:

نَصَرَنِيْ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدٌ نَصَرَنِيْ وَأَكْرَمَانِيْ زَيْدَانِ نَصَرَنِيْ وَأَكْرَمُوْنِيْ زَيْدُوْنَ

نَصَرْتُ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدًا نَصَرْتُ وَأَكْرَمَانِيْ زَيْدَيْنِ نَصَرْتُ وَأَكْرَمُوْنِيْ زَيْدِيْنَ

اور مفعول چاہتا ہو (جیسے ۲ اور ۳ میں) تو وہ بھی واحد ہی رہے گا اور اس کا مفعول بہ محذوف مانیں گے جو اسم ظاہر ہی کی طرح ہوگا لیکن منصوب:

نَصَرْتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا نَصَرْتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدَيْنِ نَصَرْتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدِيْنَ

نَصَرَنِيْ وَأَكْرَمْتُ زَيْدٌ نَصَرَنِيْ وَأَكْرَمْتُ زَيْدَانِ نَصَرَنِيْ وَأَكْرَمْتُ زَيْدُوْنَ

تنبیہ:

تنازُع جس طرح دو فعلوں کا ہوتا ہے اِسی طرح دو شبہ فعل کا بھی ہوتا ہے: زَيْدٌ رَاكِبٌ وَذَاهِبٌ أَبُوْهُ.

اور جس طرح فاعل یا مفعول میں ہوتا ہے اسی طرح ظرف یا جار مجرور میں بھی ہوتا ہے: زَيْدٌ قَامَ وَصَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ، بَكْرٌ جَلَسَ وَصَلّٰى عَلَى الْحَصِيْرِ.

تمرین (1)

س:1. تنازع فعلین کسے کہتے ہیں؟ س:2. تنازع فعلین کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟ س:3. جب دوسرے فعل کو عمل دیں گے تو دوسرا فعل، پہلا

فعل اوراسمِ ظاہر کس طرح آئیں گے؟ س:4. اگر پہلے فعل کو عمل دیں گے تو پہلا فعل، دوسرا فعل اوراسمِ ظاہر کس طرح آئیں گے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. تنازُع صرف فعلوں میں ہوتا ہے۔ 2. دوسرے فعل کو عمل دیں گے تو پہلا فعل واحد ہی رہے گا۔ 3. تنازُع کی صرف دوصورتیں ہیں۔

تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں غور کرکے بتایئے کہ اسم ظاہر میں پہلے فعل کو عمل دیا گیاہے یا دوسرے فعل کو۔

۱۔طَلَبَ فَقِيْرٌ وَكَفَاهُ دِرْهَمًا. ۲۔نَصَرُوْنِيْ وَنَصَرْتُ الْقَوْمَ. ۳۔قَامَ وَصَلُّوا الْمُسْلِمُوْنَ. ۴۔يَزُوْرُوْنَنِيْ وَأَزُوْرُ الْمُعَلِّمِيْنَ. ۵۔ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْنَ الْبَنَاتُ. ٦۔جَاءَا وَنَصَحَنِيْ رَجُلَانِ. ۷۔اِشْتَرَيْتُ وَقَرَأْتُ "خُلَاصَةَ النحوِ". ۸۔طَالَعْتُ وَسَرَّنِي الْكِتَابُ. ۹۔نَصَرَتَا وَأَكْرَمْتُ هِنْدَانِ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔ضَرَبْتُ خَالِدًا وَأَكْرَمْتُ خَالِدًا. ۲۔أَكْرَمَ وَأَحْسَنَ الزَّيْدَانِ. ۳۔نَصَرْتُ وَأَهَانُوْنِي الْقَوْمُ. ۴۔نَصَرَا وَأَكْرَمَا الزَّيْدَانِ. ۵۔عَلَّمَنِيْ وَعَظَّمْتُ الْمُعَلِّمِيْنَ. ٦۔سَمِعْنَ وَأَطَعْنَ الْمُسْلِمَاتُ.

الدرس الخامس والستون

مبتدا کی قسم ثانی کا بیان

جو صیغۂ صفت نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے وہ بھی مبتدا ہوتا ہے اِسی کو مبتدا کی قسم ثانی کہتے ہیں: هَلْ ذَاهِبٌ وَلَدَانِ، مَا مَوْجُوْدٌ رِجَالٌ.

قواعد وفوائد:

1. صفت کا صیغہ واحد اور اسم ظاہر تثنیہ یا جمع ہو تو صفت کا صیغہ مبتدا اور اسم ظاہر اس کا فاعل یا نائب فاعل قائم مقام خبر ہوگا: أَ حَزِيْنٌ غُلَامَانِ، أَ مَهْزُوْمٌ جُيُوْشٌ.

2. صفت کا صیغہ اور اسم ظاہر دونوں تثنیہ یا دونوں جمع ہوں تو صفت کا صیغہ خبر مقدم اور اسم ظاہر مبتدا مؤخر کہلائے گا: أَ مُجْتَهِدَانِ التِلْمِيْذَانِ، مَا مُكَرَّمُوْنَ الفَاسِقُوْنَ.

3. صفت کا صیغہ اور اسم ظاہر دونوں واحد ہوں تو اختیار ہے کہ صفت کے صیغے کو مبتدا بنائیں اور اسم ظاہر کو قائم مقام خبر یا صفت کے صیغے کو خبر مقدم قرار دیں اور اسم ظاہر کو مبتدا مؤخر: أَ مُسْتَنْصِرٌ ضَعِيْفٌ، مَا مَرْمِيٌّ حَجَرٌ.

تنبیہ:

ایسا نہیں ہوسکتا کہ اسم ظاہر واحد ہو اور صفت کا صیغہ تثنیہ یا جمع ہو یا اِن میں سے کوئی ایک تثنیہ ہو اور دوسرا جمع ہو۔

تمرین (1)

س:1. مبتدا کی قسم ثانی کسے کہتے ہیں؟ س:2. صیغہ صفت واحد اور اسم ظاہر تثنیہ یا جمع ہو تو کیا حکم ہے؟ س:3. صیغہ صفت اور اسم ظاہر دونوں تثنیہ یا دونوں جمع ہوں تو کیا حکم ہے؟ س:4. صیغہ صفت اور اسم ظاہر دونوں واحد ہوں تو کیا حکم ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جو صیغہ صفت اسم ظاہر کو رفع دے وہ بھی مبتدا ہوتا ہے۔ 2. صفت کا صیغہ جس اسم ظاہر کو رفع دیتا ہے وہ اُس کا فاعل ہوتا ہے۔ 3. صفت کا صیغہ جہاں بھی ہوگا مبتدا یا خبر ہی بنے گا۔

تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر الگ الگ کیجیے۔

۱۔أَ مُسَافِرٌ أَخَوَاکَ. ۲۔مَا صَائِمَانِ الْوَلَدَانِ. ۳۔أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يَآ إِبْرٰهِيْمُ. ۴۔مَا مَحْرُوْمٌ مُخْلِصُوْنَ. ۵۔هَلْ جَالِسُوْنَ مُسْلِمُوْنَ. ۶۔أَ حَسَنٌ غُلَامُ زَيْدٍ. ۷۔أَ مَعْصُوْمٌ الْأَنْبِيَاءُ عَنِ الْمَعَاصِيْ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔كَرِيْمٌ أَبَوَاکَ. ۲۔أَ قَائِمَانِ رَجُلٌ. ۳۔مَا نَاصِرِيْنَ أَعْدَائُکَ. ۴۔هَلْ صَائِمٌ أَحَدًا. ۵۔مَا ذَاهِبُوْنَ وَلَدٌ. ۶۔مُغْلَقٌ أَبْوَابٌ.

الدرس السادس والستون

مبتدا وخبر اور فاعل ومفعول کی تقدیم وتاخیر

مبتدا اور خبر کی تقدیم وتاخیر:

مبتدا عموماً خبر سے پہلے آتا ہے اور خبر مبتدا کے بعد آتی ہے: زَيْدٌ قَائِمٌ. اور کبھی خبر مبتدا سے پہلے بھی آجاتی ہے: قَائِمٌ زَيْدٌ.

لیکن چار صورتوں میں مبتدا کو مقدم اور خبر کو مؤخر لانا واجب ہے:

۱۔ مبتدا ایسے معنی پر مشتمل ہو جس کا شروع کلام میں ہونا ضروری ہے: مَنْ أَنْتَ.

۲۔ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں اور کوئی ایسا قرینہ نہ ہو جس سے مبتدا اور خبر کی تعیین ہوسکے: زَيْدٌ الْمُنْطَلِقُ.

۳۔ مبتدا اور خبر دونوں نکرہ مخصوصہ ہوں: غُلَامُ رَجُلٍ وَلَدٌ صَالِحٌ.

۴۔ خبر، مبتدا کا فعل ہو یعنی خبر جملہ فعلیہ ہو اور اُس کی ضمیر مرفوع مبتدا کی طرف راجع ہو: زَيْدٌ قَامَ.

اور چار صورتوں میں خبر کو مقدم اور مبتدا کو مؤخر لانا ضروری ہے:

۱۔ خبر ایسے معنی پر مشتمل ہو جس کا شروع کلام میں ہونا ضروری ہے[۱۹]: أَيْنَ زَيْدٌ.

۲۔ خبر کے مقدم ہونے کی وجہ سے مبتدا کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہوتا ہو: فِي الدَّارِ رَجُلٌ.

۳۔ مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کے جز کی طرف لوٹ رہی ہو: فِي الدَّارِ صَاحِبُهَا.

۴۔ جب أَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر مبتدا واقع ہو: عِنْدِي أَنَّكَ عَالِمٌ.

فاعل اور مفعول کی تقدیم وتاخیر:

عموماً فاعل، مفعول سے پہلے اور مفعول، فاعل کے بعد آتا ہے: نَصَرَ زَيْدٌ بَكْرًا. اور کبھی مفعول، فاعل سے پہلے بھی آجاتا ہے: نَصَرَ بَكْرًا زَيْدٌ.

لیکن چار صورتوں میں فاعل کو مقدم اور مفعول کو مؤخر لانا واجب ہے:

١۔ فاعل اور مفعول میں سے کسی میں بھی اعراب ظاہر نہ ہو اور نہ ایسا قرینہ ہو جس سے فاعل یا مفعول کی پہچان ہو سکے: نَصَرَ مُوْسٰى يَحْيٰى.

٢۔ فاعل ضمیر متصل ہو اور مفعول فعل سے پہلے نہ ہو: أَعَنْتُ فَقِيْرًا.

٣۔ مفعول إِلَّا کے بعد واقع ہو: مَا رَاٰى زَيْدٌ إِلَّا عَمْرًا.

٤۔ مفعول معنیً إِلَّا کے بعد واقع ہو: إِنَّمَا نَصَرَ خَالِدٌ ضَعِيْفًا.

اور چار صورتوں میں مفعول کو مقدم اور فاعل کو مؤخر لانا ضروری ہے:

١۔ فاعل کے ساتھ مفعول کی ضمیر متصل ہو: أَعَانَ زَيْدًا ابْنُهٗ.

٢۔ فاعل إِلَّا کے بعد واقع ہو: مَا اَتَى فَقِيْرًا إِلَّا بَكْرٌ.

٣۔ فاعل معنیً إِلَّا کے بعد واقع ہو: إِنَّمَا رَاٰى وَلَدًا خَالِدٌ.

٤۔ جب مفعول ضمیر متصل اور فاعل اسم ظاہر ہو: عَلَّمَهُ الْأُسْتَاذُ.

1. ”اطلق له العنان“ کھلی چھوٹ دے دی، ڈھیل دے دی۔ اطلق زید العنان لاولاده تتصرف كيف تشاء، زید نے اپنی اولاد کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے کہ جو چاہیں کریں۔ (عربی محاورات، ص٩٧)

2. ”اغمض عينيه عن...“ چشم پوشی کی، نظر انداز کیا۔ لا ينبغي ان نغمض اعيننا عن اخطاء نا، یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنی غلطیوں کو نظر انداز کریں۔ (عربی محاورات، ص٩٨)

تمرین (1)

س:1. کتنی اور کون کونسی صورتوں میں مبتدا کو مقدم اور خبر کو مؤخر لانا واجب ہے؟

س:2. کتنی اور کون کونسی صورتوں میں خبر کو مقدم اور مبتدا کو مؤخر لانا ضروری ہے؟

س:3. کتنی اور کون کونسی صورتوں میں فاعل کو مقدم اور مفعول کو مؤخر لانا واجب ہے؟

س:4. کتنی اور کون کونسی صورتوں میں مفعول کو مقدم اور فاعل کو مؤخر لانا ضروری ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. مبتدا ہمیشہ خبر سے پہلے آتا ہے۔ 2. فاعل ہمیشہ مفعول سے پہلے آتا ہے۔

3. جب مفعول، ضمیر متصل ہو تو اُسے فاعل سے مقدم لانا ضروری ہے۔

تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں مبتدا، خبر، فاعل اور مفعول الگ الگ کیجیے۔

١۔بَنُوْنَا بَنُوْ أَبْنَائِنَا. ٢۔اِنَّمَا أَعَانَ فَقِيْرًا بَكْرٌ. ٣۔أَبُوْ حَنِيْفَةَ أَبُوْ يُوْسُفَ.

٤۔أَكَلَ الْكُمَّثْرٰى يَحْيٰى. ٥۔مَنْ جَاءَ؟ ٦۔نَصَرَ يَحْيٰى الضَّعِيْفَ مُوْسٰى.

٧۔أَكْرَمَ مُوْسٰى عِيْسٰى. ٨۔أَدَّبَ خَالِدًا أَبُوْهُ. ٩۔فِي الْغُرْفَةِ طِفْلٌ.

١٠۔نَصَرَهُ خَالِدٌ. ١١۔مَا فَازَ اِلَّا وَلَدٌ. ١٢۔ضَرَبَتْ مُوْسٰى عُظْمٰى.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

١۔زَيْدٌ أَيْنَ؟ ٢۔أَوْلَادٌ عَلَى السَّقْفِ. ٣۔أَكْرَمَ غُلَامُهُ زَيْدًا.

٤۔صَاحِبُهَا فِي الدَّارِ. ٥۔أَنَّكَ فَقِيْرٌ فِيْ ظَنِّيْ. ٦۔بِيَدِكَ مَا؟

٧۔أَخُوْكَ مَنْ؟ ٨۔أَدَّبَ أَبُوْهَا فَاطِمَةَ. ٩۔اَلرُّجُوْعُ مَتٰى؟

الدرس السابع والستون

اِغراء اور تحذیر کا بیان

جو اسم فعلِ محذوف أُلْزِمْ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اُسے **اِغراء** کہتے ہیں: اَلصِّدْقَ (سچ کو لازم پکڑ)

اور جو اسم فعلِ محذوف بَعِّدْ، اِتَّقِ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اُسے **تحذیر** کہتے ہیں: إِيَّاکَ مِنَ الْأَسَدِ (خود کو شیر سے دور کر) اَلطَّرِيْقَ الطَّرِيْقَ (بیچ راستے سے بچ)

قواعد وفوائد:

1. اِغراء دراصل مُغْرٰی بِہٖ ہوتا ہے اور تحذیر کبھی مُحَذَّر اور کبھی مُحَذَّر مِنْه ہوتا ہے جیسے اوپر اَلصِّدْقَ مغریٰ بہ، اِيَّاکَ محذَّر اور اَلطَّرِيْقَ محذَّر منہ ہیں۔

2. اغراء اور تحذیر کے استعمال کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ معطوف علیہ ہوں: اَلْعَمَلَ وَالْإِحْسَانَ، اَلْبَرْدَ وَالْحَرَّ. ۲۔ مکرَّر رہوں: اَلصَّبْرَ الصَّبْرَ، اَلشَّرَّ الشَّرَّ. ۳۔ مفرد ہوں: اَلْإِحْسَانَ، اَلظُّلْمَ.

اِن میں سے پہلی دو صورتوں میں اِن کے فعل ناصب کو حذف کرنا واجب ہے اور آخری صورت میں جائز ہے واجب نہیں۔

3. تحذیر کبھی ضمیر منصوب مخاطب ہوتی ہے اِسکے بعد محذر منہ تین طرح آتا ہے:

۱۔ واؤ کے ساتھ: إِيَّاکَ وَالْحَسَدَ. ۲۔ مِنْ کے ساتھ: إِيَّاكُمَا مِنَ الشَّرِّ.

۳۔ مصدر مؤول: إِيَّاكُمْ أَنْ تَكْسَلُوْا.

اِن تینوں صورتوں میں تحذیر کے فعل ناصب کو حذف کرنا واجب ہے۔

تمرین (1)

س:1. اغراء اور تحذیر کسے کہتے ہیں؟ س:2. تحذیر اصل میں کیا ہوتا ہے؟ س:3. اغراء وتحذیر کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟ س:4. تحذیر ضمیر مخاطب ہو تو محذر منہ کون کونسے طریقوں سے آتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جسے کسی کام پر ابھارا جائے اُسے اغراء کہتے ہیں۔ 2. جسے مابعد سے ڈرایا جائے اُسے تحذیر کہتے ہیں۔ 3. اغراء اور تحذیر کا فعل ناصب ہمیشہ محذوف ہوتا ہے۔ 4. اغراء یا تحذیر معطوف علیہ اور معطوف بھی ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) اغراء وتحذیر الگ کیجیے اور بتائیے کہ فعل کا حذف واجب ہے یا جائز۔

۱۔اَلْجِدَّ فَاِنَّهُ طَرِيْقُ الْفَلَاحِ. ۲۔اَلْخِيَانَةَ اَلْخِيَانَةَ. ۳۔اَلْفَرَائِضَ.
۴۔اَلْاِخْلَاصَ وَالْأَمَانَةَ. ۵۔اِيَّاكِ أَنْ تَغْتَابِيْ. ۶۔اَلْغِيْبَةَ وَالنَّمِيْمَةَ.
۷۔اَلْمُحَرَّمَاتِ. ۸۔اَلْعَمَلَ اَلْعَمَلَ. ۹۔اِيَّاكَ مِنَ الْكِذْبِ.
۱۰۔اَلتَّوَاضُعَ فَاِنَّهُ يَرْفَعُ الْاِنْسَانَ. ۱۱۔اَلْحَسَدَ فَاِنَّهُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔اِتَّقِ الشَّتْمَ الشَّتْمَ. ۲۔الْعِلْمُ وَالْوَقَارُ. ۳۔بَاعِدْ اِيَّاكَ مِنَ الْيَأْسِ.
۴۔أَلْزِمِ الْعَفْوَ وَالْكَرَمِ. ۵۔أُحَذِّرُ اِيَّاكَ مِنَ الضَّالِّ. ۶۔نَحُّوْا اِيَّاكُمْ أَنْ تُكْرِمُوا الْفَاسِقَ. ۷۔أُطْلُبِ الصَّدَاقَةَ الصَّدَاقَةَ.

الدرس الثامن والستون

نسبت کا بیان

کسی اسم کے آخر میں یائے نسبت (یاء مشدد ماقبل مکسور) لاحق کرنے کو **نسبت** کہتے ہیں اور جس اسم کو یائے نسبت لاحق ہوا اُسے **اسم منسوب** کہتے ہیں: يَمَنِيٌّ.

قواعد وفوائد:

1. اسم منسوب اسم مفعول کے حکم میں ہوتا ہے اور اپنے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے: جَاءَ رَجُلٌ دِمَشْقِيٌّ، رَأَيْتُ رَجُلًا مِصْرِيًّا أَبُوْهُ.

2. اسم کے آخر میں گول تاء ہو تو وہ نسبت میں حذف ہو جائے گی: فَاطِمِيٌّ.

3. ثلاثی اسم کا لام کلمہ محذوف ہو تو نسبت میں اُسے لوٹائیں گے (۲۰) اور عین کلمے کو فتحہ دیں گے: أَبٌ، سَنَةٌ، دَمٌ، لُغَةٌ سے أَبَوِيٌّ، سَنَوِيٌّ، دَمَوِيٌّ، لُغَوِيٌّ.

4. الف مقصورہ تیسری جگہ ہو تو وہ واؤ سے بدل جائے گا: رَضَا سے رَضَوِيٌّ.
اور چوتھی یا پانچویں جگہ ہو تو اُسے واو سے بدلنا یا حذف کر دینا دونوں جائز ہیں: حُبْلٰی سے حُبْلِيٌّ یا حُبْلَوِيٌّ، مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِيٌّ یا مُصْطَفَوِيٌّ.

5. اسم منقوص کی یاء چوتھی جگہ ہو تو اُسے حذف کر دینا یا واؤ ماقبل مفتوح سے بدل دینا دونوں جائز ہیں: اَلْقَاضِيُ سے اَلْقَاضِيٌّ یا اَلْقَاضَوِيٌّ.

6. الفِ ممدودہ واؤ سے بدل جائے گا: بَيْضَاءُ سے بَيْضَاوِيٌّ. اور اگر یہ واؤ یا یاء سے بدل کر آیا ہو تو اِسے واؤ سے بدلنا اور باقی رکھنا دونوں جائز ہیں: كِسَاءٌ سے كِسَائِيٌّ یا كِسَاوِيٌّ، رِدَاءٌ سے رِدَائِيٌّ یا رِدَاوِيٌّ.

7. فَعِيلَةٌ کی یاء حذف ہوجائے گی اور اُس کا ماقبل مفتوح ہوجائے گا جبکہ وہ معتل العین یا مضاعف نہ ہو ورنہ یاء باقی رہے گی: حَنِيفَةٌ، طَوِيلَةٌ، جَلِيلَةٌ سے حَنَفِيٌّ، طَوِيلِيٌّ، جَلِيلِيٌّ.

تنبیہ:

بہت سے اسمائے منسوبہ خلاف قیاس بھی آتے ہیں: رَيٌ سے رَازِيٌّ.

تمرین (1)

س:1. نسبت اور اسم منسوب کسے کہتے ہیں؟ س:2. اسم ممدود، اسم مقصور اور اسم منقوص کی طرف نسبت کے کیا اصول ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جس اسم کو یاء لاحق ہو وہ اسم منسوب ہوتا ہے۔ 2. اگر کوئی اسم فَعِيلَةٌ کے وزن پر ہو تو نسبت میں اُس کی یاء اور تاء دونوں گر جائیں گی۔

تمرین (3)

قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل اسماء سے اسمائے منسوبہ بنائیے۔

۱۔هِجْرَةٌ. ۲۔نَحْوٌ. ۳۔مَوْلَى. ۴۔مَدِينَةٌ. ۵۔إِيمَانٌ. ۶۔خَضْرَاءُ.

۷۔عِيسَى. ۸۔دِهْلِي. ۹۔يَدٌ. ۱۰۔إِسْلَامٌ. ۱۱۔سَمَاءٌ. ۱۲۔شَرِيعَةٌ.

۱۳۔عَطَّارٌ. ۱۴۔اَلْعَصَى. ۱۵۔عَزِيزَةٌ. ۱۶۔اَلْمُرْتَضَى.

الدرس التاسع والستون

تصغیر کا بیان

اسم کے پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیکر اُس کے بعد یاء ساکن (یائے تصغیر) بڑھانے کو **تصغیر** کہتے ہیں اور تصغیر والے اسم کو **مُصَغَّر** کہتے ہیں: قَلَمٌ سے قُلَيْمٌ.

قواعد وفوائد:

1. تصغیر صرف اسم معرب کی ہوسکتی ہے، کسی فعل یا کسی اسم مبنی کی تصغیر جائز نہیں۔

2. کسی اسم کی تصغیر، تقلیل، تحقیر، تقریب، محبت یا تصغیر پر دلالت کے لیے کی جاتی ہے: وُرَيْقَاتٌ (کچھ اوراق)، شُوَيْعِرٌ (گھٹیا شاعر)، قُبَيْلٌ (تھوڑا پہلے)، بُنَيٌّ (پیارا سا بیٹا)، طُفَيْلٌ (چھوٹا سا بچہ)

3. ثلاثی اسم کی تصغیر فُعَيْلٌ، رباعی کی فُعَيْعِلٌ اور خماسی کی فُعَيْعِيْلٌ کے وزن پر آتی ہے جبکہ خماسی میں چوتھا حرف علت ہو ورنہ حرفِ خامس کو گرا کر اُس کی تصغیر بھی فُعَيْعِلٌ کے وزن پر لائی جاتی ہے: حُسَيْنٌ، جُعَيْفِرٌ، عُصَيْفِيْرٌ، سُفَيْرِجٌ.

4. یائے تصغیر کا مابعد حرف مکسور ہوتا ہے، لیکن مابعد اگر ایک ہی حرف ہو یا آخر میں علامت تانیث یا الفِ جمع یا الف نون زائد ہوں تو وہ اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے: رَجُلٌ، تَمْرَةٌ، أَنْهَارٌ اور عِمْرَانُ سے رُجَيْلٌ، تُمَيْرَةٌ، أُنَيْهَارٌ اور عُمَيْرَانُ.

5. دوسرا حرف ہمزہ کے علاوہ کسی اور حرف سے بدل کر آیا ہو تو وہ اصل کی طرف لوٹ جائے گا: بَابٌ، نَابٌ اور دِيْنَارٌ سے بُوَيْبٌ، نُيَيْبٌ اور دُنَيْنِيْرٌ.

اورا گر دوسرا حرف ہمزہ سے بدل کر آیا ہو یا مجہول الاصل ہو یا زائد ہو تو وہ واؤ سے بدل جائے گا: آصَالٌ (أَءْ صَالٌ) عَاجٌ اور نَاصِرٌ سے أُوَيْصَالٌ، عُوَيْجٌ اور نُوَيْصِرٌ.

6. تصغیر میں محذوف حرف لوٹ آتا ہے: أُبَيٌّ. اور ثلاثی مؤنث سماعی کے آخر میں تاء بھی آجاتی ہے: دَارٌ اور عَيْنٌ سے دُوَيْرَةٌ اور عُيَيْنَةٌ.

7. بہت سے اسماء کی تصغیر خلاف قیاس بھی آتی ہے: طَيٌّ سے طَائِيٌّ.

تمرین (1)

س:1. تصغیر، یائے تصغیر اور مصغر کسے کہتے ہیں؟ س:2. تصغیر کے شرائط ومقاصد بیان کیجیے؟ س:3. تصغیر کے کتنے اور کون کونسے اوزان ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. مؤنث سماعی کی تصغیر میں ۃ ظاہر ہو جاتی ہے۔ 2. دوسرا حرف کسی اور حرف سے بدل کر آیا ہو تو تصغیر میں وہ اصل کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ 3. تصغیر ہمیشہ قاعدے کے مطابق ہوتی ہے۔ 4. یائے تصغیر کا مابعد حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔

تمرین (3)

قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل اسماء سے اسمائے مصغرہ بنائیے۔

۱۔مَكْتَبٌ. ۲۔وَلَدٌ. ۳۔ظُلْمَةٌ. ۴۔هِنْدٌ. ۵۔حَمْرَاءُ. ۶۔أَحْجَارٌ.
۷۔عِرْفَانُ. ۸۔صُغْرٰى. ۹۔مِفْتَاحٌ. ۱۰۔شَمْسٌ. ۱۱۔فَرَزْدَقٌ. ۱۲۔أَخٌ.
۱۳۔آمَالٌ. ۱۴۔سَامِعٌ. ۱۵۔قَدَمٌ. ۱۶۔قِنْدِيْلٌ. ۱۷۔أُذُنٌ.

الدرس السبعون

صِلات کا بیان

جو اسم بواسطہ حرف جر مفعول بہ بنے اُسے **صلہ** کہتے ہیں: غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ .

اسی طرح سات حروفِ جارّہ (مِنْ، اِلٰی، عَنْ، عَلٰی، فِيْ، بَاء اور لَام) کو بھی **صلہ** کہتے ہیں مثلاً: يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ میں بَاء، يُؤْمِنُوْنَ کا صلہ ہے۔

عربی عبارت کے فہم کے لیے صلات کے معانی معلوم ہونا اور یہ معلوم ہونا کہ کونسا فعل کس صلے کے ساتھ کس معنی میں آتا ہے بہت ضروری ہے، لیکن یہاں صرف صلات کے بعض معانی کے بیان پر اکتفاء کیا جائے گا۔

1. **مِنْ**: ۱۔ ابتداء: سِرْتُ مِنَ الْبَصرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ. ۲۔ تبعیض: أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ. ۳۔ تعلیل: مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا.

2. **اِلٰى**: ۱۔ انتہاء: وَصَلْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. ۲۔ بمعنی مَعَ: لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ. ۳۔ بمعنی فِيْ: لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

3. **فِيْ**: ۱۔ ظرفیت: اَلْمَالُ فِي الْكِيْسِ. ۲۔ بمعنی عَلٰى: لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ. ۳۔ سببیت: أُخِذَتْ اِمْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ.

4. **عَنْ**: ۱۔ مجاوزت: رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ. ۲۔ بمعنی باء: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. ۳۔ تعلیل: وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ.

5. **عَلٰى**: ۱۔ استعلاء: زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ. ۲۔ بمعنی باء: مَرَرْتُ عَلَيْهِ. ۳۔ بمعنی فِيْ: اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ.

6. باء: ۱۔الصاق: مَرَرْتُ بِخَالِدٍ. ۲۔استعانت: کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ.
۳۔تعدیہ: ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ. ۴۔ظرفیت: زَيْدٌ بِالْبَلَدِ.

7. لام: ۱۔اختصاص: اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ. ۲۔تعلیل: جِئْتُكَ لِاِكْرَامِكَ.
۳۔قسم: لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْاَجَلُ.

تمرین (1)

س:1. صلہ کس کس چیز کو کہا جاتا ہے؟ س:2. صلات کے معانی بیان کیجیے۔

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جو اسم مفعول بہ واقع ہو اُسے صلہ کہا جاتا ہے۔ 2. صلہ کا اطلاق حروف جارہ پر بھی ہوتا ہے۔

تمرین (3)

صلات کے بارے میں بتائیے کہ کونسا صلہ کس معنی میں استعمال ہوا ہے۔

۱۔سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ. ۲۔فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ. ۳۔عَلَيْهِ دَيْنٌ.
۴۔وَابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ. ۵۔رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ.
۶۔خَرَجْتُ لِمَخَافَتِكَ. ۷۔وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ. ۸۔فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ. ۹۔فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ. ۱۰۔ذهبت من مكة الى المدينة.
۱۱۔لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. ۱۲۔مررت بزيد.

الدرس الحادي والسبعون

جملوں کا اعراب

جملہ محلاً کبھی مرفوع، کبھی منصوب، کبھی مجرور اور کبھی مجزوم ہوتا ہے اور کبھی اس کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

محلا مرفوع:

وہ جملہ جو مبتدا کی، یا حرف مشبہ بالفعل کی، یا لائے نفی جنس کی خبر ہو، یا کسی مرفوع اسم کی صفت واقع ہو: زَيْدٌ يَذْهَبُ، اِنَّ زَيْدًا أَبُوْهُ عَالِمٌ، جَاءَ رَجُلٌ يَسْعٰى.

محلا منصوب:

وہ جملہ جو فعل ناقص کی، یا فعل مقاربہ کی، یا مَا یا لَا مشابہ بلَیس کی خبر ہو، یا حال ہو، یا مفعول بہ ہو(۲۱) یا کسی منصوب اسم کی صفت واقع ہو: كَانَ زَيْدٌ يُحِبُّ الْفُقَرَاءَ.

محلا مجرور:

وہ جملہ جو مضاف الیہ ہو، یا کسی مجرور اسم کی صفت واقع ہو: هٰذَا يَوْمُ يُسَافِرُ زَيْدٌ، نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلٍ أَتَمَّ عَمَلَهُ.

محلا مجزوم:

وہ جملہ جو شرط جازم کا جواب ہو: مَنْ يَكْسَلْ يَنْدَمْ.

تنبيه:

جو جملہ جملے کا تابع ہو اس کا حکم متبوع کے مطابق ہوتا ہے: مُحَمَّدٌ يَقْرَأُ وَيَكْتُبُ، كَانَ الشَّمْسُ تَبْدُوْ وَتَخْفٰى.

درج بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ سات قسم کے جملوں کا اعراب ہوتا ہے:

۱۔خبر ۲۔حال ۳۔مفعول بہ ۴۔مضاف الیہ ۵۔جواب شرط جازم

۶۔صفت ۷۔اعرابی جملے کا تابع۔

جن جملوں کا کوئی اعراب نہیں ہوتا اُن کی نو (9) قسمیں ہیں:

۱۔اِبتِدائیّہ (وہ جملہ جو ابتدائے کلام میں ہو): اَللّٰہُ خَالِقٌ .

۲۔اِستِئنافِیّہ (وہ جملہ جس کا ماقبل سے کوئی اعرابی تعلق نہ ہو): يَقُوْلُ زَيْدٌ أَنَا عَالِمٌ، اِنَّهٗ جَاهِلٌ .

۳۔تَعلِیْلِیّہ (وہ جملہ جو ماقبل کی علت یا سبب بیان کرے): أَكْرَمْتُ بَكْرًا فَاِنَّهٗ عَالِمٌ.

۴۔مُعْتَرِضَہ(وہ جملہ جو دو متلازم چیزوں (۲۲) کے درمیان آجائے): اَللّٰهُ تَعَالٰى كَرِيْمٌ.

۵۔تفسِیرِیّہ (وہ جملہ جو ماقبل کی تفسیر واقع ہو): اِنْقَطَعَ رِزْقُهٗ أَيْ مَاتَ .

۶۔صِلَہ: قَدْ فَازَ مَنْ أَسْلَمَ.

۷۔جوابِ قسم: وَاللّٰهِ اِنَّهٗ حَقٌّ .

۸۔جوابِ شرط غیر جازم: لَوْلَا الصَّحَابَةُ لَضَلَلْنَا .

۹۔تابع (ایسے جملے کا جس کا کوئی محل اعراب نہ ہو): جَاءَ زَيْدٌ وَذَهَبَ أَخُوْهُ .

عربی کا محاورہ ہے: "مات حتف انفه" اہل زبان اس کا مجازی معنی سمجھتے ہیں، یعنی بغیر کسی ظاہری سبب یا مرض کے اس کا انتقال ہوگیا (طبعی موت مرگیا)، لیکن اگر اس کا لفظی ترجمہ کردیں تو یہ ہوگا کہ وہ اپنی ناک کی موت مرگیا، یہ اردو میں بالکل بے معنی ہے۔ (عربی محاورات، ص۶۴)

تمرین (1)

س:1. کون کونسے جملے محلاً مرفوع یا منصوب یا مجرور یا مجزوم ہوتے ہیں مع امثلہ بیان کیجیے۔ س:2. کتنے اور کون کونسے جملوں کا کوئی اعراب نہیں ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. جو جملہ صفت واقع ہو وہ محلاً مجرور ہوتا ہے۔ 2. جو جملہ کسی جملے کا تابع ہو اس کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔ 3. جو جملہ جواب شرط واقع ہو وہ محلاً مجزوم ہوتا ہے۔ 4. جو جملہ خبر واقع ہو وہ محلاً مرفوع ہوتا ہے۔

تمرین (3)

خط کشیدہ جملوں کا اعراب اور اُس کی وجہ بتائیے، اور جس جملے کا کوئی اعراب نہیں اُس کے بارے میں یہ بتائیے کہ وہ نو قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔

۱۔جاءَ الَّذِيْ أَلَّفَ كِتَابًا فِي الْفِقْهِ. ۲۔لَا تَحْتَرِمْ رَجُلًا يَبْتَدِعُ فِي الدِّيْنِ .

۳۔فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ. ۴۔جَلَسْتُ حَيْثُ الْمَنْظَرُ جَمِيْلٌ .

۵۔وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ. ۶۔تَمَسَّكْ بِالْفَضِيْلَةِ فَإِنَّهَا زِيْنَةُ الْعُقَلَاءِ. ۷۔لَا سُرُوْرَ يَدُوْمُ هٰهُنَا . ۸۔كَانَ بَكْرٌ يَعْمَلُ الْخَيْرَ وَيَجُوْدُ.

۹۔اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ . ۱۰۔يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ.

الدرس الثاني والسبعون

قواعدِ ترکیب

1. پہلا اسم بظاہر نکرہ ہو اور دوسرا معرفہ ہو تو پہلا مضاف اور دوسرا مضاف اِلیہ بنتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهٖ، وَالصَّلَاةُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ. اور مضاف کی صفت مضاف اِلیہ کے بعد آتی ہے: وَعَلٰى آلِهِ الْمُجْتَبٰى.

2. دو اسم تعریف، تنکیر اور اعراب وغیرہ میں برابر ہوں یا نکرہ اسم کے بعد جملہ آجائے تو پہلا اسم موصوف اور دوسرا اسم یا جملہ صفت بنتا ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلنَّوْعُ الْأَوَّلُ حُرُوْفٌ تَجُرُّ الِاسْمَ وَتُسَمّٰى حُرُوْفًا جَارَّةً.

3. معرفہ کے بعد نکرہ یا جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ ہو تو معرفہ مبتدا اور بعد کا لفظ خبر بنتا ہے: زَيْدٌ مُنطَلِقٌ، هِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ، كَأَنَّ هِيَ لِلتَّشْبِيْهِ.

4. ضمیر منفصل مبتدا، خبر یا مفعول بنتی ہے: هِيَ لِلتَّمَنِّيْ، زَيْدٌ هُوَ، اِيَّاكَ نَعْبُدُ. اور ضمیر متصل فاعل، نائب فاعل، مفعول، مجرور بحرف جر، مضاف الیہ اور فعل ناقص یا حرف مشبہ بالفعل کا اسم بنتی ہے: اِنِّيْ كُنْتُ نَصَرْتُكَ بِمَالِيْ.

5. اسم اشارہ کے بعد معرف باللام اسم ہو تو وہ صفت، بدل یا خبر بنتا ہے، نکرہ یا مضاف ہو تو وہ خبر بنتا ہے: هٰذَا الْقَلَمُ، هٰذِهٖ قِطَّةٌ، هٰذَا كِتَابُكُمْ. مرکب اِضافی کے بعد اسم اشارہ ہو تو اسم اشارہ مضاف کی صفت بنتا ہے: كِتَابُكُمْ هٰذَا.

6. اسم موصول (اَلَّذِيْ وغیرہ) اور موصول حرفی (أَنَّ، أَنْ، مَا) اپنے صلے کے ساتھ کلام کا جز (فاعل، مبتدا، خبر، مفعول، مضاف الیہ اور مجرور بحرف جر وغیرہ) بنتے ہیں: بَلَغَنِيْ أَنَّ زَيْدًا عَالِمٌ، قَدْ يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِيْمَا قَبْلَهَا.

7. ظرف اور جار مجرور اپنے متعلَّق محذوف کے اعتبار سے خبر، صفت اور حال وغیرہ بنتے ہیں: اَلسَّمَاءُ فَوْقَنَا، زَيْدٌ عَلَى السَّقْفِ، رَأَيْتُ نَهْرًا تَحْتَ الشَّجَرَةِ، رَأَيْتُ كَوْكَبًا فِي السَّمَاءِ، رَأَيْتُ الْقَمَرَ بَيْنَ السَّحَابِ، جَاءَ زَيْدٌ عَلَى الْفَرَسِ.

8. فعل مدح یا ذم میں یا تو فعل مع فاعل جملہ فعلیہ خبر مقدم اور مخصوص' مبتدا مؤخر، اور مبتدا خبر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔ یا فعل مع فاعل الگ جملہ فعلیہ بنتا ہے اور مخصوص' مبتدا محذوف هُوَ وغیرہ کی خبر، اور مبتدا خبر الگ جملہ اسمیہ بنتا ہے۔

9. مَا أَفْعَلَهُ میں مَا بمعنی أَيُّ شَيْءٍ مبتدا، أَفْعَلَهُ فعل با فاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہوکر خبر اور مبتدا خبر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔ اور أَفْعِلْ بِهٖ میں أَفْعِلْ صیغہ امر بمعنی ماضی، اور بِهٖ میں باء زائدہ، ھاء فاعل، اور فعل با فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ بنتا ہے۔

10. فعل ناقص (مع اسم وخبر) جملہ فعلیہ خبریہ اور فعل مقاربہ' جملہ فعلیہ اِنشائیہ بنتا ہے اور اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔

11. شبہ فعل (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہہ اور اسم تفضیل) کو ہمیشہ اُس کے مرفوع (ضمیر مستتر یا اسم ظاہر) کے ساتھ ملا کر ترکیب میں لیتے ہیں۔

12. لقب مُبدَل منہ اور علم بدل بنتا ہے اور علم کے بعد آنے والا لفظ اِبن جو ایک اور علم کی طرف مضاف ہو اور آخر میں آنے والا اسم منسوب دونوں علم کی صفت بنتے ہیں: أَلَّفَهُ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِيُّ.

13. متعدد کے بعد اس کی تفصیل آ رہی ہو تو تفصیل میں مذکور اشیاء کو تین طرح پڑھنا جائز ہوتا ہے: ۱۔ مبدل منہ کے مطابق۔ ۲۔ مبتدا محذوف کی خبر

ہونے کی بناء پر مرفوع۔ ۳۔ أَغْنِيْ فعل محذوف کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب: نَظَرْتُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ زَيْدٍ وَبَكْرٍ.

14. قاعدہ وغیرہ سمجھانے کے لیے مِثْلُ، نَحْوُ وغیرہ سے مثال بیان کی جاتی ہے، اس میں نَحْوُ، مِثْلُ کو مضاف اور مبتدا محذوف (مِثَالُهٗ) کی خبر، مبتدا خبر کو جملہ اسمیہ خبریہ اور مابعد پورے جملے کو مراد اللفظ کہہ کر مضاف الیہ بناتے ہیں۔

15. لفظ ایک حرف پر مشتمل ہو تو اُسے باسمہ تعبیر کریں گے ورنہ بلفظہ: مَا نَصَرْتُهٗ میں: مَا حرفِ نفی، نَصَرَ فعل ماضی، تاء فاعل، ہاء مفعول (نہ کہ: تُ فاعل، ہٗ مفعول)

16. اسم استفہام یا شرط سے پہلے جار یا مضاف ہو تو یہ مجرور ہوگا: عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ، غُلَامُ مَنْ جَاءَ، بِمَنْ تَمُرُّ أَمُرُّ، غُلَامَ مَنْ تَشْتَرِ أَشْتَرِ.

17. اسم استفہام یا اسم شرط زمان یا مکان پر دلالت کرے تو مفعول فیہ بنے گا: مَتٰى تَرْجِعُ، أَيْنَ تَذْهَبُ، مَتٰى تُسَافِرْ أُسَافِرْ، أَيْنَ تُقِمْ أُقِمْ.

18. اسم استفہام کے بعد نکرہ واقع ہو تو یہ مبتدا اور معرفہ واقع ہو تو یہ خبر بنتا ہے: مَنْ صَدِيْقٌ لَکَ، مَنْ بَكْرٌ. (اسم شرط میں یہ صورت نہیں پائی جاتی)

19. اسم استفہام یا اسم شرط کے بعد فعل لازم ہو تو یہ مبتدا بنے گا: مَنْ قَامَ، مَنْ يَقُمْ أَقُمْ مَعَهٗ. اور فعل متعدی ہو اور اسی پر واقع ہو تو یہ مفعول بہ بنے گا: أَيَّ قَلَمٍ تَشْتَرِيْ؟، اَيًّامَّا تَدْعُوْا. اور اس کی ضمیر یا اس کے متعلّق پر واقع ہو تو دونوں امر جائز ہیں: مَنْ رَأَيْتَهٗ، مَنْ رَأَيْتَ أَخَاهُ، مَنْ تَرَهُ أَرَهُ، مَنْ تَرَ أَخَاهُ أَرَ أَخَاهُ.

تمرین (1)

س:1. فعل ناقص، فعل مقاربہ اور فعل مدح وذم اپنے اسم اور خبر یا اپنے فاعل وغیرہ سے مل کر کونسا جملہ بنتے ہیں؟ س:2. فعل تعجب اور اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول وغیرہ سے مل کر کونسا جملہ بنتے ہیں؟ س:3. جار مجرور ترکیب میں کیا بنتے ہیں؟ س:4. اسم استفہام اور اسم شرط ترکیب میں کیا بنتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

1. ضمیر مرفوع متصل ہمیشہ فاعل بنتی ہے۔ 2. فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔ 3. ضُرِبْتُ میں تُ نائب الفاعل ہے۔

تمرین (3)

درج ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کیجیے۔

۱۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ وَآلَائِهِ الْكَامِلَةِ. ۲۔أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. ۳۔اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ. ۴۔اَلتَّرَجِّيْ مَخصُوْصٌ بِالْمُمْكِنَاتِ. ۵۔مَا وَلَا تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ وَتَنْصِبَانِ الْخَبَرَ. ۶۔يَا هِيَ لِنِدَاءِ الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ. ۷۔مَنْ أَخَذَ الْكِتَابَ؟. ۸۔اِعْلَمْ أَنَّ الْعَوَامِلَ مِائَةُ عَامِلٍ. ۹۔وَجَدْتُّ اللّٰهَ غَفُوْرًا. ۱۰۔حَبَّذَا زَيْدٌ رَاكِبًا. ۱۱۔نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ زَيْنَبُ. ۱۲۔كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا.

بحمد اللّٰه تعالى وكرمه قد انتهى الجزء الثاني من كتاب "خلاصة النحو"

وبه تمّ الكتاب.

الحواشي المتعلقة بالجزء الثاني من "خلاصة النحو"

(۱)......مگر خیال رہے کہ معدود کی تذکیر وتانیث مفرد میں دیکھیں گے مثلاً أَرْغِفَةٌ کا مفرد رَغِيفٌ ہے جو مذکر ہے لہذا اس کے اسم عدد میں تاء آئے گی: خَمْسَةُ أَرْغِفَةٍ. أَدْوُرٌ کا مفرد دَارٌ ہے جو مؤنث ہے لہذا اس کے اسم عدد میں تاء نہیں آئے گی: سِتُّ أَدْوُرٍ.

فائدہ:

تین سے دس تک اسم عدد کبھی معدود کی طرف مضاف ہو کر آتا ہے اور کبھی معدود کی صفت بن کر: سَبْعَةُ غِلْمَةٍ، غِلْمَةٌ سَبْعَةٌ. پہلی صورت میں اسم عدد کا اعراب عامل کے مطابق اور معدود مجرور ہوگا اور دوسری صورت میں معدود کا اعراب عامل کے مطابق اور اسم عدد اس کا تابع ہوگا۔

(۲)......خیال رہے کہ كَأَيِّنْ ذوالحال اور مابعد جار مجرور حال بنتا ہے پھر اگر اس کے بعد فعل لازم ہو یا ایسا فعل متعدی ہو جس کا مفعول بھی موجود ہو: كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ مَرَرْتُ بِهَا، كَأَيِّنْ مِنْ كِتَابٍ قَرَأْتُهُ. تو كَأَيِّنْ مبتدا اور مابعد جملہ خبر بنے گا، اور اگر ایسا فعل متعدی ہو جس کا مفعول موجود نہ ہو: كَأَيِّنْ مِنْ بَلَدٍ زُرْتُ. تو یہ مفعول بہ مقدم بنے گا اور اگر یہ مابعد فعل کے مرات پر دلالت کرے: كَأَيِّنْ مِنْ مَرَّةٍ سَافَرْتُ. تو یہ مفعول مطلق مقدم بنے گا۔

اسی طرح كَذَا مفعول بہ، مبتدا، فاعل اور مفعول مطلق بنتا ہے: قَبَضْتُ كَذَا قَلَمًا، كَذَا دِرْهَمًا عِنْدِيْ، جَاءَنَا كَذَا طَالِبًا، ذَهَبْتُ إِلَى الْحَدِيْقَةِ كَذَا مَرَّةً.

اور یونہی کَمْ مبتدا، خبر، مفعول بہ، مفعول فیہ اور مفعول مطلق بنتا ہے: کَمْ قَلَمًا عِنْدَہٗ؟ کَمْ إِخْوتُکَ؟ کَمْ کِتَابًا قَرَأْتَ؟ کَمْ سَاعَةً اشْتَغَلْتَ؟ کَمْ مَرَّةً سَافَرْتَ؟ کَمْ صَدِیْقٍ لِيْ، کَمْ دَنَانِیْرَ مَالِيْ، کَمْ مِنْ بَلَدٍ زُرْتُ، کَمْ شَهْرٍ صُمْتُ، کَمْ مَرَّةٍ سَافَرْتُ.

(۳)......اگر ثلاثی مجرد فعل کے عین کلمے میں تعلیل ہوئی ہو تو اس کے اسم فاعل میں عین کلمہ ہمزہ سے بدل جائے گا: بَاعَ یَبِیْعُ، قَامَ یَقُوْمُ سے بَائِعٌ، قَائِمٌ. ورنہ اپنی حالت پر رہے گا: أَیِسَ یَأْیَسُ، عَوِرَ یَعْوَرُ سے آیِسٌ، عَاوِرٌ.

تنبیہ:

۱۔ جو اسم فاعل باب افعال سے ماقبل آخر کے فتح کے ساتھ یا فاعل کے وزن پر آتے ہیں وہ شاذ ہیں: مُلْفَجٌ (مفلس) مُحْصَنٌ (شادی شدہ) سَیْلٌ مُفْعَمٌ (بھرا ہوا سیلاب) اسی طرح أَیْفَعَ الْغُلَامُ (سن بلوغت کو پہنچنا)، أَوْرَسَ الشَّجَرُ (پتوں کا سبز ہونا) اور أَبْقَلَ الْمَکَانُ (سبزی نکالنا) سے یَافِعٌ، وَارِسٌ اور بَاقِلٌ.

۲۔ اسم فاعل جب عامل ہو تو اس کا ترجمہ حال یا مستقبل والا کریں گے: زَیْدٌ مُکْرِمٌ بَکْرًا (زید بکر کی عزت کرتا ہے، زید بکر کی عزت کرے گا) اسم مفعول کے ترجمے میں بھی اس چیز کا خیال رکھیے۔

(۴)......چار اوزان ایسے ہیں جو "مفعول" کے معنی میں آتے ہیں:

۱۔ فَعِیْلٌ: قَتِیْلٌ، ذَبِیْحٌ، کَحِیْلٌ، حَبِیْبٌ، أَسِیْرٌ اور طَرِیْحٌ وغیرہ۔

۲۔ فِعْلٌ: ذِبْحٌ، طِحْنٌ اور طِرْحٌ وغیرہ۔

۳۔فَعَلٌ : عَدَدٌ، سَلَبٌ اور جَلَبٌ وغیرہ۔

۴۔فُعُلَةٌ: أُكُلَةٌ، مُضُغَةٌ اور طُعُمَةٌ وغیرہ۔(ان اوزان میں مذکر اور مؤنث مساوی ہوتے ہیں: رَجُلٌ قَتِيلٌ، ذِبْحٌ، عَدَدٌ، أُكُلَةٌ، اِمْرَأَةٌ قَتِيلٌ الخ)

(۵)......کسی معنی کے ثبوتی طور پر ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ معنی کبھی ذات سے جدا نہ ہو سکے ایسا ثبوت تو دنیا میں خود ذات حادث کو حاصل نہیں تو اس کے معنی کو کہاں سے ملے! بلکہ یہاں ثبوت بمقابلہ حدوث ہے اور حدوث کا معنی یہ ہے کہ ذات کے اتصاف بالمعنی میں کسی زمانے کا اعتبار ہو جیسے: زَيْدٌ ضَارِبٌ جہاں یہ جملہ بولا جائے گا وہاں تین میں سے کسی ایک معنی کے لیے ہوگا:

۱۔بمعنی ماضی یعنی زید نے مارا۔

۲۔بمعنی حال یعنی زید مارتا ہے یا مار رہا ہے۔

۳۔بمعنی استقبال یعنی زید مارے گا۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہاں زید کے معنی ضرب سے متصف ہونے میں کسی نہ کسی زمانے کا اعتبار ہے لہذا ہم کہیں گے کہ ضَارِبٌ اُس ذات پر دلالت کر رہا ہے جو معنی مصدری سے حدوثی طور پر متصف ہے۔

اور ثبوت جبکہ حدوث کے مقابل ہے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ اتصاف بالمعنی میں کسی زمانے کا اعتبار نہ ہو۔ ولا يخفى أن عدم الاعتبار ليس باعتبار العدم فلا تغفل. نہ یہ کہ وہ معنی اُس سے کبھی جدا ہی نہ ہو سکے جیسے زَيْدٌ كَرِيمٌ کا معنی ہے: زید سخی ہے لیکن یہاں اس پر دلالت نہیں کہ زید نے سخاوت کی یا وہ سخاوت کرتا ہے

یا وہ سخاوت کرے گا بلکہ قطع نظر عن الزمان صرف زید کے اتصاف بالکرم کا بیان ہے۔ ہاں! اتنا ہے کہ صفت مشبہہ جس معنی پر دلالت کرتی ہے وہ عادی اور جبلی ہوتا ہے اور تادیر موصوف کے ساتھ قائم رہتا ہے لیکن صفت مشبہہ کے مدلول ثبوت ودوام کی تفسیر اس سے کرنا درست نہیں۔ هذا ما ظهر لي والعلم بالحقّ عند ربي وهو تعالى أعلم وعلمه جلّ مجده أتمّ وأحكم.

(٦)......کبھی دو چیزوں کے درمیان دو مختلف صفتوں میں تفضیل جاری ہوتی ہے یعنی اِس چیز میں اِس کی صفت اُس چیز میں موجود اُس کی صفت سے بڑھ کر ہے: اَلْعَسَلُ أَحْلٰى مِنَ الْخَلِّ (شہد کی مٹھاس سرکے کی ترشی سے بڑھ کر ہے) اَلصَّيْفُ أَحَرُّ مِنَ الشِّتَاءِ (موسم گرما کی گرمی جاڑے کی سردی سے سخت تر ہے)

اور کبھی اسم تفضیل معنی تفضیل سے خالی بھی استعمال ہوتا ہے: أَكْرَمْتُ الْقَوْمَ أَصْغَرَهُمْ وَأَكْبَرَهُمْ (میں نے قوم کے سبھی چھوٹوں بڑوں کا اکرام کیا) رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ، وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ. (یہاں أَعْلَمُ اور أَهْوَنُ عَالِمٌ اور هَيِّنٌ کے معنی میں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ کوئی شریک ہے اور نہ مقدورات اس کی قدرت کے اعتبار سے مختلف ہیں کہ بعض ہلکے اور بعض زیادہ ہلکے ہوں)

(٧)......اضافت کی ایک چوتھی قسم بھی ہے اضافت بمعنی کاف جسے اضافت تشبیہیہ بھی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ اضافت جس میں مضاف مشبہ بہ اور مضاف الیہ مشبہ ہو: أَمْطَرَتْ لُؤْلُؤَ الدَّمْعِ عَلٰى وَرْدِ الْخَدِّ، جَرٰى ذَهَبُ الْأَصِيْلِ عَلٰى لُجَيْنِ الْمَاءِ. ان مثالوں میں مضاف (لؤلؤ، ورد، ذهب، لجين) مشبہ بہ اور

مضاف الیہ (الدمع، الخد، الأصیل، الماء) مشبہ ہیں۔

(۸)......لہذا اس صورت میں اگر مضاف کو معرفہ لانا مقصود ہو تو اس پر الف لام لے آتے ہیں۔

فائدہ:

بعض اوقات مضاف، مضاف الیہ سے تذکیر یا تانیث بھی حاصل کرتا ہے: يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ، شَمْسُ الْعَقْلِ يَنْكَسِفُ بِطَوْعِ الْهَوٰى.

قال الشاعر:

أَمُرُّ عَلَى الدِّيَارِ دِيَارِ لَيْلٰى ☆ أُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارَ وَذَا الْجِدَارَ

وَمَا حُبُّ الدِّيَارِ شَغَفْنَ قَلْبِي ☆ وَلٰكِنْ حُبُّ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارَ

(میں دیارِ لیلی پر گذرتا ہوں تو کبھی اِس دیوار کو چومتا ہوں اور کبھی اُس دیوار کو، ان گھروں کی محبت نے میرے دل میں گھر نہیں کیا بلکہ اِن میں رہنے والے کی محبت نے)

لیکن اس کے لیے ضروری یہ ہے کہ مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کی جگہ رکھنا درست ہو ورنہ خود مضاف ہی کی تذکیر یا تانیث کی رعایت لازم ہوگی: جَاءَ غُلَامُ فَاطِمَةَ، سَافَرَتْ أَمَةُ زَيْدٍ. (یہاں جَاءَ تْ غُلَامُ فَاطِمَةَ یاسَافَرَ أَمَةُ زَيْدٍ نہیں کہہ سکتے کیونکہ مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام بنانا درست نہیں لفساد المعنی)

(۹)......خیال رہے کہ دَرٰی، أَلْفَى (بمعنی عَلِمَ)، تَعَلَّمْ (بمعنی اِعْلَمْ) جَعَلَ، عَدَّ، حَجَا (بمعنی ظَنَّ)، هَبْ (بمعنی ظُنَّ) افعالِ قلوب سے مُلحق ہیں: وَجَعَلُوا

الْمَلٰٓئِکَۃَ الَّذِیْنَ ھُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ، تَعَلَّمُوْا أَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِأَعْوَرَ، أَلْفَیْتُ قَوْلَکَ صَوَابًا.

قال الشاعر:

فَقُلْتُ أَجِرْنِي أَبَا خَالِدٍ ☆ وَإِلَّا فَھَبْنِي امْرَءًا ھَالِكًا

(میں نے کہا اے ابوخالد! مجھے پناہ دے ورنہ سمجھ لے کہ میں ہلاک ہوگیا)

تنبیہ:

افعال قلوب کے دونوں یا کسی ایک مفعول کو اقتصارًا (بلاقرینہ) حذف کر دینا جائز نہیں اختصارًا (مع قرینہ) حذف کرنا جائز ہے: اَیْنَ شُرَکَآؤُکُمُ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ یعنی تَزْعُمُوْنَھُمْ شُرَکَائِيْ، مَنْ یَسْمَعْ یَخَلْ یعنی یَخَلْ مَا یَسْمَعُهٗ حَقًّا، اِسی طرح اگر کوئی پوچھے: ھَلْ تَظُنُّ أَحَدًا مُسَافِرًا؟ اور جواب میں کہا جائے: أَظُنُّ خَالِدًا یعنی أَظُنُّ خَالِدًا مُسَافِرًا.

فائدہ:

سات افعال اور ہیں جنہیں افعال تصییر یا افعال تحویل کہا جاتا ہے: صَیَّرَ، رَدَّ، تَرَکَ، تَخِذَ، اِتَّخَذَ، جَعَلَ اور وَھَبَ.

یہ افعال بھی افعال قلوب کی طرح دو ایسے مفعولوں کو نصب دیتے ہیں جو اصل میں مبتدا اور خبر ہوتے ہیں: وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا، وَتَرَکْنَا بَعْضَھُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ، وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا، وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا، تَخِذْتُکَ صَدِیْقًا.

(۱۰)......قرینہ پائے جانے کی صورت میں اس مخصوص کو حذف کردینا بھی جائز ہے: نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّہٗۤ اَوَّابٌ، وَالۡاَرۡضَ فَرَشۡنٰہَا فَنِعۡمَ الۡمٰہِدُوۡنَ. یعنی نِعۡمَ الۡعَبۡدُ أَیُّوۡبُ، نِعۡمَ الۡمَاهِدُوۡنَ نَحۡنُ.

فائدہ:

مخصوص کا حق یہ ہے کہ وہ فاعل کا ہم جنس ہو یعنی فاعل معنی ہو تو مخصوص بھی معنی ہو اور فاعل ذات ہو تو مخصوص بھی ذات ہو: نِعۡمَ الۡعَمَلُ الۡاِقۡتِصَادُ، بِئۡسَ الرَّجُلُ الۡکَافِرُ.

لہذا اگر کہیں مخصوص بظاہر فاعل کا ہم جنس نہ ہو تو وہاں عبارت بحذف مضاف ہوگی: نِعۡمَ صِدۡقًا الصِدّیۡقُ یہ اصل میں نِعۡمَ صِدۡقًا صِدۡقُ الصِدّیۡقِ ہوگا۔ اسی طرح فرمان باری تعالیٰ: سَآءَ مَثَلَا الۡقَوۡمُ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا اس کی تقدیر یہ ہوگی: سَاءَ مَثَلًا مَثَلُ الۡقَوۡمِ... الخ

(۱۱)......یادرہے کہ ثلاثی مجرد فعل بروزن فَعُلَ (بضم العین) انشاء مدح وذم میں نِعۡمَ اور بِئۡسَ کے ساتھ ملحق ہے: کَرُمَ الۡفَتی بَکۡرٌ، لَؤُمَ الۡخَائِنُ زَیۡدٌ، فَهُمَ التِّلۡمِیۡذُ بِلَالٌ، جَهُلَ الرَّجُلُ زُهَیۡرٌ.

لیکن یہ مدح یا ذم کے ساتھ ساتھ تعجب کا معنی بھی دیتا ہے لہذا یہ فعل تعجب کے ساتھ بھی ملحق ہے یہی وجہ ہے کہ اس پر بعض احکام اُس کے اور بعض احکام اِس کے جاری ہوتے ہیں مثلاً:

فَعُلَ کا فاعل نِعۡمَ اور بِئۡسَ کے فاعل کی طرح یا تو اسم ظاہر معرف باللام ہوگا:

عَـقْـلَ الْـفَتَـى عَلِيٌّ. یاضمیر مستتر ہوگا جس کی تمیز نکرہ منصوبہ سے آئے گی: هٰذُوَ رَجُلًا خَـالِدٌ. (البتہ اس کے فاعل کا الف لام سے خالی ہونا بھی جائز ہے: خَـطُـبَ بَكْرٌ حالانکہ نِعْمَ اور بِئْسَ کے فاعل میں یہ جائز نہیں)

اور جس طرح أَفْـعِـلْ بِـهٖ میں فاعل باء زائدہ کی وجہ سے لفظاً مجرور ہوتا ہے اسی طرح فَعُلَ کا فاعل بھی باء زائدہ کی وجہ سے لفظاً مجرور آسکتا ہے: شَجُعَ بِخَالِدٍ.

(۱۲)......خیال رہے کہ جو علَم الف لام کے ساتھ موضوع نہ ہو لیکن اصل میں وہ صفت یا مصدر یا ایسا اسم ہو جس کے معنیٰ جنسی سے مدح یا ذم کا قصد کیا جاتا ہے تو اس پر الف لام لانا جائز ہے: اَلْـحَسَنُ، اَلْفَضْلُ، اَلْأَسَدُ، اَلْكَلْبُ وغیرہ (لكنه غير مطرد إذ لا يصح دخول اللام على محمّد وعليّ) اور اس طرح کے علَم سے الف لام کا جدا ہونا بھی جائز ہے۔

اور جو علَم الف لام کے ساتھ موضوع ہو: اَلثُّرَيَّا (ثور یعنی بیل کی شکل میں ستاروں کا مجموعہ) اَلـدَّبَرَانُ (قمر کی اٹھائیس منازل میں سے ایک منزل کا نام یا ثریا اور جوزاء کے درمیان کا ستارہ) اَلْعَيُّوْقُ (ثریا کے پیچھے نکلنے والا ستارہ جو جوزاء سے قبل طلوع ہوتا ہے) اس سے الف لام جدا نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ ایک ہی کلمے کے بعض حروف کی طرح ہے۔

(۱۳)......یادرہے کہ معرفہ اور نکرہ میں فرق کرنے کے لیے مبنی پر تنوین تنکیر آسکتی ہے: صَهْ (ابھی خاموش رہ) صَهٍ (کبھی خاموش رہ) مَهْ (ابھی چھوڑ) مَهٍ (کبھی چھوڑ) اس کے علاوہ باقی تنوینات اربعہ مبنی پر نہیں آسکتیں۔ واللّٰه سبحانه وتعالىٰ أعلم وعلمه جلّ مجده أتمّ وأحكم.

(۱۴)...... یہ اس صورت میں ہے جبکہ اس کے بعد اسم ہو۔اور اگر اس کے بعد فعل ہو تو یہ واجب الاہمال ہوگا: وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ.

فائدہ:

۱۔إنْ مخففہ کے بعد اگر فعل ہو تو وہ افعال ناسخہ (افعال ناقصہ، افعال مقاربہ، افعال قلوب) ہی میں سے ہوگا اور غالب طور پر یہ فعل ماضی ہوگا: وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ، قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ، وَ اِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ. اور بعض اوقات فعل مضارع بھی ہوتا ہے: وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ.

۲۔أنْ مخففہ سے پہلے اگر فعل ہو تو وہ یقین یا ظنِ غالب پر دال ہوگا: عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ، وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ.

(۱۵)......خیال رہے کہ ''شرط و جزاء کا مضارع ہونا'' یہ خود اِن کے مجزوم ہونے کی علت نہیں ہے بلکہ اِس کی علت ''کلمۂ شرط جازمہ کا ہونا'' ہے لہذا یہ دونوں اسی وقت مجزوم ہوں گے جبکہ اس کی علت بھی پائی جائے ورنہ نہیں، یہ ایسا ہی ہے جیسے کہا جائے ''غیر منصرف پر الف لام آجائے یا اسے مضاف کر دیا جائے تو اس پر کسرہ آجائے گا'' ظاہر ہے کہ غیر منصرف پر ''الف لام کا آنا'' یا اس کا ''مضاف ہونا'' یہ خود اس پر کسرہ آنے کی علت نہیں ورنہ ''مَسَاجِدُكُمْ فَسِيْحَةٌ'' میں ''مَسَاجِدُ'' پر کسرہ آجانا چاہیے واذ لیس فلیس.

(۱۶)...... یہاں چار کا ذکر حصر کے لیے نہیں ہے کیونکہ ان چار صورتوں کے علاوہ بھی جزاء پر وجوباً ف آتی ہے مثلاً:

(الف) جب جزاء فعل جامد ہو: اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰی رَبِّیْۤ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ.

(ب) جب جزاء منفی بذریعہ مَا ہو: فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ.

(ج) جب جزاء کے شروع میں کَأَنَّمَا ہو: اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا.

(د) جب جزاء کے شروع میں اداۃ شرط آجائے: وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍ.

(ہ) جب جزاء کے شروع میں رُبَّ ہو: اِنْ تَجِئْ فَرُبَمَا أَجِئْ.

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب إِنْ یا إِذَا کا جواب جملہ اسمیہ ہوتو اس پر فاء جزائیہ کے بجائے إِذَا فجائیہ بھی آجاتا ہے: اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ، فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ.

(۱۷)......خیال رہے کہ ضمیر غیبت وتکلم کی نداء بالاتفاق نا جائز ہے اور ضمیر مخاطب کی نداء کلام عرب میں شاذ اور نادر الوقوع ہے، ابن عصفور نے اسے صرف شعر میں مقصور کیا اور ابو حیان نے بالکل اِبا اختیار کیا۔

اور علی سبیل الشذوذ جب ضمیر مخاطب کو نداء دی جائے تو ضمیر رفع اور ضمیر نصب دونوں لانا جائز ہیں: یَا أَنْتَ، یَا إِیَّاکَ. یہ ضمیر مبنی برضمہ تقدیری اور محل نصب میں کہلائے گی جیسے یَا هٰذَا.

فائدہ:

عرب کے ہاں نداء کا ایک اسلوب ہے جس میں نداء مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف اختصاص مقصود ہوتا ہے: أَنَا أَفْعَلُ كَذَا أَيُّهَا الرَّجُلُ یہاں أَيُّهَا الرَّجُلُ سے کسی شخص کو نداء دینا مقصود نہیں بلکہ اپنے آپ کو خاص کرنا مقصود ہے مطلب یہ ہے کہ مردوں میں خاص طور پر میں ایسا کروں گا، اسی طرح عرب کا قول ہے: نَحْنُ نَفْعَلُ كَذَا أَيُّهَا الْقَوْمُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا أَيَّتُهَا الْعِصَابَةُ.

(۱۸)......ان حروف جارہ میں سے تَ اور وَ صرف قسم کے لیے آتے ہیں اور ان کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے، بَ اور لِ قسم کے علاوہ دیگر معانی کے لیے بھی آتے ہیں اور ان سے پہلے فعل قسم ذکر کرنا جائز ہے۔

(۱۹)......خیال رہے کہ جو معنی کلام کی ایک نوع کو بدل کر اسے دوسری نوع بنا دے جیسے: استفہام، قسم، تمنی، ترجی، شرط، تعجب، ضمیر شان اور لام ابتداء وغیرہ اس کے لیے صدر کلام ہے یعنی اس کا شروع کلام میں ہونا ضروری ہے۔

لہذا جب مبتدا اِن معانی میں سے کسی معنی پر مشتمل ہوگا تو اس مبتدا کی تقدیم واجب ہوجائے گی اور جب خبر ایسے کسی معنی پر مشتمل ہوگی تو اس خبر کی تقدیم واجب ہوجائے گی۔

(۲۰)......خیال رہے کہ اگر یہ لام کلمہ تثنیہ یا جمع کے صیغے میں لوٹایا جاتا ہو تو نسبت میں اسے لوٹانا واجب ہے ورنہ واجب نہیں جیسے أَبٌ کے تثنیہ أَبَوَانِ اور سَنَةٌ کی جمع سَنَوَاتٌ میں لام کلمہ لوٹایا گیا ہے لہذا نسبت میں اسے لوٹانا واجب ہے اور دَمٌ کے تثنیہ دَمَانِ اور لُغَةٌ کی جمع لُغَاتٌ میں لام نہیں لوٹایا گیا ہے لہذا

نسبت میں اسے لوٹانا واجب نہیں: دَمِيٌّ، لُغِيٌّ. وللإشارة إلى هذا أوردت في الكتاب مثالين مما يجب فيه ردّ اللام المحذوفة عند النسبة ومثالين مما لا يجب فيه ذلک.

(۲۱)......خیال رہے کہ تین مقامات پر جملہ بھی مفعول بہ واقع ہوتا ہے:

۱۔وہ جملہ جو قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد واقع ہو جبکہ یہ نَطَقَ اور تَلَفَّظَ کے معنی میں ہوں: قَالَ الْمُعَلِّمُ فَازَ سَعِيْدٌ، يَقُوْلُ الْأَمِيْرُ اَلْمُجْتَهِدُ فَائِزٌ. (یہاں فَازَ سَعِيْدٌ اور اَلْمُجْتَهِدُ فَائِزٌ 'قَالَ اور يَقُوْلُ کا مقول اور مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محل نصب میں ہیں)

۲۔وہ جملہ جو افعال قلوب کے مفعول بہ اول کے بعد واقع ہو: ظَنَّ سَعِيْدٌ خَالِدًا يُسَافِرُ، حَسِبَ سَعِيْدٌ الْأَشْجَارَ أَوْرَاقُهَا تَسَاقَطُ. (یہاں يُسَافِرُ اور أَوْرَاقُهَا تَسَاقَطُ 'ظَنَّ اور حَسِبَ کا مفعول بہ ثانی ہونے کی وجہ سے محل نصب میں ہیں)

۳۔وہ جملہ جو باب أَعْلَمَ کے مفعول بہ ثانی کے بعد واقع ہو: أَنْبَأْتُ زَيْدًا بَكْرًا وَالِدُهُ أَدِيْبٌ. (یہاں وَالِدُهُ أَدِيْبٌ 'أَنْبَأْتُ کا مفعول بہ ثالث ہونے کی وجہ سے محل نصب میں ہے)

فائدہ:

قَالَ سے فعل مضارع اگر ظنّ کے معنی میں ہو، ضمیر خطاب کی طرف مسند ہو اور اس سے پہلے استفہام بھی ہو تو یہ افعال قلوب کی طرح دو مفعولوں کو بھی نصب دیتا ہے: أَ تَقُوْلُ خَالِدًا نَاجِحًا؟

(۲۲)......دو متلازم چیزوں سے مراد مبتدا و خبر، فعل اور اس کا مرفوع، فعل اور اس کا منصوب، شرط و جزاء، قسم و جواب قسم، حال و ذو الحال، موصوف وصفت، موصول وصلہ، مضاف و مضاف الیہ، حرف جر اور اس کا متعلَّق، حرف تسویف و فعل، قَدْ اور فعل اور حرف نفی و منفی ہیں: زَيْدٌ أَنَا أَعْلَمُ شَاعِرٌ، جَاءَ أَظُنُّ الْغَائِبُ، كُتِبَتْ أَعْتَقِدُ الْوَظِيْفَةُ، أَكْرِمْ أَسْعَدَكَ اللّٰهُ ضَيْفَكَ، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ، وَاللّٰهِ وَمَا الْقَسَمُ بِاللّٰهِ هَيِّنٌ لَيُفْلِحَنَّ الْمُؤْمِنُ، حَجَجْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَاشِيًا، وَإِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ، لَقِيْتُ الَّذِيْ أَعْتَقِدُ فَازَ بِالْجَائِزَةِ، هٰذَا قَلَمُ أَظُنُّ خَالِدٍ، اِعْتَصِمْ أَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِالتَّقْوٰى، سَوْفَ أُوْقِنُ يَنْجَحُ الْمُجْتَهِدُ، قَدْ أُوْقِنُ نَجَحَ مَنْ صَمَتَ، مَا ظَنَنْتُ أَفْلَحَ الْكَسْلَانُ.

محاورہ خواہ کسی زبان کا ہو اس سے ہمیشہ حقیقی معنی کی بجائے مجازی معنی مراد ہوتا ہے، اہل زبان تو اپنے محاورات کے مجازی معنی خوب سمجھتے ہیں مگر غیر زبان والے کو اس کا معنی سمجھنا دشوار ہوتا ہے، یہ معنی کبھی سیاق وسباق سے سمجھ میں آجاتا ہے اور بعض وقت سیاق وسباق بھی اس مجازی معنی کے فہم میں غیر معاون ثابت ہوتا ہے، اردو کے محاورے میں ہم کہتے ہیں: ''اس کا دل باغ باغ ہو گیا'' اس کا معنی ہم سمجھتے ہیں کہ یہ فرحت وانبساط میں مبالغہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، یعنی ''وہ بہت خوش ہوا'' اگر آپ اس کا عربی میں لفظی ترجمہ کردیں تو یہ ہوگا کہ ''اصبح قلبه حديقة حديقة'' ظاہر ہے کہ عربی کا بڑے سے بڑا ادیب بھی اس کا معنی سمجھنے سے قاصر رہے گا۔ (عربی محاورات، ص۶۴)

''کچھ'' کتاب کے بارے میں

''صاحب البیت أدری بما فیه'' کے انیس حروف کی نسبت سے کتابِ ہٰذا کے متعلق انیس مدنی پھول:

(1)......کتاب''خلاصة النحو''(حصہ اول ودوم) بہتَّر(72) دروس پر مشتمل ہے جن میں چارسو(400) سے زائد اصطلاحات، قواعد وفوائد اور تنبیہات ہیں اور اِن اسباق کی ترتیب وترکیب میں فنی تحقیقات وتدقیقات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے بموجب ''کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ'' مبتدی طلبہ کرام کی ذہنی سطح کی رعایت رکھی گئی ہے لہٰذا جن اسباق کا اِدراک واِفہام سہل ہے اُنہیں بالترتیب مقدم کیا گیا ہے اور ایک حد تک حلِ عبارت کے لیے ضروری قواعد وفوائد پر اکتفاء کیا گیا ہے اور مفاہیم کو بلا وجہ بگاڑا نہیں گیا بلکہ فہمِ مبتدی کے قریب رکھتے ہوئے ممکنہ حد تک فنی چیزوں کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے، کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں علم الاعراب کے متعلق ضروری اور مفید معلومات دی گئی ہیں تاکہ دورانِ تحصیل کارآمد ہوں۔

(2)......اِس کتاب میں لغوی اَبحاث سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف اصطلاحی معانی کے بیان پر اقتصار کیا گیا ہے کیونکہ شارع فی الفن کا مقصودِ اوّلیں اصطلاحاتِ فن اور اُن کے اصطلاحی مفاہیم کی معرفت حاصل کرنا ہوتا ہے نہ کہ اُن کے معانی لغویہ کی تحقیق بلکہ بسا اوقات اِن معانی کا بیان اُس کے لیے مشوشِ خاطر اور اُس کے ذہن پر ایک زائد بوجھ بن جاتا ہے جو حفظِ مقصود میں مخل ہوتا ہے۔

(3)......کتاب ہٰذا میں ہر اصطلاح کی تعریف کے لیے الگ سرخی قائم نہیں کی گئی بلکہ سادہ، آسان، مختصر اور ضمنی انداز میں ان کو بیان کیا گیا ہے تاکہ اس کے اخذ وحفظ میں سہولت رہے، خواہ مخواہ بات کو طول دینا قرینِ حکمت نہیں کہ اس سے پڑھنے والا نفسیاتی طور پر اکتاہٹ کا شکار ہو کر اسے ثقیل محسوس کرتا ہے اور یہ چیز ثمراتِ مطلوبہ کے حصول میں حائل ہوتی ہے۔

(4)......کتاب ہذا میں مبحوث عنہا اصطلاحاتِ نحویہ کو سرخ روشنائی سے ملون کیا گیا ہے تاکہ مصطلحات بحیثیتھا ممتاز ہوکر مرکزی نقطہ بحث متعلّم کے ذہن میں اپنا مرکزی مقام حاصل کرلے۔

(5)......بعض مفاہیم کے لیے ایک سے زائد اسماء موضوع ہوتے ہیں جنہیں مترادفات کہا جاتا ہے ایسی صورت میں اگر آدمی کو کسی مفہوم کا ایک ہی اسم معلوم ہو تو اسے خجالت کا سامنا اس وقت ہوتا ہے جبکہ اسی مفہوم کی تعبیر کسی دوسرے اسم سے کردی جائے مثلاً ''علم النحو'' کی تعریف جاننے والے سے ''علم الاعراب'' کی تعریف پوچھی جائے تو وہ حیران ہوگا کہ یہ کیا ہوتا ہے حالانکہ اُسے اِس کا مفہوم معلوم ہے! کتاب ہذا میں متعدد مقامات پر مرادف اصطلاحات بھی ذکر کی گئی ہیں تاکہ ایک حد تک وہ اس حوالے سے قلق واضطراب کا شکار نہ ہو۔

(6)......کتاب ہذا کے مشمولات معتمد کتبِ نحویہ سے ماخوذ ہیں اور اطمینانِ خاطر کی خاطر مآخذ ومراجع کی فہرست کتاب کے آخر میں دیدی گئی ہے، لیکن اربابِ علم وفن اور اصحابِ فہم وبصیرت سے مخفی نہیں کہ امثالِ مقام میں نقل واصل کا لفظ بلفظ متحد ہونا لازم نہیں بلکہ امر واجب اللحاظ' اتحاد فی المضمون والمفہوم اور عدم فسادِ معنی ہے۔

(7)......کتاب ہذا میں تعریفات وغیرہ کو حیثیات سے مقید نہیں کیا گیا ہے مثلاً علم نحو کی تعریف میں ہے: ''ایسے قواعد کا علم جن کے ذریعے اسم، فعل اور حرف کے آخر کے احوال اور ان کو آپس میں ملانے کا طریقہ معلوم ہو'' یہاں احوال سے مراد احوال بحیثیت اِعراب وبناء ہیں۔

عدمِ تقیید کی وجہ اولاً تو یہ ہے کہ امورِ مختلفہ بالاعتبار میں قیدِ حیثیت از خود معتبر ہوتی ہے اگرچہ اس کی تصریح نہ کی جائے کما صرح به العلامة عبد الحكيم في حاشيته على عبد الغفور. اور ثانیاً وہی کہ اس طرح کی قیودات مبتدی کے لیے باعثِ تشویش واضطراب بنتی ہیں جبکہ ان کے عدمِ ذکر میں کوئی حرج بھی نہیں کما عرفت.

(8)......کتاب ہذا میں اس بات کا التزام رکھا گیا ہے کہ جہاں تلفظ کی غلطی کی جاتی ہے یا اِس کا احتمال ہے وہاں حرکات وسکنات لگا کر درست تلفظ کی نشاندہی کر دی جائے ورنہ طلبہ عمومًا بہت سی اصطلاحات کے صحیح تلفظ سے غفلت اور لاابالی پن کا مظاہرہ کرتے ہیں لفظ اِسْم کو اِسَم، حَرْف کو حَرَف، حُروف کو حَروف، اَصْل کو اَصَل، اُصول کو اَصول، خبَر کو خبْر، صفَت کو صفْت، وصْف کو وصَف کہہ رہے ہوتے ہیں، اِس طرح کے الفاظ کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل رسالہ یا کم از کم رُسَیلیہ تو بن ہی جائے، ابتداءً اس غلط روِش کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فارغ ہوجانے کے بعد بھی وہ اِن کلمات کا غلط تلفظ کر رہے ہوتے ہیں اور یوں اُن کا علمی وقار بھی مجروح ہوتا ہے۔

(9)......کتاب ہذا میں قواعد وفوائد نمبروار بیان کیے گئے ہیں جس کی حکمت یہ ہے کہ امورِ معدودہ محصورہ کا ازبر کرنا نفسیاتی طور پر سہل ہوجاتا ہے کہ اس طرح کے مقامات میں نظر اس طرف ہوتی ہے کہ ''بس اتنی چیزیں ہیں یہ یاد کرلو'' نہ اس طرف کہ کتاب کامل کے جمیع اعداد کو جوڑ کر اس کے مستحیل الحفظ ہونے کا تأثر لے۔

(10)......کتاب ہذا میں تعدد مثال وممثل لہ کی صورت میں نظر بنکتہ سہولت لف ونشر مرتب کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے تاہم کسی اور نکتہ الطف کے مدنظر اسے غیر مرتب بھی لایا گیا ہے۔ فعليک بالتدبر في کل مقام.

(11)......اسباق کی طوالت کو دیکھ کر مبتدی طالبِ علم نفسیاتی طور پر پریشان سا ہوجاتا ہے اور اس کی توجہ منتشر ہوجاتی ہے جس کا منفی اثر یہ مرتب ہوتا ہے کہ وہ سبق پڑھنے، سمجھنے اور اسے یاد کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے اور سست ہوجاتا ہے، اِس کتاب میں بحکم حدیث ''یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا'' کوشش کی گئی ہے کہ کوئی سبق دو صفحے سے تجاوز نہ کرے تاکہ مذکورہ امور میں دشواری کا احساس نہ ہو، البتہ بعض اسباق ضرورۃً حد محدود سے متجاوز ہیں لکن القليل کالمعدوم علی أن الضرورات تبيح المحظورات.

(12)......کتاب ہذا میں چونکہ اختصار، سہولت اور ضرورت ملحوظ ہے لہذا بعض اسباق میں کچھ امور کا احصاء نہیں کیا گیا ہے مثلاً خواص اسم، اوزان جمع تکسیر اور مؤنثات معنویہ وغیرہ مگر چونکہ یہ چیزیں کثیر الدور اور مفید بھی ہیں اس لیے ان کو ضمنی اسلوب کے تحت مختلف مقامات پر ڈبوں (boxes) میں بیان کر دیا گیا ہے تاکہ نفسیاتی طور پر یہ بوجھ بھی محسوس نہ ہوں اور فوائد بھی فوت نہ ہوں۔

(13)......ہر سبق کے بعد تمارین کی صورت میں تین زاویوں سے اس کی دہرائی کروائی گئی ہے جس کا مقصد درس میں مذکور قواعد و فوائد اور مفاہیم کو طلبہ کے ذہنوں میں راسخ کرنا اور اُن کے نفوس میں مضمر فنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا نیز قوائے معدومہ کو تخلیق کرنا ہے، اس مقصدِ جلیل کے لیے ایک اسلوب بدیع اختیار کیا گیا ہے اور وہ بفحوائے "اَلْأَشْيَاءُ تُعْرَفُ بِأَضْدَادِهَا" کسی چیز کے صحیح اور غلط دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھنا ہے تاکہ معرفت صحت وفساد کا ملکہ ابتداء ہی سے ذہن مبتدی کے نہاں خانوں میں اپنی ضوءفشانیوں سے دستک دیتا رہے۔

(14)......اِس کتاب کی امثلہ وتمارین میں بجائے تذکرہ ضرب وقتلِ زید وبکر زیادہ تر جملِ علم وحکم کو ترجیح دی گئی ہے بلکہ بِحَمْدِهٖ تَعالٰی وَكَرَمِهٖ متعدد سحائب آیات شریفہ واحادیث کریمہ کشت زار فقیر میں ممطر انوار وتجلیات، منبت محاسن ومنجیات اور قالع رذائل ومہلکات ہیں، ابتدائی کتاب میں اگر چہ اس طرح کی امثلہ وغیرہ کے اہتمام سے عموماً زیادتِ الفاظ علی المقصود کی بناء پر اخذ مطلوب میں کچھ دشواری پیدا ہو جاتی ہے لیکن کوشش کی گئی ہے کہ اس سلسلے میں آسان اور مختصر عبارات کا انتخاب کیا جائے پھر بھی اگر فوائد جلیلہ وجزیلہ کے حصول کی خاطر "کچھ" مشقت اٹھانی پڑے تو اسے گوارا کر لینا چاہیے فان ترك الخير الكثير لشر قليل شر كثير كما صرح به العلامة القاضي البيضاوي في التفسير.

(15)......کتاب ہذا میں امثلہ وتمارین کے تراجم سے کف قلم کیا گیا ہے اولاً اس لیے کہ

ضرورۃ ترجمہ کے لیے استاد صاحب موجود ہیں اور ثانیًا اس لیے کہ متعلّم کو صرفِ قوت کا موقع میسر ہو اور اُس میں فہم معنی کا تجسس پیدا ہو ورنہ اگر وہ کتاب ہی سے ترجمہ پانے کا عادی ہو گا اور یہی چیز اس کی طبیعت میں رسوخ پائے گی تو اپنی صلاحیت کو بروئے کار لائے بغیر ہر عربی عبارت کے ساتھ ترجمے کا متلاشی ہو گا اور یوں اُس کی بلا واسطہ اخذ مفہوم کی صلاحیت متأثر ہو گی۔

(16)......اصولی طور پر علم تصریف کے بعد علم الاعراب پڑھنا چاہیے تا کہ اولاً مفردات، ان کی بناوٹ اور ابواب وغیرہ بنیادی اشیاء کی معرفت حاصل ہو جائے پھر ثانیًا ان کے اعرابی و بنائی احوال اور طرق ترکیب معلوم کیے جائیں، مگر چونکہ اب مدارس عربیہ میں بالعموم یہ دونوں فن (اور دیگر فنون مزید برآں) ایک ساتھ ہی پڑھائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے متعلّم امثلہ، شواہد اور تمارین وغیرہ کو کما حقہ سمجھ نہیں پاتا کیونکہ ان میں مختلف ابواب سے تعلق رکھنے والے ایسے افعال وغیرہ استعمال ہوتے ہیں جو ابھی اس نے پڑھے نہیں ہوتے، کتاب ہذا میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ امثلہ و تمارین میں کم سے کم بیس دروس تک غیر ثلاثی مجرد فعل استعمال نہ ہو تا کہ طالبِ علم ایک حد تک ملال سے محفوظ رہے۔ وشيء خير من لا شيء.

(17)......منصرف اور غیر منصرف کے بیان میں مبتدی طالب علم کو اسباب منع صرف اور ان کے شرائط میں الجھائے بغیر صرف غیر منصرف اسماء کی انواع بیان کر دی گئی ہیں جنہیں از بر کر لینے کے بعد اسے (سوائے چند جزئیات کے) غیر منصرف کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔

(18)......بعض فنی خرابیاں طلبہ میں ابتدا سے ہی اس طرح رسوخ پا لیتی ہیں کہ جامی شریف پڑھ لینے بلکہ فارغ ہو جانے بلکہ مسند تدریس پر براجمان ہو جانے کے بعد بھی وہ جوں کی توں رہتی ہیں اور متعدی ہوتی ہیں مثلاً جمع مؤنث سالم کو حالتِ نصبی میں لفظا مجرور اور تقدیرا منصوب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بداھۃً باطل ہے۔

اولاً: اس لیے کہ جمع مؤنث سالم اس حیثیت سے کہ وہ جمع مؤنث سالم ہے ان اسماء میں

سے ہے ہی نہیں جن کا اعراب کسی حالت میں تقدیری ہوتا ہے کیونکہ تقدیرا اعراب کی صرف دو وجوہ ہوتی ہیں: ۱۔تعذر ظہور اعراب اور ۲۔استثقال ظہور اعراب۔پہلی وجہ اسم مقصور اور اسم مضاف الی الیاء میں متحقق ہوتی ہے اور دوسری وجہ اسم منقوص (بحالتِ رفع وجر)،جمع مذکر سالم مضاف الی یاء المتکلم (بحالتِ رفع) اور ہر اس اسم میں پائی جاتی ہے جس میں محل اعراب ساقط عن التلفظ ہو۔اور پر ظاہر کہ جمع مؤنث سالم ان میں سے کسی میں بھی داخل نہیں پھر اسے ''تقدیرا منصوب'' کہنا چہ معنی دارد۔

ثانیًا: بایں وجہ کہ رفع،نصب اور جر خواہ لفظا ہوں یا تقدیرا آثار ہیں اور رافع، ناصب اور جار بالترتیب مؤثرات ہیں اور اثر بغیر مؤثر کے نہیں پایا جاسکتا ورنہ تخلف بین الاثر والمؤثر لازم آئے گا وھو باطل.اب سوال یہ ہے کہ مثلاً ''اِشْتَرَیْتُ كُرَّاسَاتٍ'' میں ''كُرَّاسَاتٍ'' اگر لفظا مجرور ہے تو اس کا مؤثر (جار) کہاں ہے؟

درحقیقت منشأ غلط اولاً عدم تمییز بین الجر والکسرہ ہے کہ جہاں کسرہ دیکھا جر سمجھ لیا حالانکہ ہر کسرہ جر نہیں نہ ہر جر کسرہ بلکہ ان میں نسبت عموم خصوص من وجہ ہے لاجتماعِهما في مثل ''نَظَرْتُ اِلٰى الْكَعْبَةِ'' وافتراقِهما في نحو ''نَظَرْتُ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ'' و''جِئْتُ أَمْسِ''.

اسی طرح غیر منصرف کو حالت جری میں لفظا منصوب اور تقدیرا مجرور سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بھی باطل محض ہے لعين ماذكرناه.

یونہی رفع وضمہ اور نصب وفتحہ میں عدم تفریق کی وجہ سے بہت سے مقامات پر مضموم غیر مرفوع کو مرفوع اور مفتوح غیر منصوب کو منصوب قرار دیدیتے ہیں۔

ثانیًا عدم تمییز بین الاعراب اللفظی والتقدیری کہ ان کے بارے میں تصور یہ ہوتا ہے کہ جو اعراب لکھنے یا دیکھنے میں آئے وہ لفظی اور جو ایسا نہ ہو وہ تقدیری ہے لہذا جمع مؤنث سالم میں بحالت نصب ''فتحہ'' نظر نہ آیا تو اسے تقدیرا منصوب کہہ دیا اور غیر منصرف پر بحالت جر ''کسرہ'' نہ دیکھا تو اسے تقدیرا مجرور قرار دیدیا۔

یونہی موصوف اور صفت کو پورا مرکب توصیفی بنا کر اور مضاف اور مضاف الیہ کو پورا مرکب اضافی بنا کر فاعل، نائب الفاعل، مفعول بہ وغیرہ بناتے ہیں حالانکہ یہ بھی تسامح پر مبنی ہے اور حقیقۃً فاسد ہے کیونکہ فاعل، نائب الفاعل اور مفعول بہ وغیرہ از قسم اسماء ہیں اور اسماء از قسم کلمہ ہیں اور مرکب کا کلمہ ہونا بداہۃً باطل ہے۔

تراکیب کی کتب معتبرہ مثلاً فوائد شافیہ وغیرہ میں اس نوعیت کی تراکیب کہیں نہیں ملتیں اور کتب عربیہ میں محشین، شارحین اور مفسرین وغیرہم جہاں جہاں ضمناً تراکیب فرماتے ہیں وہ بھی ایسی نہیں ہوتیں غرض ارباب فن کی تو وہ راہ اور ہمارے طلبہ پتا نہیں کس راہ فاہ و اٰہ ثم اٰہ۔

امام النحو علامہ غلام جیلانی میرٹھی رَحِمَهُ الله نے البشیر، بشیر الکامل اور بشیر الناجیہ میں جو اِس نوعیت کی تراکیب کی ہیں وہ محض بزعم تسہیل علی المبتدی ہے اور حقیقۃً وہ خود اسے صحیح قرار نہیں دیتے اس طرح کی ترکیب میں "البشیر" صفحہ ۲۴۲ پر خود انہی کا عندیہ ملاحظہ فرمالیں:

"سوال: ترکیب میں یہ کہنا صحیح ہے کہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ جواب: ہرگز صحیح نہیں اس لیے کہ مضاف مضاف الیہ کا مجموعہ مرکب ہے اور فاعل مرکب نہیں ہوتا، فاعل اسم ہوتا ہے جیسا کہ اس کی تعریف میں گذرا، اور اسم کلمہ کی قسم ہے اور کلمہ کی تعریف میں اِفراد ماخوذ ہے نظر برآں فاعل مفرد ہوگا نہ مرکب، اسی طرح مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، تمیز، مستثنٰی، حال، نائب فاعل وغیرہ معمولات جواز قبیل اسماء ہیں۔"

مزید فرماتے ہیں: "الفوائد الشافیہ میں کافیہ کی ترکیب کا انداز بنظر حقیقت ہے اس اعتبار سے ترکیب یوں کی جائے گی: غُلَامُ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، زیـــد مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، یہ ترکیب ان حضرات کے نزدیک ہے جو صرف مسند اور مسند الیہ کو کلام قرار دیتے ہیں باقی متعلقات کو کلام سے خارج۔ یہ حضرات ان متعلقات کا اعراب بیان فرما دیتے ہیں لیکن ان کو ملا کر جملہ قرار نہیں دیتے بلکہ مسند اور مسند الیہ کو جملہ قرار دیتے ہیں جیسے الفوائد الشافیہ کے مصنف عَلَيْهِ الرَّحْمَة، اور جو

حضرات متعلقات کو کلام میں داخل قرار دیتے ہیں وہ متعلقات کو ملا کر جملہ قرار دیتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک مثال مذکور میں یوں کہا جائے گا: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح غُلَامُ زَیْدٍ میں صرف غُلَامُ کو مفعول بہ قرار دیا جائے گا اور ضَرْبًا شَدِیْدًا میں صرف ضَرْبًا کو مفعول مطلق نوعی اور یَوْمَ الْجُمُعَةِ میں صرف یَوْمَ کو مفعول فیہ وَهَلُمَّ جَرًّا۔'' (البشیر شرح نحو میر، ص:۲۴۳)

خبر کی تعریف پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''سوال: تعریف جامع نہیں اس لیے کہ هٰذَا غُلَامُ زَیْدٍ میں غُلَامُ زَیْدٍ اور زَیْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ عَالِمٌ خبر ہیں حالانکہ اسم نہیں کیونکہ اسم مفرد ہوتا ہے کہ قسمِ کلمہ ہے اور کلمہ میں اِفراد معتبر اور یہ دونوں مرکب ہیں، اول مرکب اضافی، دوم مرکب توصیفی۔

جواب: خبر جزء اول ہے نہ مجموعہ اور شک نہیں کہ جزء اول مفرد ہے۔'' (البشیر الناجیہ، ص:۹۸)

ہاں بعض مرکبات میں دو کلموں کو ملا کر کلمہ واحدہ بنا دیا گیا ہوتا ہے جیسے مرکب مزجی، مرکب تعدادی، اسی طرح اسم موصول کہ یہ صلے سے ملے بغیر جزء کلام نہیں بنتا تو ان کو بلا شبہ ملا کر ہی ترکیب میں لیا جائے گا کہ یہ حکماً مفرد ہیں، چنانچہ یہی امام النحو مزید فرماتے ہیں:

''سوال: تعریف پھر بھی جامع نہیں اس لیے کہ هٰذَا خَمْسَةَ عَشَرَ میں خَمْسَةَ عَشَرَ خبر ہے حالانکہ اسم نہیں کیونکہ مرکب ہے اور مرکب اسم نہیں ہوتا، اسی طرح اَلْحَيُّ لَاجَمَادٌ میں لَاجَمَادٌ خبر ہے حالانکہ اسم نہیں کہ مرکب ہے۔

جواب: اسم عام ہے کہ حقیقۃً ہو یا حکماً اور اسم حکمی سے مراد وہ لفظ جو واحد شمار کیا جاتا ہو اور اس کی تعبیر اسم حقیقی سے کر سکیں چنانچہ خَمْسَةَ عَشَرَ شمار میں بوجہ شدتِ امتزاج لفظ واحد ہے اور اسم حقیقی سے اس کی تعبیر درست جیسے عَدَدٌ بَیْنَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ وَسِتَّةَ عَشَرَ. اسی طرح لَاجَمَادٌ بوجہ شدتِ امتزاج لفظ واحد ہے اور اسمِ حقیقی سے اس کی تعبیر بھی درست جیسے

شَيْءٌ غَيْرُ جَمَادٍ. دونوں تعبیریں ازقبیل مرکب توصیفی ہیں جس میں جزءاول خبر ہے اور وہ اسم حقیقی۔ چونکہ خَمْسَةَ عَشَرَ اور لَا جَمَادٌ شمار میں لفظ واحد ہے اسی واسطے معرب باعراب واحد کہ اول بتامہ مرفوع محلا اور ثانی بتامہ مرفوع لفظا بخلاف مرکب اضافی اور توصیفی کہ ان دونوں کے دونوں جزء کا اعراب علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔'' (بشیر الناجیہ، ص:۹۸)

اصحاب متون وشروح وغیرہم اگر بعض اوقات ضمنی اور جزوی تراکیب میں مرکبات توصیفیہ واضافیہ کو فاعل وغیرہ قرار دیدیتے ہیں تو وہ کسی کو غلط فہمی یا خوش فہمی میں مبتلا نہ کردے کیونکہ وہ بناء علی ظہور المراد تسامح فی العبارۃ پر محمول ہے۔

بالجملہ اس قسم کے دیگر امور بھی طالب توجہ اور محتاج اصلاح ہیں، کتاب ہذا میں کوشش کی گئی ہے کہ طلبہ حتی الامکان اس طرح کے مفاسد اور فنی خرابیوں سے بھی محفوظ رہیں۔

(19)......توضیح مسائل، تکمیل قواعد اور تکثیر فوائد کی خاطر چیدہ چیدہ مقامات پر مفید اور اہم حواشی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے جو کتاب کے آخر میں ملحق ہیں۔ وبحمد اللّٰہ تعالی قد أودعت في الكتاب من الإشارات واللطائف ما لا يخفى على المتأمل.

اپنے رب کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولائے کریم اپنی رحمت سے ہمیں اپنے مقاصد حسنہ میں کامیابی وکامرانی نصیب فرمائے، ہمارے اعمال واقوال وافعال میں خلوص اور للّٰہیت عطا فرمائے اور ہماری خستہ وشکستہ مساعی حقیرہ کو اور جنہوں نے اس سلسلے میں ہمیں اپنے بےلوث مفید مشوروں سے نوازا سب کو اپنی جناب عالی میں شرف قبولیت سے بہرہ مند فرمائے کہ اصل المقاصد تو یہی ہے یہ ہو تو سب کچھ ہے اگر چہ کچھ نہ ہو اور اگر یہی نہ ہو تو کچھ نہیں اگر چہ سب کچھ ہو۔ اللّٰھم اغفر لي ولوالدي ولأساتذتي ومشائخي وللمؤمنين والمؤمنات ولكل من له حق علي. وصل على خير خلقك محمد النبي الأمي الحبيب العالي القدر العظيم الجاه وعلى آله وصحبه أجمعين وبارك وسلم.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طریقہ تدریس (ہدایات واہداف)

(1)......طلبہ کوابتداءً مقدمہ اور اصطلاحات یاد کروادیجیے۔درس اول میں لفظ اوراس کی اقسام وامثلہ کتاب میں پڑھانے سے قبل کتاب کی روشنی میں زبانی یا بذریعہ بورڈ سمجھادیں اس کے بعد کتاب سے پڑھائیں۔خیال رہے کہ زبانی تقریر جس قدر کتابی الفاظ ومعانی کے قریب ہوگی اسی قدر کتاب پڑھانے اوراسے منطبق کرنے میں سہولت رہے گی ، یہ مدنی پھول دیگر کتب کی تدریس میں بھی عطر بیز ثابت ہوگا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ.

(2)......اس درس میں اقسام مرکب کا بیان محض تعارفی اور تمہیداً ہے لہذا اسے اسی انداز پر رکھیے ان کا تفصیلی بیان آئندہ دروس میں آئے گا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ.

(3)......طلبہ کواس بات کا پابند کیاجائے کہ تمام تمارین اپنی کاپی یارجسٹر پرلازمی لازمی اور لازمی طور پرحل کرکے آئیں مگراولاً چند اسباق تک انہیں حل کرنے کا طریقہ بھی سمجھایا جائے کہ تمرین نمبر1 سے پہلاسوال اپنی کاپی پراتاریں پھراس کا جواب کتاب کی روشنی میں لکھیں، اسی طرح تمام سوالات حل فرمائیں۔تمرین نمبر2 سے ہر جملہ ''غلط'' کے کالم میں اتاریں اوراسے درست کرکے ''صحیح'' کے کالم میں لکھیں۔تمرین3 (الف) سے مفردات کو ''مفرد'' کے اور مرکبات کو''مرکب'' کے کالم میں لکھیں۔اور (ب) سے مرکبات ناقصہ کو ''مرکب ناقص''اورمرکبات تامہ کو''مرکب تام'' کے کالم میں اتاریں۔

درس ثانی سے آخر تک تمام دروس میں پہلے نمبر پر بتایا گیا اسلوب برقرار رکھیے۔اور ہر درس کی ہر تمرین کے لیے مذکورہ بالا طریقہ پر حسب مطلوب کالمز بنوا کر تمارین کروایئے اور باقاعدہ اس کی تفتیش کرتے رہیے۔

(4)......خیال رہے کہ سبق نمبر 12 میں اسم معرب اور اسم مبنی کی تعریف ذکر کی گئی ہے اس لیے اس میں ''اسم'' ماخوذ ہے، جبکہ سبق نمبر 13 میں مطلق معرب اور مبنی کی اقسام بیان کی گئی ہیں جو اسم، فعل اور حرف بلکہ جملے کو بھی شامل ہے اسی لیے ان کی تعریف میں ''لفظ'' لیا گیا ہے۔

(5)......خلاصۃ النحو میں چونکہ تقریباً وہ تمام ہی بنیادی امور ذکر کر دیے گئے ہیں جو عبارت پڑھنے اور سمجھنے کے لیے ضروری اور ایک حد تک کافی ہیں مثلاً معارف ونکرات، مذکرات ومؤنثات، واحدات ومثنات ومجموعات، مرفوعات، منصوبات، مجرورات، معربات ومبنیات، مرکبات ناقصہ، جمل اسمیہ وفعلیہ، جمل خبریہ وانشائیہ، اقسام اعراب اسماء وافعال وغیرہ، لہذا امر واجب الالتزام یہ ہے کہ ہر سبق کے بعد اس کا بھرپور اجراء جاری رکھا جائے اور جوں جوں سبق آگے بڑھے اسے سلک اجراء میں نظم کیا جاتا رہے، اللّٰہ کریم کی رحمت سے امید واثق ہے کہ اس طرح متعلّم بہت جلد اپنا گوہر مقصود پانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

(6)......اس کے علاوہ محترم استاد صاحب اپنی صواب دید پر سبق سے متعلق جو مناسب اور بہتر کام طلبہ کو دیں فبہا بلکہ لائق صد آفرین ہے۔

(7)......موقع کی مناسبت سے طلبہ کو درج ذیل طریقوں سے ترجمہ کرنا بھی سکھائیں:

مرکب اضافی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

(الف)......پہلے مضاف الیہ کا پھر مضاف کا ترجمہ کرتے ہیں اور درمیان میں عموماً ''کا، کی، کے، را، ری، رے'' وغیرہ لاتے ہیں: صِیَامُکُمْ (تمہارا روزہ رکھنا)، مَاءُ الْبَحْرِ (سمندر کا پانی)۔(ب)......مضاف اسم تفضیل ہو تو دونوں کے درمیان ''میں سے'' لاتے ہیں: خِیَارُکُمْ (تم میں سے بہتر)۔(ج)......صفت کا صیغہ مفعول کی طرف مضاف ہو تو درمیان

میں کبھی لفظ ''کو'' لاتے ہیں: ضَارِبُ بَكْرٍ (بکر کو مارنیوالا) آكِلُ خُبْزٍ (روٹی کھانے والا)، فاعل کی طرف مضاف ہو تو پہلے مضاف پھر مضاف الیہ کا ترجمہ کر کے آخر میں ''والا'' لاتے ہیں: حَسَنُ الْوَجْهِ (حسین چہرے والا)۔(د)......مضاف اسم عدد ہو تو پہلے عدد کا پھر معدود کا ترجمہ کرتے ہیں اور درمیان میں کا، کی، کے وغیرہ نہیں آتا: خَمْسَةُ مِيَاهٍ (پانچ پانی)۔

مرکب توصیفی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

(الف)......صفت مفرد ہو تو پہلے صفت کا پھر موصوف کا ترجمہ کرتے ہیں: رَجُلٌ صَالِحٌ (نیک مرد) اس صورت میں اگر صفت کا فاعل، مفعول، ظرف یا جار مجرور وغیرہ بھی کلام میں موجود ہو تو اس کا ترجمہ صفت کے ترجمہ کے ساتھ کرتے ہیں: رَجُلٌ صَالِحٌ غُلَامُهُ (نیک غلام والا مرد) رَجُلٌ ضَارِبٌ زَيْدًا (زید کو مارنے والا مرد) رَجُلٌ جَالِسٌ فِي الْبَيْتِ (گھر میں بیٹھا مرد)۔(ب)......صفت جملہ ہو تو موصوف سے پہلے ''وہ، اس، ایسا'' وغیرہ اور صفت سے پہلے ''جو، جس نے، جس کو'' وغیرہ کا اضافہ کرتے ہیں: رَجُلٌ يَعْلَمُ الْفِقْهَ (وہ مرد جو فقہ جانتا ہے) (ج)......جب کوئی اسم مضاف اور موصوف ہو تو مضاف الیہ پھر صفت اور پھر مضاف موصوف کا ترجمہ کرتے ہیں: كِتَابُ خَالِدٍ الْمُفِيْدُ (خالد کی مفید کتاب) (د)......اسم اشارہ مشار الیہ بھی موصوف صفت ہوتے ہیں لیکن اس میں پہلے موصوف (اسم اشارہ) کا پھر صفت (مشار الیہ) کا ترجمہ کرتے ہیں: ذٰلِكَ الْكِتَابُ (وہ کتاب) (ہ)......اگر صفتیں ایک سے زائد ہوں تو آخری صفت سے پہلے ''اور'' کا اضافہ کرتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (تمام تعریفیں عالمین کے رب، رحمٰن، رحیم اور یوم جزا کے مالک اللہ کے لیے ہیں)

جملہ فعلیہ کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

پہلے فاعل پھر مفعول پھر متعلقات اور آخر میں فعل کا ترجمہ کرتے ہیں: ضرب زيد بكرا في الدار بالعصا (زید نے بکر کو گھر میں لاٹھی سے مارا)

جملہ اسمیہ کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

پہلے، مبتدا کا پھر خبر کا ترجمہ کرتے ہیں اور آخر میں "ہے، ہیں، ہو" وغیرہ کا اضافہ کرتے ہیں: اَللّٰهُ رَحِيْمٌ (اللہ رحیم ہے) هُمْ عَالِمُوْنَ (وہ عالم ہیں) أَنْتَ صَادِقٌ (تم سچے ہو) أَنَا مُسْلِمٌ (میں مسلمان ہوں)۔

جار مجرور کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

(الف)...... پہلے جار مجرور کا ترجمہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے متعلَّق کا ترجمہ کرتے ہیں: ضَرَبَ زَيْدٌ بِالْعَصَا (زید نے لاٹھی سے مارا)

(ب)...... جار مجرور جن افعال واسماء عامہ (ثابت، موجود، کائن، ثبت وغیرہ) کے متعلّق ہوتے ہیں ان کا ترجمہ نہیں کیا جاتا: زَيْدٌ فِي الدَّارِ (زید گھر میں ہے)۔

اسم موصول اور صلہ کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

اسم موصول کا ترجمہ "وہ، اسے، ایسا" وغیرہ کرتے ہیں اور صلہ کے ساتھ "جو، جس نے، جس کو" وغیرہ لا کر اسے جملہ کے شروع یا آخر میں لاتے ہیں: اَلَّذِي ضَرَبَ عَالِمٌ (جس نے مارا وہ عالم ہے) هٰذَا الَّذِي جَاءَ (یہ وہ ہے جو آیا) اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ (کیا تم نے اسے دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے)

اَنّ اور اَنْ کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

ان کا ترجمہ "کہ" ہے مگر کبھی محاورۃً اس سے پہلے "یہ ہے، یہ بات، یہ خبر" وغیرہ کا اضافہ

کردیتے ہیں: عَلِمْتُ أَنَّ زَيْدًا عَالِمٌ (میں نے جان لیا کہ زید عالم ہے) اَلْعَجَبُ اَنَّ الْجَرْحَ شَدِيْدٌ (تعجب یہ ہے کہ زخم شدید ہے) یا ان کو مابعد کے ساتھ ملا کر مصدری ترجمہ کرتے ہیں: اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے)۔

مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

مفعول مطلق جس غرض کے لیے استعمال ہوگا اس کے مطابق ترجمہ کیا جائے گا مصدری ترجمہ نہیں ہوگا: ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے ضرور مارا) جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک مرتبہ بیٹھا) جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِيْ (میں قاری کی طرح بیٹھا)۔

حال کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

حال کا ترجمہ ''ہوکر، اس حال میں کہ، کرتے ہوئے، ہوتے ہوئے'' وغیرہ کرتے ہیں: اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا (تم سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہوجاؤ)۔

تاکید کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

پہلے مؤکد کا پھر تاکید کا ترجمہ ''تمام، سب، خوب، خود'' وغیرہ کرتے ہیں: كَلَّمَنِي الْوَزِيْرُ نَفْسُهُ (وزیر نے خود مجھ سے بات کی)۔

تمییز کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

(الف)......تمییز نسبت ہو تو کبھی اس کے بعد ''سے'' لاتے ہیں: اِمْتَلَأَ الْاِنَاءُ مَاءً (برتن پانی سے بھر گیا) اور کبھی تمییز کو موقع کے مناسب فاعل یا مفعول یا مبتدا کا مضاف تصور کر کے ترجمہ کیا جاتا ہے: حَسُنَ زَيْدٌ وَجْهًا (زید کا چہرہ خوبصورت ہے) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا (ہم نے زمین میں چشمے پھاڑے) أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا (میرا مال تجھ سے زیادہ ہے)۔

(ب)......تمییز مفرد ہو تو پہلے ممیّز کا پھر بلا اضافہ تمییز کا ترجمہ کیا جاتا ہے: مَنَوَانِ

سَمْنًا (دو من گھی)۔

بدل کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

(الف)......بدل کل ہوتو کبھی دونوں کا ترجمہ بالترتیب کر دیا جاتا ہے اور کبھی ان کے درمیان "یعنی" بھی لایا جاتا ہے: جَاءَ أَخُوکَ زَیْدٌ (تیرا بھائی زید آیا) زُرْتُ عَالِمًا أُسْتَاذَکَ (میں نے ایک عالم یعنی تمہارے استاد سے ملاقات کی)

(ب)......بدل بعض یا بدل اشتمال ہوتو مبدل منہ کو ضمیر کی جگہ پر تصور کر کے ترجمہ کرتے ہیں: حَفِظْتُ الْقُرْآنَ رُبُعَهُ (میں نے قرآن کا چوتھائی حصہ حفظ کیا) اَعْجَبَنِي الرَّجُلُ عِلْمُهُ (مجھے آدمی کے علم نے تعجب میں ڈالا)

(ج)......بدل غلط میں مبدل منہ کا ترجمہ کر کے سکتہ کرتے ہیں اور پھر بدل کا ترجمہ کرتے ہیں: اَکَلْتُ التُّفَّاحَ اَلرُّمَّانَ (میں نے سیب...انار کھایا)

مستثنٰی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

مستثنٰی سے پہلے "صرف، سوائے، علاوہ" وغیرہ کا اضافہ کرتے ہیں: مَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا (میں نے صرف زید کو دیکھا) سَجَدَ الْمَلٰئِکَةُ اِلَّا اِبْلِیْسَ (سوائے ابلیس کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا) جَاءَ الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا (زید کے علاوہ ساری قوم آئی)۔

تنبیہ:

مذکورہ بالا تمام طرق تراجم تقریبی ہیں جن سے ایک حد تک استفادہ کیا جاسکتا ہے، تمام درجات میں بالعموم اور درجہ اولی میں بالخصوص صیغہ، اعراب، وجہ اعراب اور ترجمہ وغیرہ سکھانے کے خاص اہتمام کی حاجت ہوتی ہے لہذا کسی حال میں ان امور سے صرف نظر نہ کیا جائے۔ وباللہ التوفیق.

مصادر ومراجع

شمار	کتاب کا نام	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
1	مفصل	محمود بن عمر زمخشری، متوفی ۵۳۸ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ
2	کافیہ	جمال الدین عثمان بن عمر، متوفی ۶۴۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
3	ہدایۃ النحو	سراج الدین عثمان، متوفی ۷۵۸ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
4	شرح مفصل	قاسم بن حسین خوارزمی، متوفی ۶۱۷ھ	مکتبۃ العبیکان، ریاض، ۱۴۲۱ھ
5	شرح مفصل	یعیش بن علی موصلی، متوفی ۶۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ
6	شرح رضی	محمد بن حسن الاستراباذی، متوفی ۶۸۶ھ	باب المدینہ کراچی
7	شرح شذور الذہب	عبد اللّٰہ بن ہشام انصاری، متوفی ۷۶۱ھ	باب المدینہ کراچی
8	قطر الندی وبل الصدی	عبد اللّٰہ بن ہشام انصاری، متوفی ۷۶۱ھ	دار المنار
9	شرح قطر الندی	عبد اللّٰہ بن ہشام انصاری، متوفی ۷۶۱ھ	دار المنار
10	شرح ابن عقیل	عبد اللّٰہ بن عبد الرحمٰن قرشی، متوفی ۷۶۹ھ	باب المدینہ کراچی
11	غایۃ التحقیق	صفی الدین بن نصیر الدین، متوفی ۸۹۰ھ	کوئٹہ
12	شرح جامی مع الفرح النامی	علامہ عبد الرحمٰن جامی، متوفی ۸۹۸ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۵ھ
13	شرح مائۃ عامل مع الفرح الکامل	علامہ عبد الرحمٰن جامی، متوفی ۸۹۸ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۳ھ
14	العقد النامی	محمد رحمی بن عبد اللّٰہ حنفی، متوفی ۱۳۲۷ھ	مکتبۃ الامام ابی حنیفۃ، کوئٹہ
15	درایۃ النحو	-----------------	باب المدینہ کراچی
16	نحو میر (مترجم)	سید شریف جرجانی، متوفی ۸۱۶ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۲۹ھ
17	التحفۃ السنیہ	محمد محی الدین عبد الحمید، متوفی ۱۳۹۳ھ	مکتبۃ دار الفجر ۲۰۰۲ء
18	بشیر الکامل	علامہ غلام جیلانی، متوفی ۱۳۹۸ھ	سکندر علی بہادر علی تاجران کتب کراچی
19	البشیر شرح نحو میر	علامہ غلام جیلانی، متوفی ۱۳۹۸ھ	ادارہ ضیاء السنہ
20	بشیر الناجیہ شرح کافیہ	علامہ غلام جیلانی، متوفی ۱۳۹۸ھ	محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، کراچی
21	مذکرات النحو والصرف	الدکتور احمد ہاشم وغیرہ	دار المنار
22	بدایۃ النحو	مفتی محمد افضل حسین مونگیری، متوفی ۱۴۰۲ھ	-----------
23	دراسۃ النحو	مفتی محمد افضل حسین مونگیری، متوفی ۱۴۰۲ھ	-----------
24	تبصیر شرح نحو میر	سردار احمد حسن سعیدی	مکتبہ احمد رضا
25	رد المحتار	علامہ محمد امین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ ۱۴۲۰ھ
26	جامع الدروس العربیہ	شیخ مصطفی الغلاييني	المکتبۃ العصریہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
27	الواضح فی القواعد والاعراب	محمد زرقان الفرخ	قرازین، دمشق
28	حاشیہ خضری علی شرح ابن عقیل	شیخ محمد الخضری الشافعی	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
29	صلات الافعال	مولانا رضوان احمد نوری	انوار الاسلام



مَن لم يَعرِفِ النحوَ فلا ثِقةَ له في العَربيّة

هِدايةُ النّحو

مَعَ حاشيته

عِنايةُ النّحو





المدينة العلمية

(دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ درسی کتب)



النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

اَلْكَافِيَةُ

مَعَ شرحه

النَّاجِيَةُ

المدینة العلمیة
(دعوت اسلامی)
(شعبۂ درسی کتب)



الحمد لله التواب الوهاب على ما وفقنا لطبع هذا الكتاب المستطاب المسمى بـ

الفوائد الضيائية

المعروف بـ

شرح الجامي

للشيخ العارف نور الدين عبد الرحمن بن أحمد الجامي

قدس سره السامي المتوفى ۸۹۸هـ

مع حاشيته الجديدة الموجزة الكاشفة السهلة المسماة بـ

الفرح النامي





اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**فکرِ مدینہ**“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافِلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ












ISBN 978-969-631-787-6
0126232





MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net